ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں سے متعلق اختیارات کی منتقلی اور جبری الحاق سازش ہے: حماس
ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.40, Saturday, 15 August 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۴۰)، بروز ہفتہ، ۱۵/اگست، ۲۰۲۶ء، یکم ربیع الاول، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

آبنائے ہرمز میں تیل بردار ٹینکر پر ڈرون حملہ

جہاز کو نقصان، عملہ محفوظ، متحدہ عرب امارات کے دو بحری جہاز بھی بنے نشانہ

لندن، (ایجنسیاں): برطانیہ کی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ایک روز قبل آبنائے ہرمز سے گزرنے والے ایک تیل بردار ٹینکر کو ڈرون حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں جہاز کو معمولی نقصان پہنچا تاہم کسی شخص کے زخمی یا ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ایجنسی نے بتایا کہ اسے فوجی حکام کی جانب سے اطلاع موصول ہوئی کہ آبنائے ہرمز سے باہر کی جانب سفر کرنے والے ایک ٹینکر کو بغیر پائلٹ فضائی گاڑی نے نشانہ بنایا۔ برطانوی میری ٹائم ایجنسی کے مطابق حملے کے نتیجے میں ٹینکر کو معمولی نقصان پہنچا، تاہم جہاز پر موجود تمام عملہ محفوظ ہے اور ان کی موجودگی کی تصدیق کر لی گئی ہے۔ ایجنسی نے مزید بتایا کہ واقعے کے نتیجے میں سمندر یا ماحول پر کسی قسم کے منفی اثرات کی اطلاع نہیں ملی۔ اس کا مطلب ہے کہ حملے کے باوجود ٹینکر سے تیل یا کسی دوسرے مواد کے اخراج کی اطلاع سامنے نہیں آئی۔ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ٹینکر آبنائے ہرمز سے باہر نکلنے کے لیے سفر کر رہا تھا۔ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین تجارتی اور توانائی کی گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے، جہاں سے روزانہ بڑی تعداد میں تجارتی اور تیل بردار جہاز گزرتے ہیں۔ آبنائے ہرمز میں حالیہ دنوں میں بحری جہازوں سے متعلق متعدد واقعات سامنے آئے ہیں، جس کے باعث عالمی سطح پر اس اہم سمندری راستے کی سکیورٹی کے حوالے سے تشویش بڑھ گئی ہے۔ ابھی تک حملے کی ذمہ داری کسی فریق کی جانب سے قبول کیے جانے کی اطلاع نہیں ہے۔

واقعے کی مزید تفصیلات اور حملے میں استعمال ہونے والے ڈرون کی نوعیت کے بارے میں بھی فوری طور پر معلومات سامنے نہیں آئیں۔

دریں اثناء متحدہ عرب امارات کی سرکاری توانائی کمپنی ایڈناک نے تصدیق کی ہے کہ جمعرات کی شام آبنائے ہرمز سے گزرنے والے اس کے دو بحری جہازوں کو حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ متحدہ عرب امارات کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وام کے مطابق واقعے کے نتیجے میں کسی بھی شخص کے زخمی یا ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ صورتحال پر قابو پا لیا گیا ہے اور معاملہ اب کنٹرول میں ہے۔ کمپنی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کیلئے بحری جہازوں پر موجود عملے، خصوصاً سمندری سفر کرنے والے کارکنوں کی حفاظت اور فلاح و بہبود اولین ترجیح ہے۔

کمپنی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کی محفوظ آمد و رفت اور سمندری راستوں کی آزادی کو برقرار رکھنا انتہائی اہم ہے۔ موجودہ کشیدہ صورتحال کے دوران بحری سلامتی کو یقینی بنانا خطے کے لیے ایک اہم چیلنج بن چکا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ واقعے سے متعلق معلومات صرف سرکاری اور مستند ذرائع سے حاصل کریں۔ کمپنی نے غیر مصدقہ اطلاعات، افواہوں اور قیاس آرائیوں کو پھیلانے سے بھی گریز کرنے کی درخواست کی ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین سمندری گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے ملاتی ہے اور عالمی سطح پر تیل اور توانائی کی ترسیل کیلئے انتہائی اہم راستہ ہے۔

خلیج تعاون کونسل کی آبنائے ہرمز میں اماراتی ٹینکرز پر حملے کی مذمت

خلیج تعاون کونسل کے سیکریٹری جنرل جاسم محمد البدیوی نے آبنائے ہرمز میں متحدہ عرب امارات کی قومی تیل کمپنی سے تعلق رکھنے والے دو ٹینکرز پر حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ جاسم محمد البدیوی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ بحری جہازوں، شپنگ تنصیبات اور املاک کو بار بار نشانہ بنانا ناقابل قبول اشتعال انگیزی ہے اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ انہوں نے آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کو نشانہ بنانے کے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تجارتی جہازوں اور ان سے متعلق املاک کی سلامتی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ اور کشیدگی کے باعث آبنائے ہرمز میں بحری نقل و حرکت کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ سیکریٹری جنرل کی جانب سے جاری تازہ بیان میں کسی ممکنہ جوابی کارروائی کا اعلان نہیں کیا گیا، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ بحری تنصیبات اور املاک کو بار بار نشانہ بنانا خطے میں کشیدگی میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔

طیارہ بردار بحری جہازوں میں برقی کیٹاپلٹ ختم کر کے بھاپ سے چلنے والا نظام بحال کرنے کا حکم

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بحریہ کو اپنے طیارہ بردار بحری جہازوں میں برقی مقناطیسی طیارہ لانچ سسٹم ختم کر کے

پرانے بھاپ سے چلنے والے کیٹاپلٹ نظام پر واپس جانے کی ہدایت کی ہے۔ دفاعی حکام اور ماہرین نے خبردار کیا ہیکہ اس قدم سے اخراجات کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ سکتے ہیں۔ یہ حکم مستقبل میں تیار کیے جانے والے فورڈ کلاس طیارہ بردار بحری جہازوں پر لاگو ہوگا، جن میں زیر تعمیر ڈورس ملر بھی شامل ہے۔ ٹرمپ چاہتے ہیں کہ ان بحری جہازوں میں بحریہ کے جدید الیکٹرو میگنیٹک ایئر کرافٹ لانچ سسٹم (ای ایم اے ایل ایس) اور جدید ہتھیاروں کی لفٹوں کے بجائے بھاپ سے چلنے والے کیٹاپلٹ اور ہائیڈرولک نظام نصب کیے جائیں۔ فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے جاری ایک یادداشت میں ٹرمپ نے کہا کہ محکمہ جنگ کو بحری بیڑے کے حجم میں اضافے کیساتھ بحری صنعتی بنیاد میں پیداواری صلاحیت اور مسابقت دونوں بحال کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ اس طریقہ کار میں آزمودہ اور قابلِ اعتماد ٹیکنالوجی پر انحصار کیا جائے گا، جبکہ قلیل مدت میں غیر ملکی جہاز ساز کمپنیوں سے خریداری کا راستہ بھی کھولا جائے گا۔

ٹرمپ انتظامیہ کو بڑا عدالتی جھٹکا
ہارورڈ کے خلاف یہودی طلبہ کا مقدمہ خارج

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی وفاقی عدالت نے ہارورڈ یونیورسٹی کے خلاف ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے دائر مقدمہ خارج کر دیا ہے۔ مقدمے میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ یونیورسٹی یہودی

اور اسرائیلی طلبہ کو مبینہ ہراسانی اور امتیازی رویے سے تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق بوسٹن میں امریکی ڈسٹرکٹ جج رچرڈ اسٹیئرنز نے جمعرات کو اپنے فیصلے میں کہا کہ حکومت یہ ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے کیمپس میں وفاقی شہری حقوق کے قانون کی مسلسل خلاف ورزی جاری ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے یہ مقدمہ مارچ میں دائر کیا تھا۔ حکومت کا مؤقف تھا کہ ہارورڈ میں یہودی اور اسرائیلی طلبہ کو ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا اور یونیورسٹی انتظامیہ انہیں مناسب تحفظ فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ جج رچرڈ اسٹیئرنز نے اپنے فیصلے میں کہا کہ حکومت کے الزامات زیادہ تر 2023-24 کے تعلیمی سال کے دوران اسرائیل کی غزہ میں جنگ کے خلاف ہونے والے احتجاج سے متعلق واقعات پر مبنی تھے۔ عدالت کے مطابق مارچ 2025 میں پیش کیے گئے بعد کے واقعات کی تعداد بہت کم تھی اور یہ واقعات اتنے محدود اور الگ الگ نوعیت کے تھے کہ ان کی بنیاد پر ہارورڈ میں شہری حقوق کے قانون کی مسلسل خلاف ورزی کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ مقدمے میں امریکی حکومت نے یہ بھی الزام عائد کیا تھا کہ ہارورڈ نے اس وقت مناسب اقدامات نہیں کیے جب حکومت نے جون 2025 میں یونیورسٹی کو آگاہ کیا تھا کہ وہ شہری حقوق کے قانون کے کی تعمیل نہیں کر رہی۔ امریکہ کا ٹائٹل سکس قانون ان تعلیمی پروگراموں میں نسل، رنگ اور قومی پس منظر کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی ممانعت کرتا ہے جو وفاقی حکومت سے مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔ جج نے قرار دیا کہ حکومت کے مقدمے میں ہارورڈ کی جانب سے مبینہ ناکامیوں کے بارے میں ایسے شواہد مناسب طور پر پیش نہیں کیے گئے جن سے یہ ثابت ہو سکے کہ یونیورسٹی میں شہری حقوق کے قانون کی مسلسل خلاف ورزی ہو رہی تھی۔ نیورسٹی اور وائٹ ہاؤس نے عدالتی فیصلے کے بعد فوری طور پر تبصرے کے لیے درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔

ٹرمپ کے دعوے مسترد، آبنائے ہرمز میں ہمارا کنٹرول برقرار: ایران

جو لوگ آبنائے ہرمز کا کنٹرول حاصل کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ جھوٹے ہیں: حسین طائب

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس انتہائی اہم آبی گزرگاہ کا انتظام اور کنٹرول ایران کے ہاتھ میں ہے۔ ایرانی نیم سرکاری خبر ایجنسی فارس کے مطابق بسیج فورس کے سربراہ حسین طائب نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز ایران کے کنٹرول اور انتظام میں ہے۔ انھوں نے صدر ٹرمپ کا نام لیے بغیر کہا کہ جو لوگ آبنائے ہرمز کا کنٹرول حاصل کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ کوئی جہاز اب بھی ایران کی مرضی کے بغیر نہیں گزرے گا۔ بسیج فورس کے سربراہ نے یہ بھی کہا کہ عمان کے ساتھ مذاکرات طے پا جانے کے بعد بھی آبنائے ہرمز نہیں کھلے گی اور کنٹرول ایران کا ہی برقرار رہے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ آبنائے ہرمز کو کھلوانے کیلئے امریکہ کو جون میں کیے مفاہمتی یادداشت پر عمل درآمد کو یقینی بنایا ہوگا۔ حسین طائب کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب واشنگٹن اور تہران کے درمیان آبنائے ہرمز پر اختیار اور بحری آمد و رفت کا تنازع مزید شدت اختیار کر گیا ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ حالیہ دنوں میں دعویٰ کر چکے ہیں کہ امریکہ کو آبنائے پر مکمل کنٹرول حاصل ہے جبکہ ایران اس مؤقف کو یکسر مسترد کر رہا ہے۔ امریکہ کا مؤقف رہا ہے کہ ایران کو عالمی تجارت کی اس اہم گزرگاہ پر یکطرفہ طور پر جہازوں کی آمدورفت روکنے یا ان پر شرائط عائد کرنے کا اختیار نہیں۔

سعودی عرب کی قیادت میں بڑا بحری اتحاد، سر جوڑ کر بیٹھے 39 ممالک

تیسرے منصوبہ بندی اجلاس کے بعد باقاعدہ فعال بحری سکیورٹی فورس بننے کی جانب پیشرفت

ریاض، (ایجنسیاں) سعودی عرب کی قیادت میں قائم کیے جانے والے کثیر ملکی بحری دفاعی اتحاد میں شامل 39 ممالک کے نمائندوں نے جدہ میں تیسرے منصوبہ بندی اجلاس میں شرکت کی ہے۔ اس اجلاس کے بعد یہ اتحاد ایک باقاعدہ فعال بحری سکیورٹی فورس بننے کی جانب مزید آگے بڑھ رہا ہے۔ سعودی سرکاری خبر رساں ایجنسی اسپا کے مطابق اجلاس جمعرات کو جدہ میں ویسٹرن فلیٹ کمانڈ کے ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوا، جس میں ان ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی جو سعودی قیادت میں قائم ہونے والے اتحاد کی تشکیل میں شامل ہیں۔ اجلاس میں اتحاد کے مستقبل کے عملی ڈھانچے، کمانڈ سسٹم اور مختلف ممالک کی فوجی صلاحیتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کرنے کے معاملات پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اسپا کے مطابق اتحاد میں شامل 39 ممالک میں سے 15 ممالک مشترکہ اعلامیے پر دستخط کر چکے ہیں، جبکہ 13 ممالک نے اپنے داخلی اور قومی قانونی مراحل مکمل کرنے کے بعد ایم ایم ڈی سی کے چارٹر پر دستخط کر کے باضابطہ طور پر اتحاد میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ باقی شریک ممالک ابھی اپنے اپنے ملک میں ضروری منظوری کے مراحل مکمل کر رہے ہیں۔ ان ممالک کی شمولیت کا عمل مکمل ہونے کے بعد اتحاد کے ڈھانچے کو مزید وسعت ملنے کی توقع ہے۔ سعودی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس پیش رفت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحری دفاعی اتحاد اب صرف منصوبہ بندی اور تشکیل کے مرحلے تک محدود نہیں رہا بلکہ اسے ایک فعال بحری سکیورٹی فورس میں تبدیل کرنے کیلئے عملی اقدامات شروع کیے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں مشترکہ آپریشنل کمانڈ کے قیام اور مختلف ممالک کے فوجی اہلکاروں اور دفاعی صلاحیتوں کو ایک مربوط نظام میں شامل کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ بحری سکیورٹی کے حوالے سے اس اتحاد کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں حالیہ عرصے کے دوران تجارتی بحری جہازوں، تیل کی ترسیل اور اہم سمندری گزرگاہوں کی سلامتی کو کئی چیلنجز کا سامنا رہا ہے۔ سعودی عرب کی قیادت میں بننے والا یہ اتحاد مستقبل میں بحری راستوں کے تحفظ، سمندری سلامتی اور مشترکہ دفاعی تعاون کیلئے مختلف ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش ہے۔ اس کی عملی تشکیل مکمل ہونے کے بعد رکن ممالک کے درمیان بحری دفاع اور سکیورٹی کے شعبے میں تعاون مزید منظم ہونے کا امکان ہے۔

غزہ میں قابض اسرائیلی فوج کی شدید فائرنگ اور توپ خانے کی گولہ باری

غزہ: اسرائیلی فوج نے مصر کے شہر شرم الشیخ میں عرب اور امریکی ثالثی کے تحت دس اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی اور مسلط کردہ جارحیت و نسل کشی کے خاتمے کے معاہدے کی خلاف ورزی کا سلسلہ مسلسل تین سو نویں دن بھی جاری رکھا ہے۔ آج جمعہ کے روز غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں اسرائیلی فوجی گاڑیوں کی طرف سے اندھا دھند فائرنگ کا تبادلہ دیکھا گیا، جبکہ اس دوران نچلی پروازیں کرنے والے جاسوس طیارے اور ڈرون بھی فضا میں منڈلاتے رہے۔

قابض فوج کے توپ خانے نے رفح شہر کے مواصی کے جنوب میں واقع حارہ البردویل کے جنوبی حصوں کو نشانہ بنایا، جبکہ دوسری طرف غزہ شہر کے مشرق میں اسرائیلی گاڑیوں کی طرف سے فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا اور اسی علاقے میں شدید توپ خانے کی گولہ باری بھی کی گئی۔

قابض دشمن جنگ بندی معاہدے کی مسلسل پامالیاں کرتے ہوئے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر بمباری اور فائرنگ کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شہید اور زخمی ہو رہے ہیں۔

گذشتہ روز جمعرات کے روز غزہ کی پٹی میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں دو شہری شہید اور کئی دیگر زخمی ہو گئے، یہ حملے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں، فضائی بمباری اور پٹی کے مختلف حصوں میں فائرنگ کے تسلسل کے دوران کیے گئے۔

غزہ گورنری کے پولیس ڈائریکٹر کرنل جمال محمود ابو کمیل گذشتہ روز جمعرات کی شام غزہ شہر کے جنوب مغرب میں شارع الرشید پر ان کی گاڑی کو ہدف بنانے والے اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔

وزارت داخلہ اور قومی سلامتی نے اعلان کیا ہے کہ قابض فوج نے 43 سالہ کرنل جمال ابو کمیل کو جنگی طیاروں کے ذریعے غزہ شہر کے جنوب مغرب میں واقع علاقے میں ان کی گاڑی پر بمباری کر کے شہید کیا۔

غزہ میں وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق دس اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد ایک ہزار دو سو ساٹھ ہو گئی ہے، جبکہ چار ہزار ایک سو چون افراد زخمی ہوئے ہیں، اس کے علاوہ آٹھ سو آٹھ لاشیں بھی ملبے سے نکالی گئی ہیں۔

اس طرح سات اکتوبر سنہ 2023ء کو غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے اب تک شہداء کی کل تعداد بہتر ہزار تین سو نواسی تک پہنچ گئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ چوہتر ہزار دو سو چھیاسٹھ ہو چکی ہے۔

اسرائیلی پابندیوں کے باوجود 70 ہزار فلسطینیوں کی مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ

جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ میں نمازیوں اور مسجد کے داخلی راستوں اور قدیم شہر پر سخت اسرائیلی پابندیوں کے باوجود دسیوں ہزار فلسطینیوں نے نمازِ جمعہ ادا کی۔ بیت المقدس میں اسلامی اوقاف کے محکمے نے اطلاع دی ہے کہ تقریباً 70 ہزار نمازیوں نے مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ ادا کی۔ قابض فوج نے نمازیوں کے مسجد میں داخلے پر سخت پابندیاں عائد کیں اور درجنوں نوجوانوں کو وہاں پہنچنے سے روکا، جبکہ قابض فوج نے قدیم شہر کے باب حطہ سے نوجوان امیر الرشق کو گرفتار بھی کیا۔ وَ قابض فوج نے شہر کی گلیوں، قدیم شہر کے اطراف اور مسجد اقصیٰ کے گرد و نواح میں لوہے کی رکاوٹیں کھڑی کیں اور نمازیوں کو روک کر ان کی تلاشی لی، ان کے شناختی کارڈ چیک کیے۔

اعلان تعطیل

تمام اہل وطن کو ادارہ کی جانب سے یوم آزادی کی پُرخلوص مبارک باد۔ یوم آزادی کے موقع پر 15 اگست 2026 بروز ہفتہ صحافت پریس و دفتر میں تعطیل رہے گی۔ اخبار کا آئندہ شمارہ 17 اگست دوشنبہ کو شائع ہوگا۔

منیجر

غزہ میں اسرائیل کی مہلک کارروائیاں جاری، پولیس سربراہ صہیونی حملوں میں ہلاک

ابوکامل اپنی پولیس کی ذمہ داریاں انجام دینے کے پابند تھے اور ان کا کسی دوسری سرگرمی سے کوئی تعلق نہیں تھا: وزارت داخلہ

غزہ، (ایجنسیاں): تازہ اسرائیلی حملوں میں غزہ سٹی کے پولیس عہدیدار جمال ابوکامل اور خان یونس میں ایک اور شخص جاں بحق ہوگئے۔ غزہ کی وزارت داخلہ کے مطابق 43 سالہ کرنل جمال ابوکامل جمعرات کو اس وقت شہید ہوئے جب اسرائیلی ڈرون نے غزہ سٹی کے جنوب مغرب میں الرشید اسٹریٹ پر ان کی گاڑی کو تین میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ حملے میں دو دیگر افراد بھی زخمی ہوئے۔ یہ ہلاکت اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی میں ایک ہفتے تک جاری رہنے والی فضائی حملوں کی عارضی معطلی ختم کرنے کے ایک روز بعد ہوئی ہے۔ اس وقفے کے دوران بھی اسرائیلی زمینی حملے جاری رہے جبکہ اسرائیل اکتوبر میں طے پانے والی نام نہاد 'جنگ بندی' کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ اس نے ابوکامل کو 'خطرے کو ختم کرنے' کیلئے نشانہ بنایا اور دعویٰ کیا کہ وہ حماس کے کمانڈر تھے تاہم اس دعوے کے ثبوت فراہم نہیں کیے گئے۔ غزہ کی پولیس فورس نے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ ابوکامل اپنی پولیس کی ذمہ داریاں انجام دینے کے پابند تھے اور ان کا کسی دوسری سرگرمی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ غزہ کی وزارت داخلہ نے کہا کہ ابوکامل کو اسرائیلی حملے میں 'شہید' کیا گیا۔ حماس نے بھی اس ہلاکت کی مذمت کرتے ہوئے اسے 'قابض افواج کی جانب سے فلسطینی عوام کے خلاف کیے جانے والے وحشیانہ جرائم کا تسلسل' قرار دیا۔ حماس نے کہا کہ یہ غزہ کی پٹی میں افراتفری اور بدامنی پھیلانے کی اسرائیل کی 'ناکام اور قابل افسوس کوششوں' کا حصہ ہے۔ جمعرات کو اس سے قبل جنوبی غزہ کے خان یونس میں دو افراد کو لے جانے والی ایک موٹر سائیکل کو بھی اسرائیلی حملے میں نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہوگیا۔ اسرائیل نے ایک بار پھر دعویٰ کیا کہ حملے کا ہدف حماس کا ایک کمانڈر تھا، تاہم اس دعوے کے لیے بھی کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا گیا۔ بدھ کو اسرائیل نے غزہ میں 3 اگست کے بعد پہلا فضائی حملہ کیا۔ بیت لاہیا میں ایک گاڑی کو نشانہ بنانے والے حملے میں بلدیاتی ادارے کا ایک ملازم ہلاک اور پانچ دیگر افراد زخمی ہوگئے۔ امریکی دباؤ کے تحت اسرائیل نے ایک ہفتے سے زائد عرصے تک غزہ میں فضائی حملے روک رکھے تھے۔ یہ اقدام امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے جنگ کے خاتمے کے منصوبے میں 'اہم پیش رفت' کے اعلان کے بعد کیا گیا تھا۔

یمن کے بحران کا ذمہ دار امریکہ ہے، ایران پر الزامات بے بنیاد

حالیہ ایرانی پروازیں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تھیں اور انہیں فوجی مقاصد سے جوڑنے کا کوئی معتبر ثبوت موجود نہیں: سفیر

تہران، (ایجنسی): ایران نے امریکہ کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ صنعا جانے والی حالیہ ایرانی پروازیں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تھیں اور انہیں فوجی مقاصد سے جوڑنے کا کوئی معتبر ثبوت موجود نہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایران کے سفیر اور اقوام متحدہ میں نائب مستقل نمائندے غلام حسین درزی نے یمن کے حوالے سے امریکی نمائندے کی جانب سے عائد کیے گئے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ مسٹر درزی نے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل اور سلامتی کونسل کے موجودہ صدر کو ایک خط ارسال کر کے انہوں نے یمن سے متعلق سلامتی کونسل کے اجلاس میں ایران کے خلاف امریکی الزامات کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور بعض دیگر ارکان کی جانب سے 13 اگست 2026 کو مشرق وسطیٰ کی صورتحال، یمن کے عنوان سے ہونے والے اجلاس میں ایران کے خلاف لگائے گئے الزامات قابل اعتماد ثبوت پر مبنی نہیں ہیں۔ ایرانی سفیر نے خصوصی طور پر امریکی نمائندے کے اس دعوے کو مسترد کیا کہ ایران یمن میں عدم استحکام پیدا کر رہا ہے یا ایران سے صنعا جانے والی تجارتی پروازوں کو فوجی اہلکاروں اور ساز و سامان کی منتقلی کیلئے استعمال کیا گیا جو سلامتی کونسل کی قرارداد 2216 کی خلاف ورزی ہو۔ درزی نے کہا کہ یہ الزامات مکمل طور پر بے بنیاد ہیں اور ان کے ثبوت کے طور پر کوئی معتبر شواہد پیش نہیں کیے گئے۔ امریکہ ایک بار پھر سلامتی کونسل کو گمراہ کرنے، اپنی کارروائیوں سے توجہ ہٹانے اور یمن و خطے میں اپنے اقدامات کی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی ایسے ملک کی جانب سے یہ الزامات عائد کرنا افسوسناک ہے جو خود ماضی میں متعدد بار غیر قانونی طاقت کے استعمال اور ایسے جارحانہ اقدامات میں ملوث رہا ہے جن کے علاقائی اور بین الاقوامی امن و سلامتی پر سنگین اثرات مرتب ہوئے۔ درزی کے مطابق ایران کی جانب سے صنعا کیلئے حالیہ پروازیں مکمل طور پر انسانی ہمدردی کی نوعیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صنعا کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کی طویل بندش، سخت پابندیوں اور محاصرہ نے یمنی عوام پر انتہائی تباہ کن انسانی اثرات مرتب کیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ 2016 میں باقاعدہ تجارتی پروازوں کی معطلی کے بعد یمنی باشندے آزادانہ آمد و رفت اور ضروری خدمات تک رسائی کے بنیادی حق سے محروم ہو چکے ہیں۔ درزی کے مطابق یمنی عوام ایک دہائی سے تباہ کن تنازع، طویل محاصرے اور اہم شہری و غیر فوجی بنیادی ڈھانچے پر پابندیوں کے نتائج بھگت رہے ہیں۔

سعودی خاندان کی شادی کیلئے تیار کیا گیا 500 کلو وزنی کیک!

ریاض، (ایجنسی) اسپین سے تعلق رکھنے والے معروف پیسٹری شیف مارک سواریز نے

سعودی خاندان کی ایک شاہی شادی کے لیے اپنی نوعیت کا انوکھا کیک تیار کر لیا۔ یہ شاہکار کیک 3.5 میٹر بلند، 1.8 میٹر چوڑا اور تقریباً 500 کلوگرام وزنی ہے۔ رپورٹس کے مطابق سواریز کو اس منفرد کیک کا تصور تیار کرنے میں تقریباً ڈیڑھ ماہ لگا جبکہ اسے حقیقت کا روپ دینے میں مزید چار ماہ صرف ہوئے۔ عام طور پر اکیلے کام کرنے والے شیف کو اس بڑے منصوبے کے لیے اپنے کئی پیسٹری شیف دوستوں اور ان کے اہل خانہ کی مدد لینا پڑی۔ کیک کی تیاری میں سب سے مشکل کام اس پر لگائے جانے والی 33 ہزار پھولوں کی پتیوں کو تیار کرنا، انہیں رنگ دینا اور پھر شاخوں اور پھولوں کے ساتھ انتہائی مہارت سے ترتیب دینا تھا۔ اس کام میں دوستوں، خاندان کے افراد اور جاننے والوں نے بھی حصہ لیا۔ سواریز کے مطابق اس غیر معمولی منصوبے پر مجموعی طور پر تقریباً 1800 گھنٹے کام کیا گیا۔

'دنیا کی سب سے بڑی تنظیم نو'، انڈونیشیا کا 750 سے زیادہ سرکاری ادارے بند کرنے کا اعلان

صدر پرابووسوبیانتو کا فرضی منافع ظاہر کرنے والے 'غیر پیداواری' سرکاری اداروں کے بورڈز کی تحقیقات کیلئے خصوصی عدالت قائم کرنے کا عندیہ

جکارتہ، (ایجنسیاں): انڈونیشیا کے صدر پرابووسوبیانتو نے جمعہ کے روز عندیہ دیا کہ وہ ایسے 'غیر پیداواری' سرکاری اداروں کے بورڈز کی تحقیقات کیلئے ایک خصوصی عدالت قائم کرنے پر غور کر رہے ہیں، جو مبینہ طور پر فرضی منافع ظاہر کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ سال کے اختتام تک 750 سے زائد سرکاری ملکیتی ادارے بند کر دیے جائیں گے۔ 'اے ایف پی' کے مطابق جنوب مشرق ایشیا کی سب سے بڑی معیشت انڈونیشیا کئی برسوں سے سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں بدعنوانی کا سامنا کر رہی ہے۔ حکومت انسداد بدعنوانی کے قوانین کو سخت بنانے، خصوصی تحقیقاتی کمیشن قائم کرنے اور متعدد بااثر شخصیات کو گرفتار کرنے کے باوجود اس مسئلے پر قابو پانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ پارلیمان سے اپنے خطاب میں صدر پرابووسوبیانتو نے کہا کہ غیر پیداواری سرکاری اداروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ مسلسل خسارے کی رپورٹ دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی منافع کا دعویٰ بھی کرتے ہیں جبکہ یہ منافع صرف فرضی نوعیت کا ہوتا ہے۔ صدر نے بتایا کہ گزشتہ سال ریاستی اثاثوں کے انتظام کیلئے قائم کیے گئے خودمختار ویلتھ فنڈ داناننتارا کے ذریعے جب ان اداروں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ملک میں 1074 سرکاری ملکیتی ادارے موجود ہیں۔ انہوں نے قانون سازوں سے اپنے خطاب میں کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ شاید 300 یا 400 سرکاری ادارے ہوں گے مگر حقیقت میں ان کی تعداد 1,074 نکلی۔ ان میں سے بعض ادارے اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں اور نہ قوم اور نہ ہی ریاست کیلئے جوابدہی کا احساس رکھتے ہیں۔ صدر کے مطابق اب تک 290 ادارے بند کیے جا چکے ہیں، جبکہ 31 دسمبر تک ان کی مجموعی تعداد کم کر کے 300 سے زیادہ نہیں رہنے دی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم 750 سے زائد ادارے بند کریں گے اور صرف وہی ادارے برقرار رکھیں گے جو پیداواری ہوں اور عوام کیلئے حقیقی اضافی قدر پیدا کریں۔ یہ ممکنہ طور پر دنیا کی سب سے بڑی کارپوریٹ تنظیم نو ہوگی۔ پرابووسوبیانتو کے مطابق اس مہم کے نتیجے میں اب تک 50 کھرب روپیہ (تقریباً 2.8 ارب ڈالر) کے انتظامی اخراجات کی بچت ہو چکی ہے، جن میں ڈائریکٹرز اور کمشنرز کی تنخواہیں، عمارتوں اور گاڑیوں کے کرایے اور سرکاری سفری اخراجات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سال 2026 کیلئے حکومت کا ہدف 70 کھرب روپیہ سے زیادہ کی بچت کرنا ہے۔ صدر کا کہنا تھا کہ سرکاری اداروں کے انتظام میں بہتری کی بدولت ان کا مجموعی منافع 2024 کے مقابلے میں 75 فیصد سے زیادہ بڑھ کر گزشتہ سال 326 کھرب روپیہ ہوگیا۔

> پرابووسوبیانتو نے تجویز دی کہ سرکاری ملکیتی اداروں کے انتظام اور ان کے بورڈز کی گزشتہ 30 برس، یا ممکنہ طور پر اس سے بھی زیادہ عرصے کی کارکردگی کی تحقیقات کے لیے 'ایک خصوصی ایڈہاک عدالت' قائم کی جائے۔ تاہم انہوں نے قانون سازوں سے یہ بھی کہا کہ 'وہ ان افراد کے لیے ایک طرح کی 'خصوصی معافی' پر غور کریں جو اپنی غلطیوں پر پشیمانی کا اظہار کر چکے ہوں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے 2025 کے انٹرنیشنل کرپشن انڈیکس میں انڈونیشیا نے 100 میں سے صرف 34 پوائنٹس حاصل کیے۔

مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں سے متعلق اختیارات کی منتقلی اور جبری الحاق سازش ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے خبردار کیا ہے کہ قابض دشمن کے مجرم وزیر جنگ کی جانب سے مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں سے متعلق انتظامی اور عملی اختیارات فوج سے صیہونی پولیس کو منتقل کرنے کا فیصلہ انتہائی خطرناک ہے۔

جماعت نے ایک پریس بیان میں اس بات پر زور دیا کہ یہ فیصلہ عملی طور پر الحاق مسلط کرنے اور قابض قوانین نافذ کر کے مقبوضہ فلسطینی زمینوں پر تسلط کو مضبوط کرنے کی خطرناک راہ پر ایک قدم ہے، جو بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے جو نوآبادیاتی بستیوں کو جرم قرار دیتے ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ ان اختیارات کی متشدد اور مجرم وزیر بن گویر کے ماتحت کام کرنے والی قابض پولیس کو منتقلی، قابض حکومت کی اس پالیسی سے الگ نہیں کی جاسکتی جو مغربی کنارے میں بستیاں بسانے اور نئے حقائق مسلط کرنے، ہمارے عوام، ان کی املاک اور مقدسات کے خلاف یہودی آبادکاروں کی بڑھتی ہوئی جارحیت اور جرائم کو غلاف اور مزید تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ حماس نے دہشت گرد قابض حکومت کے ان تیز رفتار فیصلوں سے خبردار کیا جن کا مقصد مقبوضہ مغربی کنارے کی قانونی اور سیاسی حیثیت کو تبدیل کرنا، الحاق اور یہودیت کے منصوبوں کو مسلط کرنا، ہمارے عوام کے حق خودارادیت اور اپنی ریاست کے قیام کے حق کو کمزور کرنا ہے۔ اس نے ان کا ہر ممکنہ طریقے سے مقابلہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

جماعت نے عرب اور اسلامی ممالک، عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم سے مطالبہ کیا کہ وہ الحاق اور نوآبادیاتی منصوبوں کا مقابلہ کرنے اور ان خطرناک اقدامات کو روکنے کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے فوری سیاسی اور سفارتی اقدام کریں۔

حماس نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، محض مذمتی بیانات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ قابض دشمن کے منصوبوں کو روکنے، اس کے جرائم اور پامالیوں پر اس کا محاسبہ کرنے اور ہمارے فلسطینی عوام، ان کی زمین اور مقدسات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات اٹھائیں۔

دلسیقلی، غزہ کا ایک باپ جو قابض دشمن کی قید سے تو بچ نکلا مگر غم اور جدائی کے قید خانے میں پھنس گیا

غزہ: احمد عبدال٭ ریم السقلی چند دن قبل قابض اسرائیلی جیلوں سے رہائی کے بعد غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع شہر خان یونس واپس آ گئے، لیکن وہ اس گھر میں نہیں لوٹے جسے وہ چھوڑ کر گئے تھے اور نہ ہی ان بچوں کے پاس جن سے وہ دوبارہ ملنے کے خواب دیکھتے تھے۔ وہ ایک ایسے شہر میں واپس آئے جو ملبے کے ڈھیر میں بدل چکا ہے، ایک ایسے خاندان میں لوٹے جسے بمباری نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اور وہ اپنے سینے میں ایک ایسی دل دوز کہانی لیے ہوئے ہیں جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔

السقلی کا کہنا ہے کہ رہائی کی خوشی پہلے ہی لمحے محرومی اور جدائی کے درد میں گھل گئی، کیونکہ قید کے دوران انہیں معلوم ہوا کہ ان کے چھٹیوں بچے اس اسرائیلی بمباری میں شہید ہو گئے جو اس گھر پر کی گئی تھی جہاں ان کا خاندان پناہ لیے ہوئے تھا، جبکہ ان کی اہلیہ اور بیٹی زخمی ہونے کے بعد زندہ بچ گئیں۔

السقلی اٹھارہ دسمبر سنہ 2023ء کے اس دن کو یاد کرتے ہیں جب جنگ کے آغاز میں انہیں اپنے بچوں کی شہادت کی خبر ملی، یہ خبر ان کے دل میں موجود سکون اور اطمینان کے آخری ذرے کو بھی اکھاڑ کر پھینک دینے والے صدمے کی طرح نازل ہوئی۔

السقلی نے جنگ کے آغاز میں اپنی والدہ کو وصیت کی تھی کہ ان کا خاندان زیادہ محفوظ مقام کی تلاش میں شارع الصحابہ میں ان کے رشتہ داروں کے گھر منتقل ہو جائے۔ چنانچہ خاندان نے اپنا گھر چھوڑ دیا، لیکن بمباری اس جگہ تک ان کا پیچھا کرتی رہی جہاں انہوں نے پناہ لی تھی۔

خاندان نے پچاس میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ایک ایسے گھر میں ڈیرہ ڈالا جو درجنوں بے سہارا افراد کو پناہ دیے ہوئے تھا، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ اس گھر کو بمباری کا نشانہ بنا ڈالا گیا جسے انہوں نے اپنی پناہ گاہ سمجھ رکھا تھا۔

السقلی کے چھ کے چھ بچے اس بمباری میں شہید ہو گئے، جن میں آٹھ سال کی عمر کے تین جڑواں بچے بھی شامل تھے، اس کے علاوہ دو سال کی ایک بچی بھی شہید ہو گئی، جبکہ ان کا سب سے بڑا بیٹا سولہ سال کا تھا، اور ان کی اہلیہ اور بیٹی زخمی ہو گئیں۔

وہ باپ اپنے بچوں کے نام اور ان کے چہروں کے نقوش یاد کرتے ہوئے پوچھتا ہے کہ اس دو سالہ بچے کا کیا گناہ تھا، ان تین جڑواں بچوں کا کیا قصور تھا جو جنگ سے صرف خوف اور نقل مکانی کے علاوہ کچھ نہیں جان پائے تھے، اس بچے کا کیا گناہ تھا جس کی عمر سولہ سال سے زیادہ نہیں تھی، جبکہ ان کے پاس بچنے والا واحد جواب صرف محرومی کی خاموشی ہے۔

السقلی جب اپنے بچوں کے بچھڑنے کے درد سے گزر رہے تھے تو وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی آزمائش ایک اور رخ اختیار کرنے والی ہے؛ کیونکہ جب وہ حمر الدي٭ کے علاقے سے نقل مکانی کی کوشش کر رہے تھے تو انہیں دیگر افراد کے ساتھ زبردستی ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر کے قابض فوج کے غاصبانہ پنجوں میں قیدی بنا لیا گیا۔

السقلی قید کے دوران پیش آنے والے حالات کو پامالی، ذلت اور تشدد کا ایک سلسلہ قرار دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ فوجیوں نے انہیں اور ان کے ساتھ موجود دیگر افراد کو زمین پر گرا دیا اور ان پر وحشیانہ تشدد کیا، جس کے بعد انہیں عوفر جیل منتقل کر دیا گیا۔

اس قیدی نے جیل کے اندر انتہائی سخت حالات، شدید بھیڑ بھاڑ اور زندگی کی ابتدائی بنیادی سہولیات سے محرومی کے عالم میں طویل دن گزارے، یہاں تک کہ بعد میں انہیں کرم ابوسالم کے راستے غزہ کی پٹی کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

السقلی رہائی کے اس لمحے کو یاد کرتے ہیں جب ان کے ہاتھوں سے ہتھکڑیاں کھول دی گئیں اور انہیں ریڈ کراس کی طرف جانے والے راستے پر چلنے کا اشارہ کیا گیا، لیکن وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ غزہ کی طرف جانے والا یہ راستہ انہیں ایک ایسے منظر کی طرف لے جائے گا جو کسی بھی انسان کے تخیل سے باہر ہو۔

وہ باپ غزہ تو پہنچ گیا، لیکن وہ اپنے بچوں تک نہیں پہنچ سکا۔

السقلی نے اپنے سامنے ایک ایسا شہر پایا جس کے خدوخال بدل چکے تھے اور وہاں صرف ملبہ، خیمے اور بے گھر لوگ موجود تھے، جبکہ وہ یہ سوچ کر واپس آئے تھے کہ وہ پٹی میں لوٹیں گے اور سالوں کی جدائی کے بعد اپنے بچوں سے مل کر انہیں گلے لگائیں گے۔

وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رہائی کے بعد دیکھی گئی تباہی کے حجم کا اندازہ نہیں لگایا تھا اور قید کے دوران وہ جو تصویریں دیکھتے تھے وہ پٹی پر گزرنے والی قیامت کی اصل حقیقت کو بیان کرنے سے قاصر تھیں۔

السقلی خان یونس کے علاقے المواصی میں ایک خیمے کے اندر مقیم ہیں، وہ اپنے خاندان کے بچے ہوئے افراد کو سنبھالے ہوئے ہیں، اپنے چھ بچوں کی الوداعی گھڑی کا انتظار کر رہے ہیں، کیونکہ انہیں آخری بار گلے لگانے سے محروم کر دیا گیا تھا۔

وہ باپ اپنے بچوں کی تدفین کی تیاری اور ان کی ارواح کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے لیے اپنی بقیہ طاقت جمع کرنے کی کوشش کرتا ہے، جبکہ ان کی یہ دردناک داستان ہزاروں ایسے فلسطینی خاندانوں کی المیے کو عیاں کرتی ہے جن کے بچوں کو جنگ نے خیموں، ملبے اور قبروں میں بانٹ دیا ہے۔ احمد السقلی قابض اسرائیل کی جیلوں میں تھکے ہوئے جسم اور اپنے بچوں کی جدائی سے نڈھال دل کے ساتھ غزہ لوٹے ہیں؛ وہ قید خانے سے تو باہر نکل آئے، لیکن انہوں نے خود کو چھ ایسے بچوں کی یاد کے قید خانے میں پایا جو اب کبھی گھر واپس نہیں آئیں گے، وہ ایک ایسے باپ کی داستان بن چکے ہیں جو جیل سے تو بچ نکلا مگر نامیاتی طور پر جدائی نامی ایک اور قید خانے کا اسیر ہو گیا۔

چوبیس گھنٹوں کے دوران 19 صیہونی حملے، فلسطینی علاقوں میں یہودی آبادکاروں کی جارحیت میں خطرناک تیزی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کی براہ راست سرپرستی اور تحفظ میں یہودی آباد کاروں کے غنڈہ گرد گروہوں نے مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں شہریوں، ان کی املاک اور مقدسات کے خلاف اپنے حملوں اور پامالیوں میں شدید اضافہ کر دیا ہے، گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران انیس حملے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔

یہودی آباد کاروں کی ان غاصبانہ کارروائیوں میں فائرنگ، نوآبادیاتی تنصیبات کا قیام، زمینوں کی بلڈوزر کے ذریعے توڑ پھوڑ اور شہریوں پر جسمانی تشدد شامل ہے، جو مغربی کنارے اور بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں کیے گئے۔

نابلس گورنری کے قصبے قصرہ میں یہودی آباد کاروں نے مسلسل چوتھے دن شہریوں کے گھروں کے سامنے اشتعال انگیز خیمہ گاڑ دیا، جو جالود قصبے میں طوباسی خاندان کے گھر پر تسلط برقرار رکھنے کی مسلسل کوششوں کا حصہ ہے۔

یہودی آبادکاروں نے بیتا اور اوصرین کے درمیان الکلفہ کے راستے پر اندھا دھند فائرنگ کی، جبکہ دیگر غنڈوں نے حوارہ میں فوجی لباس میں ملبوس ہو کر ایک صحت کلینک پر دھاوا بولا اور الباذان، یوسف کے مقبرے کے اطراف اور شارع عمان میں اشتعال انگیز گشت کیا۔ جنین کے علاقے میں یہودی آبادکاروں نے عراب٭ اور یعبد کے درمیان دو نوجوانوں اور ایک بچی کو مرچوں والی گیس کا نشانہ بنایا، جبکہ قلقیلیہ کے مشرق میں واقع قصبے کفر لاقف کے قریب شہریوں کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔

رام اللہ اور البیرہ گورنری میں یہودی آباد کاروں نے ابو فلاح اور المغیر کے درمیان مرج سیع میں ایک نوآبادیاتی کمرا تعمیر کیا اور دیر عمار میں المیشہ کی زمینوں پر بلڈوزنگ کا کام کیا، جبکہ دیگر نے زیتون کے درخت نذر آتش کیے اور عین سینیا چوک کے قریب جم غفیر اکٹھا کیا، برقا قصبے کے کناروں پر دھاوا بول کر المغیر کے شعب اللوز میں گھومتے رہے۔

طولکرم میں یہودی آباد کاروں نے النزلہ الشرقیہ کی زمینوں پر نوآبادیاتی چوکی قائم کرنے کی تیاری کے لیے تیار گھر نصب کیے، اس کے ساتھ ساتھ شمالی وادی اردن کے علاقے خرب٭ سمر٭ میں اشتعال انگیز دورے کیے، اور الخلیل کے مشرق میں واقع البویرہ کے علاقے میں سلطان خاندان گھروں پر براہ راست فائرنگ کی۔ مقبوضہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ مبارک کے اندر پامالیوں کا سلسلہ جاری رہا، جہاں یہودی آباد کاروں کے غروپ نے قابض پولیس کے تحفظ میں مسجد کے صحنوں میں تلمودی رسومات اور عبادات ادا کیں اور نام نہاد سجدہ ریزیاں کی۔ وال اینڈ سیٹلمنٹ ریزسٹنس کمیشن نے ان اعداد و شمار کو فلسطینی وجود کو ہدف بنانے والی ایک منظم روزانہ کی پالیسی قرار دیتے ہوئے رپورٹ کیا ہے کہ گذشتہ جولائی کے مہینے کے دوران قابض فوج اور یہودی آباد کاروں نے دو ہزار دو سو چھپن حملے کیے ہیں۔

اسی مدت کے دوران یہودی آباد کاروں نے سات سو اٹھانویں حملے ریکارڈ کیے، جن کے نتیجے میں مسلح ملیشیاؤں کی فائرنگ سے رام اللہ اور نابلس میں سات فلسطینی شہید ہو گئے، اس کے علاوہ املاک کی توڑ پھوڑ اور زمینوں کو روندنے کے چار سو چالیس آپریشنز کیے گئے۔

کمیشن نے سال سنہ 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران مغربی کنارے میں قابض فوج اور یہودی آباد کاروں کے ہاتھوں گیارہ ہزار چوہتر حملوں کی دستاویزی شہادتیں بھی جمع کی ہیں جو فلسطینیوں کے خلاف منظم تشدد کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار کی نشاندہی کرتی ہیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

بی سی آئی کا فرمان

حیدرآباد میں نیشنل یونیورسٹی آف لیگل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ (نالسر) کے 2026 بیچ کے طلباء کے رجسٹریشن کو معطل کرنے والے بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کے سرکلر پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں سپریم کورٹ کی بیچ نے کہا کہ طلباء کو احتجاج کرنے کا حق ہے اور سی بی آئی کو اس معاملے میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے یہ مشاہدہ کیا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے زبانی طور پر کہا کہ طلباء کو پرامن احتجاج کا حق ہے۔ انہیں کون روک سکتا ہے؟ یہ میرے اور طلبہ کے درمیان معاملہ ہے۔ سی بی آئی مداخلت کرنے والی کون ہے؟ چیف جسٹس سوریہ کانت کو نالسر کانووکیشن میں مدعو کیا گیا تھا۔ نالسر طلباء نے یہ کہتے ہوئے احتجاج کیا تھا کہ وہ جسٹس سوریہ کانت سے ڈگریاں قبول نہیں کریں گے۔ اس کے جواب میں، بی سی آئی کے چیئرمین منن کمار مشرا نے جمعرات کو ایک سرکلر جاری کیا جس میں تمام ریاستی بار کونسلوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ 2026 بیچ کے نالسر گریجویٹس کے وکالت کے طور پر رجسٹریشن کو اگلے نوٹس تک روک دیں۔ بی سی آئی نے کہا کہ وہ نالسر کے کانووکیشن میں چیف جسٹس سوریہ کانت کی شرکت کے خلاف مہم سے متعلق الزامات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ بی سی آئی نے مبینہ طور پر ملوث افراد کی شناخت کے لیے رپورٹ طلب کی اور کہا کہ معلومات کی تصدیق کے بعد حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ تاہم بی سی آئی کے اس اقدام کی قانونی اور سماجی حلقوں میں سخت تنقید کی گئی۔ وسیع پیمانے پر مظاہروں کے بعد، بی سی آئی نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا، یہ کہتے ہوئے کہ طلباء کی اکثریت بے قصور ہے اور انہیں چند لوگوں کے طرز عمل کی سزا نہیں دی جا سکتی۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران بی سی آئی کے وکیل نے کہا کہ متعلقہ سرکلر پہلے ہی واپس لے لیا گیا ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ سرکلر پہلے کیوں جاری کیا گیا؟ قابل ذکر ہے کہ چیف جسٹس سوریا کانت کو حال ہی میں اپنے کچھ تبصروں کی وجہ سے تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ایک سماعت کے دوران اس نے مبینہ طور پر بے روزگاروں کا موازنہ کاکروچ سے کیا۔ مزید برآں، انہوں نے NEET پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلباء کے خلاف پولیس کارروائی کا ویڈیو دیکھنے سے انکار کر دیا، یہ کہتے ہوئے کہ ان کے پاس اس کے لیے وقت نہیں ہے۔ تاہم، بعد میں انہوں نے دونوں شماروں پر وضاحتیں جاری کیں۔ تاہم، نالسر کے طلباء مطمئن نہیں ہیں۔ انہوں نے چیف جسٹس کی جانب سے کانووکیشن میں مدعو کیے جانے پر احتجاج کیا۔ سوال یہ ہے کہ بی سی آئی کو ایسا قدم اٹھانے کا اختیار کہاں سے ملا؟ درحقیقت، بی سی آئی کے چیئرمین منن کمار مشرا بھارتیہ جنتا پارٹی کے راجیہ سبھا رکن ہیں اور وزیر اعظم نریندر مودی کے بڑے مداح مانے جاتے ہیں۔ وہ کانگریس اور بہوجن سماج پارٹی میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ شاید وہ چیف جسٹس سوریا کانت کے بھی بہت بڑے مداح ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ طلبہ کی جانب سے ان کے بائیکاٹ کی مہم کو برداشت نہیں کر سکے۔ لیکن کیا وہ اپنی حدود سے واقف نہیں؟ نالسر ملک کی سب سے باوقار لاء یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے، اور نالسر کے طلباء کی رجسٹریشن پر پابندی لگانے والا ایک سرکلر جاری کر کے، انہوں نے یہ پیغام دینے کی کوشش کی کہ اگر انہوں نے احتجاج کیا تو ان کا کیریئر تباہ ہو جائے گا۔ یہ ذہنیت کیا تجویز کرتی ہے؟ یہ الگ بات ہے کہ جسٹس سوریہ کانت، جن کی انہوں نے نالسر طلباء کے رجسٹریشن پر پابندی لگانے والا سرکلر جاری کر کے خوشامد کی تھی، انہیں آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے پوچھا، ''آپ کون ہوتے ہیں ان کے اور طلبہ کے درمیان کسی معاملے میں مداخلت کرنے والے؟''

15 اگست: وطن کی آزادی ایک قیمتی امانت

کچھ تاریخیں صرف تاریخیں نہیں ہوتیں، بلکہ اقوام کی قربانیوں، جدوجہد اور کامیابیوں کی زندہ داستان بن جاتی ہیں۔ ان تاریخوں میں ماضی کی کچھ ایسی یادیں موجود ہوتی ہیں جو کسی خواب یا مقصد کو حاصل کرنے سے جڑی ہوتی ہیں۔ کچھ تاریخیں قومی سطح پر انتہائی بامعنی ہوتی ہیں۔ ہندوستان کی تاریخ میں 15 اگست بھی ایک ایسی ہی روشن تاریخ ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جب ایک غلام ملک کو آزادی کی نعمت حاصل ہوئی تھی اور پھر ایک نئے ہندوستان کی بنیاد رکھی گئی۔ 15 اگست 1947ء کو ہندوستان نے تقریباً 200 سالہ برطانوی تسلط سے آزادی حاصل کی۔ یہ آزادی محض اقتدار کی تبدیلی کا نام نہیں تھی، بلکہ اس کے پیچھے بے شمار انسانوں کی قربانیاں، جدوجہد، قید و بند اور وطن سے بے لوث محبت پوشیدہ تھی۔

فاخرہ قمر، نئی دہلی

ہندوستان پر طویل عرصے تک برطانوی حکومت ظلم اور جبر کی ایسی داستان ہے، جس کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ 1757 سے 1858 تک ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کو دیکھیں یا پھر 1858 سے 1947 تک براہ راست برطانوی حکومت کا دور دیکھیں، ہمیں ہندوستانی وسائل پر قبضہ اور عوام پر ظلم و جبر کی ایک سے بڑھ کر ایک مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس غلامی سے نجات کے لیے ہمارے بزرگوں نے طویل جدوجہد کی اور اپنی جان و دولت کے ساتھ ساتھ آرام و سکون بھی وطن پر نچھاور کر دیا۔ مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو، مولوی محمد باقر، مولانا ابوالکلام آزاد، خان عبدالغفار خان، سردار ولبھ بھائی پٹیل، سبھاش چندر بوس، اشفاق اللہ خان، بال گنگادھر تلک، بھگت سنگھ، چندر شیکھر آزاد، ٹیپو سلطان، مولانا حسرت موہانی اور دیگر مجاہدینِ آزادی نے اپنی بے مثال کوششوں سے قوم میں بیداری پیدا کی اور آزادی کی منزل کو قریب لانے میں اہم خدمات انجام دیں۔ خواتین بھی اس مقصد میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ بیگم حضرت محل، سروجنی نائیڈو، ارونا آصف علی، رانی لکشمی بائی، بی اماں اور دوسری بہادر خواتین نے اپنے عزم و حوصلے سے اس تحریک کو مزید مضبوط بنایا۔

اس جدوجہد کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ انگریزوں کے ذریعہ انتشار پیدا کرنے کی لاکھ کوششوں کے باوجود ملک کے مختلف مذاہب، زبانوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک مشترکہ مقصد کے لیے متحد ہو گئے۔ مسلمانوں نے بھی وطن کی آزادی کے لیے نمایاں خدمات پیش کیں اور جان و مال کی قربانیاں دیں۔ ہندوستان اپنی قدیم تہذیب، متنوع ثقافتوں اور مختلف روایات کے باعث ایک منفرد سرزمین ہے، جہاں صدیوں سے گونا گوں پس منظر رکھنے والے لوگ باہمی میل جول کے ساتھ زندگی گزارتے آئے ہیں۔ اتحاد، بھائی چارہ اور باہمی احترام کی اسی روایت نے تحریک آزادی کو مضبوطی فراہم کی اور یکجہتی کی ایک ایسی مثال دیکھنے کو ملی جسے دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی۔

1857ء کی جنگ ہندوستان کی تحریکِ آزادی کی پہلی جنگ تصور کی جاتی ہے۔ اس جنگ میں بہادر شاہ ظفر، مولوی احمد اللہ شاہ اور دیگر کئی شخصیات نے ملک کو انگریزوں کے چنگل سے نکالنے کی بھرپور کوشش کی۔ اگرچہ یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی، لیکن اس نے ہندوستانیوں کے دلوں میں آزادی کی خواہش کو مزید مضبوط کر دیا۔ ایک طرف جہاں جنگ کے ذریعہ غلامی سے نجات کے منصوبے بنائے جانے لگے، تو دوسری طرف کچھ آزادی کے متوالے عدم تشدد کی راہ پر چلے۔ خان عبدالغفار خان ایسی ہی شخصیات میں شامل ہیں، جنھوں نے عدمِ تشدد اور پُرامن طریقوں کے ذریعے آزادی کی تحریک کو تقویت دی۔ ان کی زندگی خدمت، صبر اور قربانی کی روشن مثال تھی۔ اشفاق اللہ خان جیسے نوجوان بازو کی طاقت پر بھروسہ کرتے تھے اور وطن کی خاطر اپنی جان نچھاور کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ کاکوری مقدمے کے بعد اشفاق اللہ خان کو پھانسی دی گئی، مگر ان کے حوصلہ اور وطن سے بے مثال محبت نے انہیں تاریخ میں ہمیشہ کے لیے زندہ و جاوید بنا دیا۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، حسرت موہانی، مولانا عبیداللہ سندھی اور بے شمار دوسرے مسلمان رہنماؤں، علما اور مجاہدین نے بھی برطانوی اقتدار کے خلاف آواز بلند کی اور آزادی کی دہلیز تک پہنچا دیا۔ ان سبھی کی قربانیوں کا صلہ 15 اگست 1947 کو ملا، جب ہندوستان کو ایک آزاد ملک کا تاج حاصل ہوا۔

اشفاق اللہ خان جیسے نوجوان بازو کی طاقت پر بھروسہ کرتے تھے اور وطن کی خاطر اپنی جان نچھاور کرنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ کاکوری مقدمے کے بعد اشفاق اللہ خان کو پھانسی دی گئی، مگر ان کے حوصلہ اور وطن سے بے مثال محبت نے انہیں تاریخ میں ہمیشہ کے لیے زندہ و جاوید بنا دیا۔ مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، حسرت موہانی، مولانا عبیداللہ سندھی اور بے شمار دوسرے مسلمان رہنماؤں، علما اور مجاہدین نے بھی برطانوی اقتدار کے خلاف آواز بلند کی اور آزادی کی دہلیز تک پہنچا دیا۔

آج جب ہم ہر سال 15 اگست کو 'یومِ آزادی' مناتے ہیں تو ماضی کی وہ سبھی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں جس نے ہمیں آزادی جیسا انمول تحفہ دیا۔ ایک طرف جہاں بے شمار جانوں کی قربانیاں یاد کر آنکھیں نم ہو جاتی ہیں، وہیں دوسری طرف آزادی کی خوشی ہمارے دلوں کو روشن کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دن بازاروں، اسکولوں، کالجوں، سرکاری اداروں اور مختلف عمارتوں کو نہایت دلکش انداز میں سجایا جاتا ہے۔ جگہ جگہ قومی پرچم لہرائے جاتے ہیں اور ہر طرف وطن کی محبت میں سرشار کر دینے والے نغمے سنائی دیتے ہیں۔ مختلف مقامات پر خصوصی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں، جہاں ملی نغموں کے ساتھ ساتھ تقاریر اور دیگر پروگراموں کے ذریعے قومی جذبات کو ابھارا جاتا ہے۔ ان مواقع پر آزادی کے ان سپوتوں کو بھی عقیدت سے یاد کیا جاتا ہے جن کی قربانیوں نے ملک کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز کیا۔

ہمیں آزادی حاصل ہوئے تقریباً 80 سال ہو چکے ہیں، اس لیے نئی نسل آزادی کے لیے لڑی گئی جنگوں اور قربانیوں سے اچھی طرح واقف نہیں ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ہم جب بھی 15 اگست کو 'یومِ آزادی' منائیں تو نئی نسل کو بہادری کے قصے بھی سنائیں اور آزادی کی اہمیت بھی بتائیں۔ نئی نسل کو یہ بتانا ضروری ہے کہ آزادی کی یہ نعمت یوں ہی حاصل نہیں ہوئی ہے۔ آج اگر وہ آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں تو ملک کی ترقی میں انھیں اپنا بھرپور کردار نبھانا ہوگا۔ یہ سمجھنا ہوگا کہ ایک آزاد ملک کی ترقی صرف حکومت یا چند افراد کی کوششوں سے ممکن نہیں ہو سکتی، بلکہ ہر شہری کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے۔ ہمیں اپنے ملک کے قوانین کا احترام، دوسروں کے حقوق کا خیال اور معاشرے میں امن و بھائی چارے کو فروغ دینا چاہیے۔

آیئے، اس 'یومِ آزادی' پر ہم عہد کریں کہ اپنے ملک سے محبت کریں گے، قانون کا احترام کریں گے، نفرت اور تعصب سے دور رہیں گے، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں گے اور اسلام کی تعلیمات کے مطابق عدل، امن، بھائی چارے اور انسانیت کو فروغ دیں گے۔ وطن کی آزادی صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک قیمتی امانت ہے، جس کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو امن، اتحاد، ترقی اور خوشحالی عطا فرمائے اور ہمیں اپنے وطن کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جشنِ آزادی، ایوان کا ہنگامہ اور سڑکوں پر گونجتی نسل نو کی آواز

ہر سال 15 اگست کا دن لال قلعے کی فصیل سے لہراتے ترنگے، حب الوطنی کے نغموں اور بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ آتا ہے لیکن اس بار جشن آزادی ایک ایسے وقت میں منایا جا رہا ہے جب ملک سیاسی، سماجی اور آئینی سطح پر شدید بحران سے گزر رہا ہے۔ ایک طرف آزادی کی سالگرہ کا روایتی جشن ہے، تو دوسری طرف ایوان میں ہنگامہ آرائی اور سڑکوں پر نبرد آزما نوجوانی یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ کیا آزادی کا مطلب صرف تقاریب کا انعقاد ہے یا عوام کی آواز سننا؟

ایڈوکیٹ طاہر حسین

جمہوریت کا سب سے اہم ستون پارلیمنٹ ہوتا ہے، جہاں عوام کے نمائندے مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ لیکن آج ایوان کا منظر نامہ صرف نعرے بازی اور سیاسی رسہ کشی کا میدان بن کر رہ گیا ہے۔ سب سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ ملک میں جاری تعلیمی و معاشی بحران اور جگہ جگہ ہوتے مظاہروں کے باوجود حکومت اور بالخصوص وزیر داخلہ کی ایوان میں غیر موجودگی اور جوابدہی سے بچنے کی پالیسی نے شدید سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اپوزیشن کی جانب سے مسلسل مطالبات کے باوجود جوابدہی سے یہ گریز جمہوری روایات پر ایک گہری چوٹ ہے۔ جب ایوان کے اندر عوام کو جواب نہیں ملتا، تو پھر فیصلے سڑکوں پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ ملک کا سب سے بڑا اثاثہ اس کی نوجوان نسل ہے لیکن آج وہی نوجوان اپنے بنیادی حقوق کے لیے سڑکوں پر لاٹھیاں کھانے پر مجبور ہیں۔

امتحانات میں بے ضابطگیوں، دھاندلی اور بھرتی کے عمل میں تاخیر کے خلاف جھارکھنڈ میں طلبہ کی بھوک ہڑتال اور مظاہرے ایک سنگین صورتِ حال اختیار کر چکے ہیں۔ یہی حال پڑوسی ریاست بہار کا ہے، جہاں پیپر لیک، روزگار کے مواقع کی کمی اور بھرتی بورڈز کی بے ضابطگیوں کے خلاف ہزاروں طلبہ سڑکوں پر ہیں۔ پولیس کا تشدد اور واٹر کینن کا استعمال ان کے غصے کو کم کرنے کے بجائے مزید بڑھا رہا ہے۔ جب ملک کے مستقبل کے معماروں کو اپنے حق کے لیے پولیس کے لاٹھی چارج کا سامنا کرنا پڑے، تو جشن آزادی کے دعوے کھوکھلے محسوس ہوتے ہیں۔ حال ہی میں نئی دہلی کے تاریخی جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج نے اس ملک گیر عدم اطمینان کو راجدھانی کے قلب تک پہنچا دیا ہے۔ مختلف ریاستوں سے آئے طلبہ، کسانوں اور عوامی تنظیموں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عوام کا غصہ اب کسی ایک خطے تک محدود نہیں رہا۔ راجدھانی میں بنتا یہ سیاسی و سماجی دباؤ اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام اور حکومت کے درمیان خلیج مسلسل بڑھتی جا رہی ہے، جسے صرف نعروں سے پر نہیں کیا جا سکتا۔ ان تمام حالات کے درمیان جشن آزادی کا آنا صرف ایک روایتی یاد دہانی نہیں، بلکہ پورے ملک کے لیے خود احتسابی کا لمحہ ہے۔ اگر لال قلعے سے جشن آزادی کے نغمے گائے جا رہے ہوں اور دوسری طرف بہار و جھارکھنڈ کے طلبہ پر لاٹھیاں برس رہی ہوں، جنتر منتر پر احتجاجی نعرے گونج رہے ہوں اور پارلیمنٹ میں حکومت جوابدہی سے گریزاں ہو — تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہماری جمہوریت شدید بحران کا شکار ہے۔

آزادی محض حکومت کی تبدیلی کا نام نہیں تھا بلکہ ہر شہری کو برابری، روزگار، اور اپنی حکومت سے سوال کرنے کا حق دینے کا نام تھا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکومتیں گریز اور خاموشی کی پالیسی چھوڑ کر عوامی مطالبات اور نوجوانوں کی آواز کو سنجیدگی سے سنیں، تا کہ آزادی کا اصل مقصد برقرار رہے۔

''آزادی نامہ''

خوں کے آنسو رُلائی آزادی
تب کہیں مسکرائی آزادی

آؤ خوشیاں منائیں اہلِ وطن
مژدۂ جاں ہے لائی آزادی

آہ! کشمیر کے عوام کی آہ
دے رہی ہے دہائی آزادی

اپنے سینے سے جب لگایا اسے
جانے کیوں تلملائی آزادی

دیکھ کر ظلم و جورِ اہلِ فرنگ
اشکِ خونیں بہائی آزادی

جان دے کر بھی مسکرائے ہم
یوں تھی دل میں سمائی آزادی

جھوم اٹھے تھے کھیت بھی اپنے
جس گھڑی لہلہائی آزادی

جب بھی ماہِ اگست آیا ہے
یاد ہم کو ہے آئی آزادی

ان کو کرتے ہیں بار بار سلام
جن کے خوں نے دلائی آزادی

اب بھی فکرِ وطن میں قید ہے دل
کب ہمیں راس آئی آزادی

اس کو جاں باز کیوں نہ پا لیتے
ذہن و دل پر تھی چھائی آزادی

ذکی طارق بارہ بنکوی

ملک آزاد ہوگیا، لیکن کیا ہم آزاد ہیں؟

15 اگست آتا ہے تو پورا ملک ایک خاص کیفیت میں ڈوب جاتا ہے۔ سرکاری عمارتوں پر ترنگا لہراتا ہے، گلیاں اور بازار قومی پرچم سے سج جاتے ہیں، اسکولوں میں تقریبات ہوتی ہیں، بچے ملی نغمے گاتے ہیں، آزادی کے مجاہدین کو یاد کیا جاتا ہے اور ہر طرف ایک ہی آواز سنائی دیتی ہے: "ہندوستان آزاد ہے۔"

یقیناً ہندوستان آزاد ہے۔ 15 اگست 1947 کو برطانوی اقتدار کا خاتمہ ہوا اور ہندوستان نے ایک طویل غلامی کے بعد آزادی کی سانس لی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے، ایک عظیم کامیابی ہے اور ان لاکھوں لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے آزادی کے لیے اپنا سکون، اپنا مال، اپنی جوانیاں اور بعض نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ لیکن آج، آزادی کے اتنے برس بعد، 15 اگست کے موقع پر ایک سوال ہمیں اپنے آپ سے ضرور پوچھنا چاہیے: ملک آزاد ہوگیا، لیکن کیا ہم آزاد ہیں؟

ابرارالحق مظاہری فتح پوری

یہ سوال ہندوستان کی آزادی سے انکار نہیں، بلکہ آزادی کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش ہے۔ کیونکہ آزادی صرف اقتدار کی تبدیلی کا نام نہیں، آزادی صرف غیر ملکی حکمران کے چلے جانے کا نام نہیں، آزادی صرف پرچم لہرانے، قومی ترانہ پڑھنے اور جشن منانے کا نام نہیں، آزادی ایک احساس کا نام ہے۔ آزادی اس اطمینان کا نام ہے کہ انسان اپنے گھر میں محفوظ ہے، اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہے، اپنی زبان بول سکتا ہے، اپنی بات کہہ سکتا ہے، اپنے بچوں کو تعلیم دلا سکتا ہے، محنت کر کے باعزت روزگار حاصل کر سکتا ہے اور اگر اس کے ساتھ ناانصافی ہو تو اسے انصاف ملنے کی امید باقی ہے۔ اسی لیے 15 اگست ہمیں خوشی کے ساتھ ساتھ سوچنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

آزادی کس سے؟ ہم نے برطانوی حکومت سے آزادی حاصل کی، لیکن کیا ہم ان تمام زنجیروں سے آزاد ہو گئے جو انسان کو انسان کا غلام بناتی ہیں؟ ہم نے سیاسی غلامی سے نجات حاصل کی، لیکن کیا غربت سے نجات حاصل کر لی؟ ہم نے غیر ملکی اقتدار سے آزادی حاصل کی، لیکن کیا جہالت سے آزادی حاصل کر لی؟ ہم نے اپنا آئین بنایا، جمہوریت قائم کی، انتخابات کا نظام بنایا، لیکن کیا ہر شہری اپنے حقوق کے بارے میں باخبر ہوگیا؟ یہ سوال حکومت سے زیادہ ہم سب سے ہے۔ کیونکہ ملک صرف حکومت کا نام نہیں، ملک ہم سب کا نام ہے۔

کیا بھوک سے آزادی بھی آزادی ہے؟ ایک طرف ہم آزادی کا جشن مناتے ہیں، دوسری طرف ہمارے معاشرے میں ایسے خاندان بھی موجود ہیں جن کیلئے زندگی کا سب سے بڑا سوال اب بھی روٹی ہے۔ جس ماں کو یہ فکر ہو کہ آج بچوں کیلئے کھانا کہاں سے آئے گا، اس کے لیے آزادی کا مفہوم کیا ہے؟ جس باپ کے پاس اپنے بچے کی فیس ادا کرنے کیلئے پیسے نہ ہوں، اس کیلئے آزادی کا مطلب کیا ہے؟ جس نوجوان کے پاس تعلیم ہے، قابلیت ہے، صلاحیت ہے، لیکن روزگار نہیں، اس سے پوچھا جائے کہ وہ اپنی آزادی کو کیسے محسوس کرتا ہے؟ ملک کی ترقی کا اصل معیار صرف بلند عمارتیں، چوڑی سڑکیں، جدید ٹیکنالوجی اور بڑے منصوبے نہیں۔

اصل سوال یہ ہے کہ عام آدمی کی زندگی کتنی آسان ہوئی؟ اگر ملک ترقی کر رہا ہے تو اس ترقی کی روشنی آخری گھر تک بھی پہنچنی چاہیے۔ کیا ہم جہالت سے آزاد ہیں؟ آزادی کی سب سے بڑی بنیاد تعلیم ہے۔ جس معاشرے میں علم کم ہوتا ہے وہاں افواہ طاقتور ہو جاتی ہے۔ جس معاشرے میں تحقیق کم ہوتی ہے وہاں پروپیگنڈا آسانی سے کامیاب ہو جاتا ہے۔ جس معاشرے میں لوگ سوال کرنا چھوڑ دیتے ہیں وہاں غلط بات بھی سچ بن سکتی ہے۔ آج ہمارے ہاتھ میں دنیا کی معلومات چند سیکنڈ میں پہنچانے والا موبائل فون ہے، لیکن کیا ہمارے پاس اس معلومات کو پرکھنے کی صلاحیت بھی ہے؟ سوشل میڈیا پر کوئی پیغام آتا ہے، ہم پڑھتے ہیں، پسند آتا ہے تو آگے بڑھا دیتے ہیں۔ کوئی ویڈیو آتی ہے، ہم اسے سچ سمجھ لیتے ہیں۔ کوئی الزام لگتا ہے، ہم تحقیق کے بغیر اسے دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔

یہ علمی آزادی نہیں! حقیقی آزادی یہ ہے کہ انسان سوچ سکے، سوال کر سکے، تحقیق کر سکے اور دلیل کی بنیاد پر رائے قائم کر سکے۔

کیا ہم خوف سے آزاد ہیں؟ آزادی کا ایک بنیادی مفہوم خوف سے آزادی بھی ہے۔ ایک آزاد شہری کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ قانون اس کی حفاظت کرے گا۔ اسے اپنے مذہب، زبان، لباس یا شناخت کی وجہ سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اسے اپنی بات کہنے سے پہلے یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اگر میری رائے اکثریت سے مختلف ہوئی تو کیا ہوگا؟

جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں۔ جمہوریت اس ماحول کا نام ہے جہاں اختلاف کے باوجود شہری ایک دوسرے کا احترام کریں۔ اگر ہم اختلاف کرنے والے کو دشمن سمجھنے لگیں تو جمہوریت کمزور ہو جاتی ہے۔ اگر سوال کرنے والے کو غدار کہا جانے لگے تو معاشرہ سوچنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے اور اگر تنقید کو دشمنی سمجھ لیا جائے تو اصلاح کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

کیا مذہبی آزادی بھی ہماری آزادی کا حصہ ہے؟ ہندوستان کی سب سے بڑی خصوصیات میں سے ایک اس کی مذہبی اور تہذیبی گونا گونی ہے۔ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ صدیوں سے آباد ہیں۔ مسجد کی اذان، مندر کی گھنٹی، گرجا گھر کی دعا اور گوردوارے کی آوازیں ہندوستان کی اجتماعی زندگی کا حصہ ہیں۔ اس تنوع کو ختم کرنا ہندوستان کو مضبوط نہیں کرے گا، بلکہ اس کی روح کو کمزور کرے گا۔ ایک مسلمان کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق ہے۔ ایک ہندو کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق ہے۔ ایک سکھ، عیسائی، جین، بودھ اور دوسرے تمام شہریوں کو اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق ہے۔ اتحاد کا مطلب یہ نہیں کہ سب ایک جیسے ہو جائیں؛ اتحاد کا مطلب یہ ہے کہ مختلف ہونے کے باوجود سب ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں۔ یہی جمہوریت کی خوب صورتی ہے۔

کیا مسلمان آزاد ہیں؟ یہ سوال کسی ایک طبقے کو نشانہ بنانے کے لیے نہیں، بلکہ ہندوستانی جمہوریت کے بنیادی اصول کو سمجھنے کے لیے ہے۔ ہندوستانی مسلمان اس ملک کے شہری ہیں۔ ان کے بزرگوں نے اس سرزمین میں زندگی گزاری ہے۔ آزادی کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ فوج، تعلیم، طب، صنعت، تجارت، ادب، فن اور مختلف شعبوں میں خدمات انجام دی ہیں۔ لہٰذا کسی شہری کی حب الوطنی کا پیمانہ اس کا مذہب نہیں ہو سکتا۔ کسی مسلمان سے اس لیے وفاداری کا ثبوت مانگنا کہ وہ مسلمان ہے، جمہوری معاشرے کے لیے ایک خطرناک رویہ ہے۔ اسی طرح کسی ہندو، سکھ یا عیسائی کی حب الوطنی پر بھی محض اس کی مذہبی شناخت کی بنیاد پر سوال نہیں ہونا چاہیے۔ وطن سب کا ہے، اس لیے وطن سے محبت کا حق بھی سب کو برابر حاصل ہے۔

کیا ہم نفرت سے آزاد ہیں؟ یہ شاید ہمارے زمانے کا سب سے اہم سوال ہے۔ ہم نے غیر ملکی حکومت سے آزادی حاصل کر لی، مگر کیا ہم نفرت کی غلامی سے آزاد ہو گئے؟ آج کبھی مذہب کے نام پر، کبھی ذات کے نام پر، کبھی زبان کے نام پر اور کبھی علاقے کے نام پر انسان کو انسان سے دور کیا جاتا ہے۔ نفرت پہلے الفاظ میں پیدا ہوتی ہے، پھر ذہن میں جگہ بناتی ہے، پھر رویے میں تبدیل ہوتی ہے اور کبھی کبھی تشدد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس لیے نفرت کو معمولی چیز سمجھنا خطرناک ہے۔ ہمیں اختلاف ضرور رکھنا چاہیے، مگر دشمنی نہیں۔ ہمیں بحث ضرور کرنی چاہیے، مگر گالی نہیں۔ ہمیں تنقید ضرور کرنی چاہیے، مگر تحقیر نہیں۔ ہمیں اپنے عقیدے سے محبت ضرور کرنی چاہیے، مگر دوسروں کے وجود سے نفرت ضروری نہیں۔

آزادیِ اظہار کا سوال! ایک جمہوری ملک میں اظہارِ رائے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ لوگ سوال کریں گے، حکومت پر تنقید ہوگی، اداروں پر گفتگو ہوگی، مختلف نظریات سامنے آئیں گے، یہ سب جمہوریت کا حصہ ہے لیکن آزادیِ اظہار کے ساتھ ذمہ داری بھی ضروری ہے۔ جھوٹی خبر پھیلانا آزادی نہیں۔ کسی بے گناہ کو بدنام کرنا آزادی نہیں۔ کسی طبقے کے خلاف تشدد پر اکسانا آزادی نہیں۔ اسی طرح اختلافِ رائے کو غداری قرار دینا بھی جمہوریت کے لیے صحت مند رویہ نہیں۔ ایک مضبوط جمہوریت وہ ہے جہاں سچ بولنے کی آزادی بھی ہو اور جھوٹ کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی۔

کیا ہم معاشی غلامی سے آزاد ہیں؟ سیاسی آزادی کے ساتھ معاشی آزادی بھی ضروری ہے۔ ایک ایسا شخص جو قرض، بے روزگاری اور غربت کے بوجھ تلے دبا ہو، اس کی آزادی محدود ہو جاتی ہے۔ ایک نوجوان جس نے برسوں تعلیم حاصل کی لیکن اسے اپنی صلاحیت کے مطابق روزگار نہ ملے، اس کے لیے آزادی کا خواب ادھورا رہ جاتا ہے۔ اس لیے ملک کی ترقی کا مطلب یہ بھی ہے کہ نوجوانوں کے لیے مواقع پیدا ہوں، چھوٹے کاروبار مضبوط ہوں، کسان خوش حال ہوں، مزدور کو اس کی محنت کا مناسب معاوضہ ملے اور عام آدمی کو زندگی گزارنے کے بنیادی وسائل میسر ہوں۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں عورت کتنی محفوظ اور با اختیار ہے۔ اگر ایک عورت گھر سے باہر نکلتے ہوئے خوف محسوس کرے، تعلیم کے حق سے محروم ہو، روزگار کے مواقع نہ ہوں یا اسے محض جنس کی بنیاد پر کمتر سمجھا جائے تو معاشرے کی آزادی ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ عورت کو عزت، تعلیم، تحفظ اور اپنے جائز حقوق کا حصول ملنا ایک مہذب معاشرے کی علامت ہے۔

آج کا نوجوان آزادی کے ان ثمرات کا سب سے بڑا وارث ہے۔ اس کے ہاتھ میں موبائل ہے، دنیا اس کے سامنے ہے، علم کے دروازے کھلے ہیں اور آگے بڑھنے کے بے شمار امکانات موجود ہیں۔ لیکن اس کے سامنے چیلنج بھی کم نہیں۔ بے روزگاری، مقابلہ، ذہنی دباؤ، سوشل میڈیا کا دباؤ، جھوٹی خبروں کا سیلاب اور سیاسی و سماجی تقسیم نوجوانوں کو متاثر کر رہی ہے۔ ایسے وقت میں نوجوانوں کو صرف جذبات نہیں، شعور کی ضرورت ہے۔ انہیں صرف نعرے نہیں، علم چاہیے۔ انہیں صرف بحث نہیں، تحقیق چاہیے۔ انہیں صرف ماضی پر فخر نہیں، مستقبل کی تعمیر کا عزم چاہیے۔

ہم آزادی چاہتے ہیں، لیکن کیا ہم ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار ہیں؟ ہمیں صاف سڑکیں چاہیے، لیکن کیا ہم کچرا پھینکنا چھوڑیں گے؟ ہمیں ایماندار حکومت چاہیے، لیکن کیا ہم خود ایمانداری اختیار کریں گے؟ ہمیں قانون کی حکمرانی چاہیے، لیکن کیا ہم قانون کی پابندی کریں گے؟ ہمیں نفرت سے آزادی چاہیے، لیکن کیا ہم اپنے دل سے تعصب نکالنے کے لیے تیار ہیں؟ ہمیں بہتر ہندوستان چاہیے، لیکن کیا ہم خود بہتر شہری بننے کے لیے تیار ہیں؟ یہ سوال کسی ایک حکومت سے نہیں، ہم سب سے ہے۔ غلامی کا ایک چہرہ وہ تھا جسے ہم 1947 میں دیکھ رہے تھے۔ لیکن غلامی کی دوسری شکلیں آج بھی ہمارے درمیان ہو سکتی ہیں۔

وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے مایاپور ٹی ایچ ڈی سی ٹنل حادثے کی جگہ کا معائنہ کیا

وزیراعلیٰ نے ٹنل کے اندر جاکر بچاؤ اور راحتی کاموں کا جائزہ لیا اور عہدیداروں کو ضروری ہدایات جاری کیں، وزیراعلیٰ نے امدادی کارروائیاں تیز کرنے اور متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد فراہم کرنے کی ہدایت کی

مایاپور/پپل کوٹی: میں زیر تعمیر ٹی ایچ ڈی سی ٹنل میں ملبہ اور پانی بھرنے کے واقعے کے بعد، وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے جمعہ کو جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور بچاؤ اور راحتی کارروائیوں کا سائٹ کا معائنہ کیا۔ وزیراعلیٰ نے ریسکیو آپریشن کی پیش رفت کا جائزہ لیا اور حکام اور ریسکیو ٹیموں سے ضروری معلومات حاصل کیں۔ وہ بچاؤ اور امدادی کارروائیوں کا جائزہ لینے کے لیے ٹنل کے اندر گئے اور امدادی ٹیموں سے ضروری معلومات حاصل کیں۔ ٹی ایچ ڈی سی کے وشنوگڈ-پپل کوٹی ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کی ٹی آر ٹی سرنگ تقریباً 3 کلومیٹر لمبی ہے۔ سرنگ کے تقریباً 1.50 کلومیٹر میں لینڈ سلائیڈنگ ہوئی جس سے ملبہ اور پانی بہہ گیا۔ وزیراعلیٰ نے حکام کو ہدایت کی کہ وہ ریسکیو آپریشن

ساتھ مسلسل ہم آہنگی برقرار رکھتے ہوئے انتہائی سنجیدگی اور احتیاط کے ساتھ آپریشن کرنے کی ہدایت کی۔ اس دوران کابینی وزیر اور انچارج وزیر بھرت چودھری، تھرالی کے ایم ایل اے بھوپال رام ٹمٹا، ضلع پنچایت چیئرمین دولت سنگھ بشت، ریاستی وزیر ہرک سنگھ، سابق کابینہ وزیر راجندر بھنڈاری، نگر پنچایت چیئرمین آرتی نوانی، کونسلر راجہ جوشی، ڈیزاسٹر سکریٹری ونود کمار سمن، گڑھوال ضلع کمشنر آنند سوروپ، گڑھوال کے آئی جی راجپوت، راجپوت سنگھ اور دیگر موجود تھے۔ گورو کمار، پولیس سپرنٹنڈنٹ سرجیت سنگھ پنوار، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راجکمار پانڈے، چندر شیکھر وششت کے علاوہ دیگر عوامی نمائندے، افسران اور اہلکار موجود تھے۔

کاموں کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ ڈسٹرکٹ انتظامات میں وسائل کی کمی نہ ہو۔ انہوں نے ریسکیو ٹیموں کے آر ایف، آئی ٹی بی پی، پولیس، انتظامیہ اور ٹی ایچ ڈی سی ٹیموں کے درمیان بہتر تال میل اور بچاؤ ٹیموں کی حفاظت پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے ٹنل کی تکنیکی حالت، نکاسی آب اور ملبہ ہٹانے کے کام کی مسلسل نگرانی کرنے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ نے حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کو قانونی طور پر قابل قبول معاوضے اور امدادی کی فوری ادائیگی اور زخمیوں کو بہتر طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن انتظامی تعاون کی اپیل کی۔ کابینی وزیر اور انچارج وزیر بھرت چودھری، تھرالی کے ایم ایل اے بھوپال رام ٹمٹا، ضلع پنچایت صدر دولت سنگھ بشت، ڈیزاسٹر سکریٹری ونود کمار سمن، گڑھوال کمشنر آنند سوروپ، آئی جی گڑھوال راجیو سوروپ، ضلع مجسٹریٹ گورو کمار، پولیس سپرنٹنڈنٹ سرجیت سنگھ پنوار اور عوامی نمائندے میٹنگ میں دیگر افسران موجود تھے۔

راحت اور بچاؤ کاموں کا جائزہ لینے کے لیے ٹی ایچ ڈی سی گیسٹ ہاؤس، پپل کوٹی میں حکام کے ساتھ میٹنگ کرتے وزیراعلیٰ دھامی۔

کو اولین ترجیح دیں اور تمام دستیاب وسائل اور تکنیکی مہارت کو مؤثر طریقے سے استعمال کریں۔ انہوں نے انہیں ہدایت دی کہ وہ بچاؤ آپریشن میں شامل تمام ٹیموں بشمول این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف، آئی ٹی بی پی، اور پولیس کے ساتھ تال میل برقرار رکھیں اور سرنگ میں پھنسے باقی تین لوگوں کو بحفاظت باہر نکالنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

ضلع مجسٹریٹ گورو کمار نے وزیراعلیٰ کو واقعہ، اب تک کی گئی امدادی کارروائیوں اور جائے وقوعہ پر جاری راحت اور بچاؤ

مجسٹریٹ نے بتایا کہ سرنگ میں پھنسے 22 افراد میں سے اب تک 19 کو بچا لیا گیا ہے جب کہ باقی تین کی تلاش اور بچاؤ آپریشن جاری ہے۔ اس واقعے میں اب تک سات افراد کی المناک موت ہو چکی ہے۔ بچائے گئے زخمیوں کو ضلع اسپتال، گوپیشور لایا گیا ہے، جہاں محکمہ صحت اور ڈاکٹروں کی ٹیم ان کے علاج اور صحت کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے۔ وزیراعلیٰ نے حکام کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ریسکیو آپریشن، زخمیوں کے علاج، ان کے اہل خانہ کی امداد اور جائے وقوعہ پر ضروری

وہیں مایا پور/پپل کوٹی میں ٹی ایچ ڈی سی زیر تعمیر سرنگ میں حادثے کے بعد، وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے راحت اور بچاؤ کاموں کا جائزہ لینے کے لیے ٹی ایچ ڈی سی گیسٹ ہاؤس، پپل کوٹی میں حکام کے ساتھ میٹنگ کی۔ سرنگ میں پھنسے باقی تین افراد کے محفوظ انخلاء کو اولین ترجیح دیتے ہوئے وزیراعلیٰ نے ریسکیو آپریشن کو تیز کرنے اور تمام دستیاب وسائل اور تکنیکی مہارت کے موثر استعمال کی ہدایت کی۔ چیف منسٹر نے این ڈی آر ایف، ایس ڈی

انتہائی خراب کے باوجود وزیراعلیٰ پہنچے پیپل کوٹی

دہرہ دون: وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی انتہائی خراب موسم کے درمیان پپل کوٹی پہنچ گئے۔ خراب موسم کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کی لینڈنگ بھی مشکل تھی۔ وزیر اعلیٰ ٹنل میں پھنسے مزدوروں کو بحفاظت نکالنے کے لیے جاری ریسکیو آپریشن کا جائے وقوعہ پر معائنہ کریں گے۔ وزیراعلیٰ تمام متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ انتظامیہ، پولیس، ایس ڈی آر ایف، اور این ڈی آر ایف سے بچاؤ آپریشن کی پیش رفت کا جائزہ لیں گے اور ضروری رہنمائی فراہم کریں گے۔ جس کے بعد وزیراعلیٰ بچائے گئے زخمی کارکنوں سے بھی ملاقات کریں گے اور ان کی خیریت دریافت کریں گے۔ سرنگ میں پھنسے ہر کارکن کا محفوظ انخلا حکومت کی اولین ترجیح ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے تمام ادارے جنگی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

ہر کارکن کی جان قیمتی، محفوظ بچاؤ حکومت کی اولین ترجیح

وزیراعلیٰ نے زخمی کارکنوں سے ملاقات کی، ان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے ڈسٹرکٹ ہسپتال کا دورہ کیا

مایاپور/پیپل کوٹی: میں ٹی ایچ ڈی سی کی زیر تعمیر سرنگ میں حادثے کے بعد، وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی ریسکیو آپریشن کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچے اور پھر ضلع اسپتال، گوپیشور روانہ ہوئے۔ یہاں انہوں نے بچائے گئے زخمی کارکنوں سے ملاقات کی، ان کی خیریت دریافت کی اور ان سے بات کی۔ وزیراعلیٰ نے کارکنوں سے ان کی صحت اور علاج کے بارے میں دریافت کیا اور ڈاکٹروں سے ہسپتال میں فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کے حوالے سے بھی معلومات حاصل کیں۔ وزیراعلیٰ نے ڈاکٹروں کو ہدایت کی کہ زخمیوں کو بہترین طبی امداد فراہم کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ان کے علاج میں کوئی کوتاہی نہ برتی جائے۔ انہوں نے کہا کہ زخمی کارکنوں کی صحت کی مسلسل نگرانی کی جائے اور ضرورت کے مطابق انہیں تمام ضروری طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہمارے لئے ہر شخص کی جان قیمتی ہے۔ اس مقصد کے لیے تمام دستیاب وسائل کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی اولین ترجیح سرنگ میں پھنسے ہر کارکن کو بحفاظت باہر نکالنا ہے اور ریسکیو آپریشن میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ انہوں نے متعلقہ ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ سے ذاتی طور پر بات کی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ اس واقعہ میں متاثرہ مزدوروں کے خاندانوں کو بروقت معلومات فراہم کی جائیں۔ ٹنل حادثے کی وجوہات کی تحقیقات کے لیے مجسٹریل انکوائری کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ میٹنگ کے دوران بدری ناتھ کے ایم ایل اے لکھپت سنگھ بٹولا، ضلع پنچایت کے چیئرمین دولت سنگھ بشت، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وویک پرکاش، چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر راجیو پال کے علاوہ دیگر متعلقہ افسران اور عوامی نمائندے موجود تھے۔

ترنگا-قوم/آئین کا فخر اور شان-ہماری جمہوری طاقت

ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، دہرادون نے یوم آزادی کے موقع پر ایک عظیم ترنگا یاترا کا اہتمام کیا

دہرہ دون: یوم آزادی کے موقع پر، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، دہرادون نے معزز ڈسٹرکٹ جج/چیئرمین، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، دہرادون، جناب ہریش کمار گوئل کی قابل رہنمائی اور قیادت میں ایک عظیم الشان اور باوقار ترنگا یاترا کا اہتمام کیا۔ یاترا کا مقصد شہریوں میں حب الوطنی، قومی یکجہتی اور سالمیت کے جذبے کو تقویت دینے کے ساتھ ساتھ آئین کے احترام اور شہری فرائض سے آگاہی کے پیغام کو پھیلانا تھا۔ ترنگا یاترا نئی کورٹ بلڈنگ، دہرادون سے شروع ہوئی۔ یاترا پرنس چوک، تحصیل چوک اور درشن لال چوک سے ہوتی ہوئی کلاک ٹاور پہنچی۔ پورا راستہ حب الوطنی کے جوش اور جذبے سے لبریز تھا۔ اس عظیم الشان تقریب میں دہرادون ضلع کے تمام عدالتی افسران اور عدالتی عملہ، بار ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور عملہ، دون ویلی چیمبر آف کامرس کے عہدیداران اور اراکین، مختلف لاء کالجوں کے طلباء، پیرا لیگل ورکرز، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے عہدیداران اور عملہ، اور مختلف سماجی اور رضاکار تنظیموں کے نمائندوں نے ترنگا یاترا میں جوش و خروش سے شرکت کی۔ ترنگا یاترا کے دوران، شرکاء نے، اپنے ہاتھوں میں قومی پرچم تھامے، "بھارت ماتا کی جئے"، "وندے ماترم" اور دیگر حب الوطنی کے نعرے لگائے، جو ملک کے اتحاد، سالمیت اور فخر کا پیغام دیتے تھے۔ یاترا میں عدالتی اداروں، وکلاء، انتظامی اور سماجی تنظیموں اور نوجوانوں کی مشترکہ شرکت نے اسے ایک جامع عوامی بیداری اور حب الوطنی کے پروگرام میں بدل دیا۔

اس موقع پر، ڈسٹرکٹ جج/چیئرمین، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، دہرادون، مسٹر ہریش کمار گوئل نے کہا، "ترنگا ہمارے لیے صرف قومی پرچم نہیں ہے، بلکہ یہ ملک کی آزادی کی جدوجہد، لاتعداد آزادی پسندوں کی قربانیوں اور ہندوستان کے اتحاد اور سالمیت کی علامت ہے۔" یوم آزادی نہ صرف ہمیں ہماری شاندار تاریخ کی یاد دلاتا ہے بلکہ ہمیں آئین کے ذریعے فراہم کردہ حقوق کے ساتھ ساتھ ہمارے آئینی اور شہری فرائض کے بارے میں بھی آگاہ کرتا ہے۔ "سکریٹری، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، دہرادون، مسز سیما ڈنگرا کوٹی نے کہا کہ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کا بنیادی مقصد "سب کے لیے انصاف" کے جذبے کا ادراک کرنا ہے۔ آزادی اور انصاف ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں اور مضبوط جمہوریت کی اصل پہچان اس بات میں مضمر ہے کہ معاشرے کے ہر فرد کو برابری، وقار اور انصاف تک مساوی رسائی حاصل ہو۔ انہوں نے تمام شہریوں پر زور دیا کہ وہ آئین کی اقدار کا احترام کرتے ہوئے سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے اور قومی اتحاد کو مضبوط کریں۔ ترنگا یاترا کے دوران مقامی شہریوں اور کاروباری اداروں نے بھی جوش و خروش سے شرکت کی اور جلوس کا خیر مقدم کیا۔ یاترا میں شامل تمام طبقات کی بھرپور شرکت نے یہ پیغام دیا کہ حب الوطنی کسی ایک ادارے یا طبقے تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

ترنگا یاترا نے ایک بڑی بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور "ہر گھر میں ترنگا" مہم کو بڑے پیمانے پر حمایت حاصل ہوئی: ریکھا آریہ

سومیشور: یوم آزادی کے موقع پر شروع کی جا رہی "ہر گھر میں ترنگا" مہم کے ایک حصے کے طور پر جمعہ کو سومیشور علاقے میں ایک زبردست ترنگا یاترا کا اہتمام کیا گیا۔ ریاستی کابینہ کی وزیر ریکھا آریہ کی قیادت میں اس یاترا میں نوجوانوں، خواتین اور مقامی شہریوں کی بڑی تعداد نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ترنگا یاترا کا آغاز مجاہد آزادی اور شہید حکم سنگھ بورا کی یادگار پر خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد یاترا مقامی بازار سے ہوتی ہوئی قومی پرچم لے کر اور حب الوطنی کے نعرے لگاتے ہوئے وزیر کی رہائش گاہ تک پہنچی۔ لوگوں نے راستے میں ترنگا یاترا کا خیر مقدم کیا اور حب الوطنی کا پیغام دیا۔ یاترا کے اختتام پر کابینی وزیر ریکھا آریہ نے کہا کہ ترنگا ملک کی عزت اور فخر کی علامت ہے۔ ملک کے بہادر سپاہیوں نے اس کی عزت اور وقار کی حفاظت کے لیے بار بار اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ یوم آزادی پر اپنے گھروں میں ترنگا لہرا کر قوم کے تئیں اپنی عزت کا اظہار کریں۔

ریکھا آریہ نے کہا، "سومیشور کے دیوتا جیسے لوگوں کا جوش، پرجوش نوجوانوں اور اس ترنگا یاترا میں نظر آنے والی خواتین کی طاقت قومی اتحاد اور حب الوطنی کے جذبے کو تقویت دیتی ہے۔ ہمارے لافانی شہیدوں کی قربانی اور ترنگے کا فخر ہمیں ہمیشہ ملک کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتا رہے گا۔ بی جے پی کے ضلع صدر مہیش نایل، منڈل صدر سندر سنگھ رانا، گنیش جلال، دیپک بورا، جگدیش ڈنگوال، سابق ضلع جنرل سکریٹری للت پرساد، انجلی جوشی، راجندر کیڈا، ریاستی ایگزیکٹو ممبر وپن پاٹھک، اشوک جلال، منڈل جنرل سکریٹری کرشنا بھنڈاری، پرکاش بشت، مہیلا مورچہ کے ضلع جنرل سکریٹری گنیش سنگھ، گنیش پانڈھی، گوپش سنگھ، گونڈی کے ضلع جنرل سکریٹری اور دیگر موجود تھے۔ ترنگا یاترا میں ناتھ، بھوپال مہرا، شنکر بشت سمیت متعدد عوامی نمائندے اور کارکنان موجود تھے۔

ریاست کے توانائی کارپوریشنوں کی خدمات کو ضروری خدمات قرار دیتے ہوئے چھ ماہ کی مدت کیلئے ہڑتالوں پر پابندی

دہرہ دون: ریاستی حکومت نے ریاست میں بلاتعطل بجلی کی فراہمی اور توانائی خدمات کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ ایک سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق، اتراکھنڈ جل ودیوت نگم لمیٹڈ (UJVNL)، اتراکھنڈ پاور کارپوریشن لمیٹڈ (UPCL) اور پاور ٹرانسمیشن کارپوریشن آف اتراکھنڈ لمیٹڈ (PITKUL) کی تمام خدمات کو چھ ماہ کی مدت کے لیے ضروری خدمات قرار دیا گیا ہے، اور فوری اثر کے ساتھ چھ ماہ کے لیے ہڑتالوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں، پرنسپل سکریٹری، توانائی، ڈاکٹر آر میناکشی سندرم نے واضح کیا کہ بجلی کی بلاتعطل پیداوار، ترسیل اور تقسیم کے نظام کو برقرار رکھنا عوامی مفاد کے لیے ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ریاستی حکومت نے یہ فیصلہ اتر پردیش مینٹیننس آف ایسنشیل سروسز ایکٹ کے تحت لیا ہے۔ یہ فیصلہ ریاست بھر میں بجلی کی خدمات کے تسلسل کو یقینی بنائے گا، عام لوگوں کو بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنائے گا، اور صنعتی، تجارتی اور گھریلو صارفین کے مفادات کا مؤثر طریقے سے تحفظ کرے گا۔

اتراکھنڈ کی مختلف تنظیموں نے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سے ملاقات کی

نئی دہلی/دہرہ دون: اتراکھنڈ کے ملازمین، نوجوانوں اور بے روزگاروں سے متعلق اہم مسائل کو قومی سطح پر اٹھانے کے مقصد سے، ریاستی کانگریس کے صدر جناب گنیش گوڈیال اور قائد حزب اختلاف شری یشپال آریہ کی قیادت میں اتراکھنڈ کے چار بڑے وفود نے لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہول گاندھی سے ملاقات کی۔ وفد میں اولڈ پنشن بحالی جوائنٹ فرنٹ (OPS/NPS)، UPNL ایمپلائز یونین، نرسنگ ایمپلائیز، اور اتراکھنڈ بے روزگار ایسوسی ایشن کے نمائندے شامل تھے۔ وفود نے جناب راہل گاندھی کو ملازمین، کنٹریکٹ ورکرس، نرسنگ اسٹاف، نوجوانوں اور بے روزگاروں سے متعلق مختلف مسائل اور مطالبات کو تفصیل سے پیش کیا۔ جناب راہل گاندھی نے تمام وفود کے مسائل اور مطالبات کو سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ سنا۔ انہوں نے کہا کہ ان مسائل کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے گا اور پارٹی سطح پر ضروری ہدایات جاری کی جائیں گی تاکہ کانگریس کے آئندہ منشور میں ملازمین، نوجوانوں اور بے روزگاروں سے متعلق ضروری اور اہم مطالبات کو شامل کیا جا سکے۔ وفود نے بتایا کہ پرانے پنشن سسٹم کی بحالی، یو پی این ایل ملازمین کی ریگولرائزیشن اور سروس سے متعلق مسائل، نرسنگ اسٹاف کے مطالبات اور بے روزگار نوجوانوں کی ملازمت اور بھرتی کے مسائل کے حوالے سے دیرینہ جدوجہد جاری ہے۔ اس لیے مسٹر راہل گاندھی کا ان مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنا اتراکھنڈ کے ملازمین اور نوجوانوں کے لیے ایک اہم اور مثبت اقدام ہے۔ اتراکھنڈ بے روزگار ایسوسی ایشن کی جانب سے مسٹر رام کنڈاول، مسٹر سریش سنگھ، مسٹر نتن دتہ، مسٹر بٹو ورما، اور مسٹر وشال موجود تھے۔ یو پی این ایل کے ملازمین کے وفد میں ریاستی صدر مسٹر ونود گوڈیال، ریاستی ایگزیکٹو صدر مسٹر مہیش بھٹ، ریاستی جنرل سکریٹری مسٹر ونے پرساد، مسٹر ہریش کوٹھاری، مسٹر اجے ڈبریال وغیرہ موجود تھے۔

گورو بھارتی شکشا سنستھان کے زیر اہتمام گورنر نے لگائے درخت

دہرہ دون: گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے جمعہ کو لوک بھون میں گورو بھارتی شکشا سنستھان کے زیر اہتمام درخت لگانے کے پروگرام میں شرکت کی۔ یہ پروگرام 2011 سے لے کر اب تک 125,000 درخت لگانے کی تنظیم کی کامیابی کی یاد میں منعقد کیا گیا تھا۔ گورنر نے گزشتہ 15 سالوں میں 125,000 درخت لگانے کے گورو بھارتی شکشا سنستھان کے کارنامے کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہم ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ ساتھ سماجی شراکت اور عوامی بیداری کی ایک بہترین مثال ہے۔ انہوں نے تنظیم کی شجرکاری مہم کی تعریف کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے معاشرے کے ہر طبقے کی فعال شرکت کی ضرورت ہے۔ شجرکاری کے ساتھ ساتھ درختوں کے تحفظ اور فروغ پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ تنظیم کے صدر شری ایس پی سنگھ نے کہا کہ لگائے گئے درخت صرف انسٹی ٹیوٹ کیمپس تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ دون ویلی کے دیہاتوں، بستیوں، اسکولوں، سڑکوں کے کنارے، مندروں اور گھروں کے صحنوں میں بھی لگائے گئے ہیں۔ اس موقع پر، تنظیم نے تیبویا کو دہرادون کا 'میموریل ٹری' قرار دینے اور اسے یادگاری شجرکاری کے لیے نامزد کردہ نسل کے طور پر اپنانے کا مشورہ دیا۔ اس موقع پر گورو بھارتی شکشا سنستھان کے چیئرمین مسٹر ایس پی سنگھ، ایس بی ایس یونیورسٹی کے منیجر مسٹر زوراور سنگھ، مسٹر آلوک الفت، استاد، تھیٹر آرٹسٹ اور ثقافتی کارکن، مسٹر پی کے۔ مہرشی، سابق ہاکی کوچ اور ماہر ماحولیات، اور مسٹر جسوندر سنگھ سوڈان، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ وغیرہ موجود تھے۔

بی جے پی نے شہداء اور بے گھر خاندانوں کو یاد کیا

وبھاجن وبھیشیکا اسمرتی دیوس کی تقریب بی جے پی کے دفتر میں منعقد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) بدھی وہار میں واقع بی جے پی کے ضلع دفتر میں وبھاجن

وبھیشیکا اسمرتی دیوس کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے مہمان خصوصی یوپی سڈکو کے چیئرمین وائی پی سنگھ رہے۔

وائی پی سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ پارٹیشن ہاررس میموریل ڈے منانے کا مقصد ان لوگوں کو یاد کرنا ہے جنہوں نے ملک کی تقسیم کے دوران ہونے والے فسادات میں اپنی جانیں گنوائیں اور ان خاندانوں کو جنہوں نے بے گھر ہونے کا درد جھیلا۔

14 اگست 1947 تاریخ کے ظالم ترین باب کا گواہ ہے جس میں لاکھوں لوگوں کو غیر انسانی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑی تعداد میں لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، جب کہ کروڑوں لوگ اپنے گھر، جائیداد، عزیز واقارب چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ کندرکی کے ایم ایل اے ٹھاکر راموبیر سنگھ نے کہا کہ 14 اگست 1947 ہندوستانی تاریخ کا ایک سیاہ دن تھا۔ اس دن ہندوستان کا جغرافیہ، معاشرہ اور ثقافت تقسیم ہوئی۔ نفرت اور تشدد کی وجہ سے لاکھوں لوگ اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے اور بڑی تعداد میں لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن ہمیں ہندوستان کے لوگوں کی جدوجہد اور قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ ایم ایل اے نے کہا کہ تاریخ ملک کی تقسیم کے درد کو کبھی فراموش نہیں کرے گی، جسے انہوں نے کانگریس کی پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیا۔

وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت پارٹیشن ہاررس میموریل ڈے کے ذریعے اس سانحے کی یادوں کو ملک کے نوجوانوں تک پہنچانے کا کام کررہی ہے، تاکہ ملک کو دوبارہ تقسیم کرنے کی کوشش کرنے والی طاقتیں کامیاب نہ ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ 'ایک ہندوستان، بہترین ہندوستان' ملک کا سب سے بڑا مقصد ہونا چاہئے۔

اس تقریب میں بی جے پی کے ضلع صدر آکاش پال، میئر ونود اگروال، پارس شرما، امت شرما، وکاس گپتا، آدتیہ سنکھدھر، اومپال سینی، روی پاشی، سنجے کشیپ، ببلو جاٹو کے علاوہ دیگر عہدیدار اور کارکنان موجود رہے۔

ہائی وے پر واقع ہوٹل وریسٹورینٹ کی مشکوک سرگرمیاں باعث تشویش

دیوبند کے تعلیمی، تہذیبی اور سماجی ماحول پر منفی اثرات مرتب ہونے کا خطرہ

دیوبند (عارف عثمانی) ہندوستان اور عالمی سطح پر اپنی تعلیمی، دینی اور ثقافتی تہذیب کے لئے مشہور ومعروف بستی دیوبند میں ان دنوں ایک ایسا معاملہ زیر بحث ہے جس نے والدین وسرپرستوں، اساتذہ اور سماجی شخصیات کی تشویش میں اضافہ کردیا ہے۔ دیوبند سے گزرنے والے اسٹیٹ ہائی وے پر واقع ہوٹلوں اور ریسٹورینٹ میں نظر آنے والی مشکوک سرگرمیوں سے متعلق مختلف شکایات سامنے آرہی ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بعض مقامات سے ایسی سرگرمیوں کی خبریں موصول ہورہی ہیں جو اس پورے علاقے کے تعلیمی اور سماجی ماحول پر منفی اثرات مرتب کرسکتی ہیں۔ا

س معاملہ کو لے کر سب سے زیادہ فکرمند والدین ہیں، کیوں کہ جن مقامات سے مشتبہ سرگرمیوں کی اطلاعات مل رہی ہیں ان کے آس پاس اسکول کالج، کوچنگ سینٹر، ہوسٹل اور پرائیویٹ نرسنگ ہوم موجود ہیں جہاں سے یومیہ ہزاروں طلبہ وطالبات گزرتے ہیں۔

والدین وسرپرستوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بہتر تعلیم اور محفوظ ماحول کی وجہ سے دیوبند بھیجتے ہیں اس لئے ان مشکوک سرگرمیوں کی مکمل جانچ ہونی چاہئے۔ مقامی شخصیات کا کہنا ہے کہ اس طرح کی سرگرمیوں کی متعلقہ محکموں کو جانچ کرنی چاہئے، ان کا کہنا ہے کہ نگراں اداروں اور جانچ ایجنسیوں کی نظر اس طرف کیوں نہیں گئی۔

سماجی کارکنان کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کو وقتاً فوقتاً اس طرح کے ہوٹلوں وریسٹورینٹ کی جانچ کرنی چاہئے تاکہ کسی بھی طرح کی غیرقانونی سرگرمیوں کو روکا جاسکے۔ اگر جانچ کے دوران کوئی بے ضابطگی یا غیرقانونی سرگرمی ثابت ہوتی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی ہونی چاہئے اور ساتھ ہی ساتھ الزامات غلط ثابت ہونے پر عوام کے شک وشبہات کو بھی دور کرنا چاہئے۔ دیوبند کے عوام کو امید ہے کہ اس شہر کی ساکھ طلبہ کے مستقبل اور سماجی ماحول کے مدنظر اعلیٰ افسران اس معاملہ پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ دیوبند چونکہ ہمیشہ سے علم وتہذیب کا گہوارہ رہا ہے اس لئے بستی کا ہر باشندہ چاہتا ہے کہ اس شہر کی شناخت کو برقرار رکھنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے جائیں۔

اردو اکادمی، اے ایم یو کے زیر اہتمام ہفت روزہ ریفریشر کورس کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچا

علی گڑھ، (پریس ریلیز) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اردو اساتذہ (سی پی ڈی یو ٹی، اردو اکادمی) کے زیر اہتمام اردو اساتذہ کے لیے منعقدہ ہفت روزہ ریفریشر کورس کامیابی کے ساتھ تکمیل کو پہنچا۔ اختتامی اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر نے شرکت کی۔ مرکز پیشہ وارانہ فروغ برائے اردو اساتذہ کے ڈائریکٹر پروفیسر زبیر شاداب خان نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ 'جدید طریقہ تدریس' کے موضوع پر آراستہ ہفت روزہ ریفریشر کورس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر عاصم ظفر نے کہا کہ معاشرے کی تعمیر وترقی میں اساتذہ کا ہمیشہ سے کلیدی کردار رہا ہے۔ سماج میں طلبہ وطالبات کی تعلیم وتربیت کے لیے ان کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ ایک بہتر تعلیمی سماج کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ اس کے اساتذہ جدید طریقہ تدریس سے واقف ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ اساتذہ نے اس ہفت روزہ تربیتی پروگرام سے استفادہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا

کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے منسلک اسکولوں کی ایک الگ پہچان رہی ہے اور یہاں کے اساتذہ کا ہمیشہ سے ایک بلند معیار بھی رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان اسکولوں میں داخلہ ٹیسٹ کے لیے طلبہ کی تعداد میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔ پروفیسر زبیر شاداب خان نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ استاذ کی بنیادی ذمہ داری طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی ہے تاکہ وہ ملک وقوم کی ترقی میں نہ صرف کلیدی کردار ادا کرسکیں بلکہ ایک مہذب شہری ہونے کی حیثیت سے معاشرے کی بہتر تشکیل کے لیے ہمہ وقت عمل پیرا بھی رہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اردو کے اساتذہ ہر لحاظ سے دوسری ترقی یافتہ زبانوں کے اساتذہ جیسے ہی ترقی یافتہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس ریفریشر کورس کی اصل کامیابی یہ ہے کہ اردو کے اساتذہ جدید طریقہ تدریس سے مستفید ہوئے۔ آج اساتذہ کی سب سے بڑی ذمہ داری طلبہ و طالبات کی بہتر تعلیم وتربیت ہے۔ ایک اعلیٰ اور کامل استاذ کی پہچان بھی یہی ہے کہ وہ تندہی سے اپنی تدریسی خدمات کو انجام دے۔ ریفریشر کورس کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر مشتاق صدف نے کہا کہ تدریس کا پیشہ ایک چراغ کی مانند ہے جو عملی طور پر انسان کی تاریک راہوں کو روشن کرتا ہے۔ انہوں نے اس ہفت روزہ تربیتی پروگرام کی شاندار کامیابی پر ڈائریکٹر اردو اکادمی پروفیسر زبیر شاداب خان کی خصوصی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے مہمان خصوصی، اے ایم یو رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر اور تمام اساتذہ کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی تقریب میں سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز) کے استاذ ڈاکٹر محمد معروف اور منٹو سرکل کی استانی محترمہ فوزیہ نگہت نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر عاصم ظفر کے بدست اساتذہ کو اسناد اور بطور تحفہ اردو کی دو کتابیں پیش کی گئیں۔ ریفریشر کورس میں متعدد ماہرین زبان و ادب نے مختلف موضوعات پر لیکچرز دیے جن میں پروفیسر قاضی جمال حسین، پروفیسر غضنفر علی، پروفیسر نسرین، پروفیسر سراج اجملی، پروفیسر ارمان رسول فریدی، پروفیسر ساجد جمال، پروفیسر زبیر شاداب خان، ڈاکٹر مسعود علی بیگ وغیرہ شامل تھے۔ اس ریفریشر کورس میں اے ایم یو گرلز اسکول، راجہ مہندر پرتاپ سنگھ اے ایم یو سٹی اسکول، عبداللہ اسکول سینئر سیکنڈری اسکول گرلز، سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز)، اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول (گرلز)، ایس ٹی ایس اسکول (منٹو سرکل)، اے ایم یو اے بی کے ہائی اسکول (بوائز)، اے ایم یو سٹی گرلز ہائی اسکول، احمدی اسکول فار ویژولی چیلنجڈ کے اساتذہ نے حصہ لیا۔

ڈویزنل کمشنر انجنیا کمار سنگھ کی ڈیپوٹیشن کی مدت ختم

مزید حکومتی احکامات کا انتظار، ان کی ڈیپوٹیشن میں اب تک سات بار توسیع کی جاچکی ہے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مرادآباد ڈویزن کے ڈویژنل کمشنر اور 2005 بیچ کے سکم کیڈر کے آئی اے ایس افسر انجنیا کمار سنگھ کی موجودہ میعاد 14 اگست 2026 بروز جمعہ کو ختم ہوگئی۔ انتظامی حلقوں میں اس بات پر بحث جاری ہے کہ ان کی ڈیپوٹیشن میں توسیع کی جائے گی یا نہیں۔ فی الحال حکومت کی طرف سے توسیع کے حوالے سے کوئی نیا سرکاری حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔

انجنیا کمار سنگھ نے 2015 میں سکم کیڈر سے ڈیپوٹیشن پر اتر پردیش میں شمولیت اختیار کی۔ اس عرصے کے دوران وہ بلندشہر، فتح پور اور رام پور سمیت مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے۔ رام پور کے ضلع مجسٹریٹ کے طور پر خدمات انجام دیتے ہوئے، انہوں نے 2019 میں ایس پی لیڈر اعظم خان کے خلاف انتظامی کارروائی کرنے پر کافی توجہ حاصل کی۔

مارچ 2021 میں ترقی کے بعد انہیں مرادآباد ڈویزن کا ڈویژنل کمشنر مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد سے وہ مسلسل اس عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی ڈیپوٹیشن میں اب تک سات بار توسیع کی جا چکی ہے۔ اگر یہ توسیع دی جاتی ہے تو یہ ان کی آٹھویں توسیع ہوگی۔ ان کی ڈیپوٹیشن کی مدت ختم ہونے کے ساتھ، اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آیا انجنیا کمار سنگھ کو اتر پردیش میں ایک اور توسیع ملے گی یا سکم میں اپنے اصل کیڈر میں واپس آئیں گے۔ بتایا جاتا ہے کہ توسیع سے متعلق تجویز کو حکومتی سطح پر بھیج دیا گیا ہے، اور اب فیصلہ کا انتظار ہے۔ فی الحال ڈویژنل کمشنر انجنیا کمار سنگھ 14 اگست کے بعد چھٹی پر ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ حکومت کی جانب سے موصول ہونے والے کسی بھی نئے احکامات یا ہدایات کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔ انجنیا کمار سنگھ مرادآباد ڈویژن میں ترقیاتی کاموں اور انتظامی سرگرمیوں میں اپنے فعال کردار کے لیے جانے جاتے ہیں۔ اب سبھی کی نظریں حکومت کے اگلے حکم پر ہیں کہ آیا انہیں آٹھویں توسیع ملے گی یا اتر پردیش میں ان کی طویل ڈیپوٹیشن کی مدت ختم ہو جائے گی۔ وہ سابق کابینہ وزیر اعظم خان کو لے کر زیر بحث رہے ہیں۔

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے دوسروں کو سکھائے

محفل حسن قرأت وبزم نعت نبی ﷺ کا انعقاد

دیوبند: (عارف عثمانی)

جمعیۃ علماء حلقہ چرتھاول کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان محفلِ حسن قرأت و بزمِ نعتِ نبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ نورانی پروگرام موضع ہیبت پور کی مکہ مسجد (چرتھاول) میں عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔

اس بابرکت محفل کی صدارت جمعیۃ علماء مغربی اتر پردیش کے سکریٹری مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے کی جبکہ محفل کی نظامت کے فرائض معروف ناظم قاری طارق آزاد نے انجام دیے۔ محفل کا آغاز دارالعلوم جلال آباد کے استاد قاری محمد جنید کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ اپنے صدارتی خطاب میں مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے کہا کہ حدیث میں آتا ہے (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے

دوسروں کو سکھائے) کی روشنی میں تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے معاشرے میں قرآنِ کریم کی تعلیمات کو عام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام میں ملک کے جید قراء وعلمائے کرام نے بطورِ خاص شرکت کی، جن میں قاری محمد اسلم گڑھی دولت، قاری محمد اسرار، قاری جنید چرتھاولی، مولانا احسان الحق قاسمی، مولانا محمد راغب، قاری عادل ہاشمی اور قاری محبوب الحسن کے نام نمایاں ہیں۔ اس موقع پر چرتھاول اور ارد گرد کے علاقوں سے آئے ہوئے عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کا اختتام ملک وملت کی ترقی اور امن وامان کے لیے دعا پر ہوا۔

71 گاؤں کا بدلے گا ترقیاتی منظرنامہ

ماسٹر پلان ان کے مستقبل کا تعین کرے گا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) شہر کی توسیع کے ساتھ ہی آس پاس کے 71 ریونیو دیہات کی ترقی کی سمت بھی بدلنے والی ہے۔ مرادآباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) کے مجوزہ توسیعی ترقیاتی علاقے کے لیے ایک نیا ماسٹر پلان تیار کیا جا رہا ہے، جو تقریباً 146 مربع کلومیٹر پر محیط ہے۔

فی الحال توسیع شدہ علاقے میں فیلڈ سروے اور تکنیکی مطالعات جاری ہیں۔ یہ آبادی، سڑکوں کے نیٹ ورک، موجودہ زمین کے استعمال، نکاسی آب، عوامی سہولیات، صنعتی اور تجارتی سرگرمیاں، اور ترقی کی صلاحیت کا جائزہ لے رہا ہے۔ مجوزہ ترقیاتی علاقے میں امروہہ، کانٹھ، مرادآباد اور سنبھل تحصیلوں کے کل 71 گاؤں شامل ہیں۔ ماسٹر پلان موجودہ صنعتی اکائیوں، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، تجارتی اداروں اور رہائشی علاقوں کا بھی مطالعہ کررہا ہے۔ ماسٹر پلان پر عمل درآمد کے بعد مختلف ترقیاتی منصوبوں کی منظوری بشمول عمارتوں کے نقشے، نئی کالونیاں، رہائشی منصوبے، صنعتی یونٹس اور تجارتی اداروں کی منظوری زمین کے استعمال کی بنیاد پر دی جائے گی۔ اس لیے ان گاؤں میں زمین خریدنے اور اس میں سرمایہ کاری کرنے والے بھی مجوزہ ماسٹر پلان پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ حکام اور ماہرین کے مطابق تقریباً 146 مربع کلومیٹر کے رقبے کے لیے تیار کیا جا رہا یہ ماسٹر پلان مرادآباد کے منصوبہ بند شہری توسیع، انفراسٹرکچر اور زمین کے متوازن استعمال کی مستقبل کی سمت طے کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

معذور جوڑوں کو 35000 روپے تک دی جائے گی مراعات

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) معذور افراد کو بااختیار بنانے کے محکمے کی میرج انسینٹو ایوارڈ اسکیم کے تحت، اہل معذور جوڑوں کو 15,000 سے 35,000 روپے تک کی مراعات دی جائیں گی۔ ڈسٹرکٹ ڈس ایبلٹی ایمپاورمنٹ آفیسر وجے کمار یادو نے بتایا کہ 15,000 روپئے دیے جائیں گے اگر صرف نوجوان معذور ہے، 20,000 روپئے صرف نوجوان عورت کے معذور ہونے پر اور 35,000 روپئے اگر دونوں معذور ہیں۔ اسکیم کے لیے نوجوان کی عمر 21 سے 45 سال کے درمیان اور نوجوان عورت کی عمر 18 سے 45 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ جوڑے میں سے کوئی بھی انکم ٹیکس دہندہ نہیں ہونا چاہیے۔ چیف میڈیکل آفیسر کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کے لیے کم از کم 40 فیصد مستقل معذوری کی ضرورت ہوتی ہے۔ شادی پچھلے یا موجودہ مالی سال میں ہوئی ہو گی۔

ایک مشترکہ تصویر، شادی کا سرٹیفکیٹ، عمر اور آمدنی کا سرٹیفکیٹ، معذوری کا سرٹیفکیٹ، رہائش کا سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، اور ذات کا سرٹیفکیٹ، اگر ضرورت ہو تو، درخواست کے ساتھ جمع کرنا ضروری ہے۔ جوڑے کا قومی بینک میں مشترکہ بچت کھاتہ بھی ہونا چاہیے۔ محکمہ کے آن لائن پورٹل پر درخواست دینے کے بعد، اہل جوڑے ہارڈ کاپیوں میں درخواست فارم اور خود تصدیق شدہ دستاویزات کو مرادآباد کے وکاس بھون میں ڈسٹرکٹ ڈس ایبلٹی ایمپاورمنٹ آفیسر کے دفتر میں جمع کر سکتے ہیں۔

اے ایم یو کی این ایس ایس اکائی کی جانب سے یومِ آزادی کے موقع پر حب الوطنی پر مبنی پروگراموں کا اہتمام

علی گڑھ، (پریس ریلیز) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی نیشنل سروس اکائی (این ایس ایس) نے یومِ آزادی کے موقع پر تخلیقی و بیداری پروگراموں کا ایک سلسلہ منعقد کیا، جن کا مقصد حب الوطنی، سماجی ذمہ داری، صحت مند طرزِ زندگی اور ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام میں ایک پینٹنگ مقابلے کا بھی اہتمام کیا گیا، جس کا افتتاح دفتر رابطہ عامہ کی ممبر انچارج پروفیسر وبھا شرما نے کیا۔ انہوں نے طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ آرٹ حب الوطنی، سماجی ذمہ داری اور مثبت خیالات کے اظہار کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ ڈاکٹر اظہر جمیل، سابق پرنسپل، یونیورسٹی پولی ٹیکنک بوائز نے مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی، جبکہ کِڈز پبلک اسکول کے منیجر ڈاکٹر کرامت علی مہمان ذی وقار تھے۔ ''منشیات سے پاک اے ایم یو'' کے موضوع پر بیداری لیکچر اے ایم یو کے رابطہ عامہ افسر جناب عمر پیرزادہ نے دیا۔ انہوں نے منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے طلبہ کو صحت مند اور نظم وضبط پر مبنی طرزِ زندگی اپنانے کی ترغیب دی۔ انہوں نے منشیات سے پاک کیمپس اور معاشرے کے قیام میں نوجوانوں کے کردار کو اہم قرار دیا۔ ''ایک پیڑ ماں کے نام'' مہم کے تحت شجرکاری کا بھی اہتمام کیا گیا۔ پروفیسر وبھا شرما، مسٹر عمر پیرزادہ، انجینئر طاہر احمد، ڈاکٹر عبدالجبار، مسٹر محمد نعیم، مسٹر ارشاد احمد (آرگنن انسٹی ٹیوٹ)، اور سماجی کارکن مسٹر عمران منٹو نے پودے لگائے۔ یہ پروگرام این ایس ایس کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد محسن خان کی قیادت میں منعقد کیا گیا۔ طلبہ، اساتذہ، این ایس ایس رضاکاروں اور سماجی کارکنوں نے ان سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لیا۔

سیاسی میدان میں پنجابی سماج کو مسلسل نظرانداز کیا جارہا ہے

پنجابی سماج کے وفد نے کی فیڈریشن آف پنجابی ایسوسی ایشن کے قومی صدر سے ملاقات

دیوبند (عارف عثمانی)

پنجابی سماج کے اراکین نے فیڈریشن آف پنجابی ایسوسی ایشن کے قومی صدر وریندر مہتا اور قومی جنرل سکریٹری سنیل مہتا سے نوئیڈا میں ملاقات کی تاکہ پنجابی سماج کو مضبوط کیا جا سکے اور اس وقت سماج کو درپیش مسائل پر غور کیا جا سکے۔ پنجابی سماج کے سرپرست سیٹھ کلدیپ کمار اور صدر ستیش گرددھر کی قیادت میں نوئیڈا میں منعقدہ پروگرام میں پہنچے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر ستیش گرددھر نے کہا کہ پنجابی سماج کاروباری اور سماجی میدان میں اہم کردار ہے لیکن سیاسی میدان میں سماج کو مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ فیڈریشن آف پنجابی ایسوسی ایشن کے قومی صدر وریندر مہتا نے کہا کہ فیڈریشن پنجابی سماج کو متحد کرنے اور سماج کی آواز کو حکومت و انتظامیہ تک پہنچانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ پروگرام میں اتر پردیش اسمبلی کے اسپیکر ستیش مہانا، ہریانہ اسمبلی کے اسپیکر کرشن لال مڈھا، سابق گورنر جگدیش مکھی، ایم پی مہیش شرما، ایم ایل اے راجیو گمبر نے بھی شرکت کی۔ اس دوران شیام لال بھارتی، گرجوت سنگھ سیٹھی، سنجے سلوجا، موہت ملہوترا وغیرہ موجود تھے۔

اتحاد اور سالمیت کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے

ترنگا ہر گھر مہم کے تحت تعلیمی اداروں میں منعقدہ تقریب کے دوران ترنگا ریلیاں نکالی گئیں

دیوبند: (عارف عثمانی)

دیوبند ترنگا ہر گھر مہم کے تحت تعلیمی اداروں میں منعقدہ تقریب کے دوران ترنگا ریلیاں نکالی گئیں۔

جمعہ کو ایچ اے وی انٹر کالج میں منعقدہ پروگرام میں پرنسپل ہیم سنگھ اور بی جے پی کے شہر صدر ارون گپتا نے کہا کہ ہمیں اپنے ملک کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ امریش تیاگی، شیوم تیاگی اور وجیندر چودھری وغیرہ موجود تھے۔

لالہ پورن چند ساہنی میموریل انٹر کالج کے طلباء اور تروینی شوگر کے ملازمین نے مشترکہ طور پر نور پور گاؤں میں ترنگا ریلی نکالی۔ یونٹ ہیڈ پشکر مشرا، منیجر گریش کوہلی اور پرنسپل سنیتا شاہی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ر

یلی میں مدھولیکا تنور، کلدیپ سنگھ، رام کمار اور راجیو کمار وغیرہ موجود تھے۔ شری رام کرشنا یوگا شرم انٹر کالج کے طلباء نے ترنگا ریلی نکالی۔ پرنسپل ارون گوئل نے بچوں کو پارٹیشن ہاررس ڈے کے بارے میں آگاہ کیا۔

شہر میں ہائی الرٹ، 3400 پولیس اہلکار اور ڈاگ اسکواڈ تعینات

یومِ آزادی کی تیاریوں کے پیشِ نظر ممبئی میں سکیورٹی سخت، ریلوے اسٹیشنوں اور بھیڑ بھاڑ والے مقامات پر خصوصی نگرانی

ممبئی: 80ویں یومِ آزادی کی تقریبات سے قبل چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے کو قومی ترنگے کے رنگوں سے روشن کیا گیا۔ گورنمنٹ ریلوے پولیس نے ممبئی کے بڑے ریلوے اسٹیشنوں پر سکیورٹی چیکنگ میں اضافہ کر دیا ہے۔ پولیس ٹیمیں اور ڈاگ اسکواڈ مشتبہ بیگ، سامان اور دیگر ممکنہ خطرات کی جانچ کر رہے ہیں۔ جہاں مسافروں کی آمد و رفت زیادہ ہے، ان اسٹیشنوں پر خصوصی نگرانی کی جا رہی ہے۔ بیگ اور ہتھیاروں کی تلاشی بھی مزید سخت کر دی گئی ہے۔ اہم ریلوے اسٹیشنوں پر ریلوے سکیورٹی اور گشت کرنے والی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں، جبکہ اینٹی ٹیررسٹ سیل اور اینٹی ٹیررازم برانچ کے اہلکار بھی سکیورٹی انتظامات کا حصہ ہیں۔ تقریباً ۵۶ ریکوئیک رسپانس ٹیم اہلکار اور ۶۲ ریلوے کرائم پریوینشن اہلکار بھی تعینات کیے گئے ہیں۔ ٹرمینل ریلوے اسٹیشنوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے اور داخلے وخروج کے مقامات پر اضافی چیکنگ اور نگرانی کی جا رہی ہے۔ دادر، بوریولی اور اندھیری ریلوے اسٹیشنوں کو اہم مقامات کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے، جہاں سکیورٹی ٹیمیں مسلسل نگرانی کر رہی ہیں۔ ریلوے اسٹیشنوں اور دیگر حساس مقامات پر ڈاگ اسکواڈ بھی تلاشی لے رہے ہیں۔ پورے شہر میں مقامی پولیس کی گشت بھی بڑھا دی گئی ہے۔ خواتین مسافروں کے لیے بھی خصوصی سکیورٹی انتظامات کیے گئے ہیں۔ صبح 9 بجے سے شام 6 بجے تک پولیس اہلکار خواتین کے کوچز میں گشت کریں گے تاکہ خواتین مسافروں کی سکیورٹی یقینی بنائی جا سکے۔ یومِ آزادی کے سکیورٹی انتظامات کے لیے ممبئی بھر میں تقریباً ۳۴۰۰ پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ پولیس کی مدد کے لیے تقریباً 1600 ہوم گارڈز اور 150 مہاراشٹر اسٹیٹ سکیورٹی کارپوریشن (MSF) کے اہلکار بھی تعینات ہوں گے۔

پولیس ٹیموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بھیڑ والے مقامات اور ٹرانسپورٹ مراکز پر مکمل چوکس رہیں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی، لاوارث سامان یا دیگر سکیورٹی خدشات کی صورت میں فوری کارروائی کریں۔ جی آر پی کمشنر راکیش کلا ساگر نے کہا کہ یومِ آزادی سے قبل پورے ریلوے نیٹ ورک میں سکیورٹی انتظامات مزید مضبوط کر دیے گئے ہیں۔ یہ اضافی سکیورٹی انتظامات 15 اگست کو یومِ آزادی کی تقریبات تک جاری رہیں گے۔

مراٹھی تربیت کی آخری تاریخ میں تین ماہ کی توسیع کا مطالبہ

تقریباً 60 سے 70 فیصد ڈرائیور مراٹھی سے نابلد، زبان سیکھنے کے لیے مناسب تربیت درکار، یونین وزیرِ ٹرانسپورٹ سے رجوع

ممبئی: ممبئی آٹو رکشا-ٹیکسی مین یونین نے مہاراشٹر کے وزیرِ ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائیک سے مطالبہ کیا ہے کہ آٹو رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے لازمی عملی مراٹھی زبان کی تربیت مکمل کرنے کی آخری تاریخ میں تین ماہ کی توسیع کی جائے۔ یونین کے صدر ششانک راؤ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ آخری تاریخ اور دستیاب تربیتی مراکز کی تعداد ریاست کے بڑے کمرشل ڈرائیور طبقے کو تربیت دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے آٹو رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کے لیے عملی مراٹھی زبان کی تربیت مکمل کرنے کی آخری تاریخ 15 اگست 2026 مقرر کی ہے۔ یونین کا کہنا ہے کہ مقررہ مدت تک تربیت مکمل نہ کرنے والے ڈرائیوروں کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے۔ یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ تین ماہ کی مجوزہ توسیع کے دوران ڈرائیوروں کے خلاف تادیبی کارروائی روک دی جائے۔ یونین کے مطابق ممبئی میٹروپولیٹن ریجن (MMR) میں آٹو رکشا اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی تعداد 5 لاکھ سے زیادہ ہے، جبکہ پورے مہاراشٹر میں ایسے ڈرائیوروں کی تعداد 15 لاکھ سے زائد ہے۔ یونین کا دعویٰ ہے کہ ان میں تقریباً 60 سے 70 فیصد ڈرائیور مراٹھی نہیں بولتے اور انہیں عملی مراٹھی سیکھنے کے لیے مناسب تربیت درکار ہے۔ یونین کے مطابق کسی ڈرائیور کو عملی مراٹھی سیکھنے میں تقریباً تین سے چار ہفتے لگ سکتے ہیں۔ ایسے میں موجودہ مدت کے اندر پوری ڈرائیور برادری کو تربیت دینا مشکل ہے۔ یونین نے محکمہ ٹرانسپورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ فعال مراٹھی تربیتی مراکز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ ڈرائیور مقررہ کورس مکمل کر سکیں۔ اس کے علاوہ پورے مہاراشٹر میں مستقل مراٹھی تربیتی مراکز قائم کرنے کی بھی اپیل کی گئی ہے، تاکہ مستقبل میں نئے لائسنس حاصل کرنے والے ڈرائیور بھی مستقل بنیادوں پر زبان کی تربیت حاصل کر سکیں۔ یونین نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ جن ڈرائیوروں کے مراٹھی تربیتی سرٹیفکیٹ ابھی زیرِ التوا ہیں، ان کے لیے محکمہ ٹرانسپورٹ کی معمول کی خدمات کو روکا یا تاخیر کا شکار نہ کیا جائے۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے سوئمنگ پولز کو پانی کی سپلائی بحال کرنے کا فیصلہ افسوس ناک ہے: ضمیر قریشی

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی طرف سے شہر ومضافات میں واقع سوئمنگ پولز میں پانی کی سپلائی بند کرنے کے بعد دوبارہ پانی کی سپلائی بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس کی اے آئی ایم آئی ایم کے وارڈ نمبر 136 سے کارپوریٹر اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ضمیر قریشی نے مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اس فیصلے کو ممبئی کے عام عوام کے خلاف قرار دیا ہے۔ ضمیر قریشی نے کہا کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے سوئمنگ پولز کو پانی کی سپلائی بحال کرنے کا فیصلہ افسوس ناک ہے، کیونکہ آج بھی ممبئی شہر میں 10 فیصد پانی کی کٹوتی نافذ ہے۔ اس کے باوجود بی ایم سی میں برسرِ اقتدار بی جے پی اتحاد نے سوئمنگ پولز میں پانی کی سپلائی بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بی ایم سی میں برسرِ اقتدار جماعتیں غریبوں کے ساتھ ہیں یا امیر لوگوں کے ساتھ؟ انہوں نے کہا کہ ممبئی شہر اور مضافات میں جو سوئمنگ پولز ہیں، ان میں آپ دیکھیں گے کہ کوئی غریب کا بچہ نہیں جا پاتا ہے۔ ایسے میں جب عام شہری پانی کی قلت کا سامنا کر رہے ہیں، سوئمنگ پولز میں پانی کی سپلائی بحال کرنا عام عوام کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اس کے ساتھ ضمیر قریشی نے ممبئی میونسپل کمشنر سے پانی کے بل کی ادائیگی کے سسٹم کو عام شہریوں کے لیے آسان بنانے کے لیے ڈیجیٹل بل ڈیلیوری سسٹم ممبئی شہر میں شروع کرنے کی تجویز پیش کی ہے، تاکہ ڈیجیٹل طریقے سے لوگوں تک پانی کے بل پہنچ سکیں اور وہ آسانی سے اپنے پانی کے بل وقت پر جمع کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ممبئی شہر ومضافات کی سلمز میں لوگوں کے بل ان کے پتے پر بروقت نہیں پہنچ پاتے ہیں، جس کی وجہ سے عام شہریوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ چاہتے ہوئے بھی وقت پر پانی کے بل ادا نہیں کر پاتے۔ ضمیر قریشی نے کہا کہ ہمارے وزیرِ اعظم ڈیجیٹل انڈیا کی بات کرتے ہیں، لہٰذا ہمارا کہنا ہے کہ میونسپل کمشنر متعلقہ محکمے کے افسران کو ہدایت دیں کہ وہ اس تجویز پر غور کریں اور پائلٹ بیسس پر اس کی شروعات ایم ایسٹ سے کی جائے، اس کے بعد اسے پورے ممبئی شہر میں متعارف کرایا جائے۔ پانی کے کنکشن میں درپیش مشکلات کے تعلق سے پوچھنے پر ضمیر قریشی نے کہا کہ ہم نے میونسپل ایڈمنسٹریشن سے پانی کے کنکشن کے سسٹم کو آسان بنانے کی اپیل کی ہے اور اس کے لیے ون ونڈو ون پرمیشن سسٹم شروع کرنے کی تجویز دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سسٹم کے شروع ہونے سے عام شہریوں کو پانی کا کنکشن حاصل کرنے کے لیے مختلف دفاتر کے چکر نہیں لگانے پڑیں گے اور پانی کے کنکشن سے متعلق کارروائی کو آسان اور تیز بنایا جا سکے گا۔

کوسٹل روڈ سے تانبے کے کیبل چوری

چار شاطر ملزم گرفتار، ایک نابالغ بھی حراست میں

ممبئی: تارڈیو پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع ممبئی کوسٹل روڈ سے اسٹریٹ لائٹنگ میں استعمال ہونے والی تانبے کی کیبل چوری کرنے کے الزام میں پولیس نے چار افراد کو گرفتار جبکہ ایک نابالغ کو حراست میں لیا ہے۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ واردات کا معاملہ 48 گھنٹوں کے اندر حل کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق چوری کی واردات 12 اگست کی صبح 3 بجے سے 3:15 بجے کے درمیان این ایس سی آئی ڈوم کے قریب دھرم ویر سوراجیہ رکشک چھترپتی سمبھاجی مہاراج مارگ، یعنی ممبئی کوسٹل روڈ پر ہوئی۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق 36 سالہ طوفان کمار سدرشن پانڈا نے اطلاع دی کہ نامعلوم افراد نے اسٹریٹ لائٹ کے کھمبوں نمبر 725 اور 728 کے درمیان بچھائی گئی نیلے پی وی سی کور والی چار کور تانبے کی کیبل کاٹ کر چوری کر لی۔ پولیس کے مطابق کیبل 35 مربع ملی میٹر موٹا تھا اور KEI برانڈ کا تھا۔ چوری شدہ کیبل کی مجموعی مالیت تقریباً 2.62 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ تارڈیو پولیس نے اس معاملے میں بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 303(2) کے تحت مقدمہ درج کیا۔ تفتیش کے دوران پولیس ٹیم نے علاقے کے سی سی ٹی وی فوٹیج، تکنیکی معلومات اور مخبروں سے حاصل معلومات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر دلیپ تاہے اور پولیس سب انسپکٹر پردیپ مراٹھے کی قیادت میں ٹیم نے ورلی اور کلیان میں کارروائی کی۔ پولیس نے جن چار ملزمان کو گرفتار کیا ہے، ان کی شناخت حسین قادر شیخ عرف چوکو (39)، نور محمد امیر خان (19)، امان بلال شیخ (22) اور ذاکر شبیر شیخ (19) کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق پہلے تین ملزمان ورلی کے رہائشی اور ماہی گیری سے وابستہ ہیں، جبکہ ذاکر شیخ کلیان ایسٹ کا رہائشی بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ورلی سے ایک نابالغ کو بھی حراست میں لیا گیا ہے۔ اسے جووینائل جسٹس بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

وزیرِ اعلیٰ فڑنویس کے ہورڈنگز سے ابھیجیت دپکے نالاں

بڑے بینرز لگانے کی کیا ضرورت؟ یہ رقم اسکولوں کی حالت بہتر بنانے پر خرچ ہو سکتی تھی: دپکے

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیرِ اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے بڑے بڑے ہورڈنگز اور بینرز پر کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بانی اور قومی کنوینر ابھیجیت دپکے نے سوال اٹھائے ہیں۔ دپکے نے جمعہ کو مہاراشٹر پہنچنے کے بعد ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے ریاستی حکومت پر تنقید کی۔ دپکے نے کہا کہ وہ اپنے آبائی شہر چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد) پہنچے ہیں اور جہاں بھی نظر ڈال رہے ہیں، وہاں وزیرِ اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے بینرز دکھائی دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترنگا ریلی کا انعقاد خوش آئند ہے، لیکن ہر جگہ اتنے بڑے بڑے بینرز لگانے کی کیا ضرورت؟ یہ رقم اسکولوں کی حالت بہتر بنانے پر خرچ ہو سکتی تھی۔ ابھیجیت دپکے نے بینرز اور ہورڈنگز پر ہونے والے اخراجات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ رقم دیہی علاقوں کے اسکولوں کی حالت بہتر بنانے کے لیے استعمال کی جا سکتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف مہاراشٹر کے دیہی علاقوں میں طلبہ اسکول پہنچنے کے لیے بہتر سڑکوں کا مطالبہ کر رہے ہیں، جبکہ دوسری طرف چھترپتی سمبھاجی نگر شہر کو وزیرِ اعلیٰ کے بڑے بڑے بینرز سے بھر دیا گیا ہے۔ دپکے نے رائے گڑھ میں طالبات کی جانب سے خراب سڑکوں کا مسئلہ اٹھائے جانے کا حوالہ بھی دیا۔ ان کے مطابق اس کے بعد ناسک سے بھی اسی طرح کی شکایت سامنے آئی تھی۔ ابھیجیت دپکے بنیادی طور پر چھترپتی سمبھاجی نگر (سابق اورنگ آباد) کے رہنے والے ہیں۔ وہ صحت یابی کے بعد دہلی کے دورے پر گئے تھے اور جمعہ کو مہاراشٹر واپس پہنچے۔ ان کی قیادت والی CJP نے ستمبر سے کیا بولتی پبلک مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دپکے حالیہ عرصے میں اپنی سیاسی سرگرمیوں اور نوجوانوں سے متعلق مہمات کے باعث خبروں میں رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق CJP نے فی الحال انتخابی سیاست میں براہِ راست اترنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔

موٹر سائیکل سے رہائشی کو کچل دیا

معمولی تکرار خونی واردات میں تبدیل، ملزم گرفتار

ممبئی: نہرو نگر علاقے میں معمولی تنازع کے بعد مبینہ طور پر موٹر سائیکل سے ٹکر مار کر ایک شخص کو ہلاک کرنے کے الزام میں پولیس نے 44 سالہ شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 12 اگست کی رات تقریباً 10:45 بجے دسنت نگر، ٹھکر بابا کالونی میں واقع تروینی بار کے قریب پیش آیا۔ پولیس کو دی گئی شکایت کے مطابق 21 سالہ ویلڈر ہیمنت کشور بالوتھیا اور اس کے دوست للت ٹنگاریا ملزم کے ساتھ کسی بات پر بحث میں الجھ گئے۔ بحث کے بعد ملزم اپنی موٹر سائیکل پر سوار ہوا اور مبینہ طور پر تیز رفتاری سے ٹنگاریا کی جانب آیا اور اسے جان بوجھ کر موٹر سائیکل سے ٹکر مار دی۔ حادثے میں ٹنگاریا کے سر، پیٹ اور ٹانگوں پر شدید چوٹیں آئیں۔ بعد میں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ بالوتھیا کی شکایت پر 13 اگست کو نہرو نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS)، 2023 کی دفعہ 103(1) (قتل)، 109(1)، 281 (لاپرواہی اور تیز رفتاری سے گاڑی چلانا) اور 352 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اس کے علاوہ خطرناک ڈرائیونگ سے متعلق موٹر وہیکلز ایکٹ کی دفعہ 184 بھی عائد کی گئی ہے۔

مبارک خان این سی پی اقلیتی شعبہ کے قومی ورکنگ صدر مقرر

پارٹی نے شکیل شیخ کی ممبئی اقلیتی شعبہ کے ورکنگ صدر کی تقرری بھی ختم کر دی

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) نے تنظیمی سطح پر اہم فیصلہ کرتے ہوئے شہر کے سینیئر مسلم سیاستداں مبارک خان کو پارٹی کے قومی اقلیتی شعبہ کا قومی ورکنگ صدر مقرر کیا ہے۔ یہ تقرری فوری اثر سے نافذ العمل ہوگی۔ پارٹی کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق یہ تقرری پارٹی سربراہ شرد چندر پوار کی منظوری اور رضامندی سے عمل میں آئی ہے۔ اس کا اعلان پارٹی کے قومی ترجمان و قومی جنرل سکریٹری اور اقلیتی شعبہ کے انچارج نسیم صدیقی نے کیا۔ نئی ذمہ داری کے تحت مبارک خان کو ممبئی، مہاراشٹر اور گوا میں اقلیتی شعبہ کے تنظیمی امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ وہ ان علاقوں میں پارٹی کے اقلیتی شعبہ کو مضبوط بنانے، تنظیمی اجلاس اور پروگرام منعقد کرنے، عہدیداران و کارکنان سے رابطہ قائم کرنے اور شعبہ کو مزید فعال و منظم کرنے کے لیے کام کریں گے۔ این سی پی ممبئی اقلیتی شعبہ کے صدر رشید خان نے اس تقرری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ مبارک خان کی قیادت میں اقلیتی شعبہ ممبئی، مہاراشٹر اور گوا میں مزید مضبوط اور فعال ہوگا۔ انہوں نے جناب شرد چندر پوار کی قیادت میں اپنے ترقی پسند، جمہوری اور شمولیتی نظریات کو عوام تک مزید مؤثر انداز میں پہنچانے کے عزم کا بھی اظہار کیا ہے۔ دریں اثنا، ممبئی اقلیتی شعبہ کے ورکنگ صدر کے طور پر شکیل شیخ کی تقرری کے سلسلے میں بھی پارٹی نے صریح وضاحت جاری کی ہے۔ پارٹی کے مطابق اعلیٰ قیادت اور شرد چندر پوار سے تفصیلی مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ پارٹی کی موجودہ تنظیمی پالیسی اور ممبئی اقلیتی شعبہ کے موجودہ ڈھانچے کے تحت ممبئی کے لیے الگ ورکنگ صدر کا عہدہ برقرار رکھنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ اسی بنیاد پر شرد چندر پوار کی منظوری اور ہدایات کے مطابق شکیل شیخ کی ممبئی اقلیتی شعبہ کے ورکنگ صدر کے طور پر تقرری روک دی گئی ہے۔ پارٹی نے تمام متعلقہ عہدیداران اور کارکنان کو اس تنظیمی فیصلے سے آگاہ رہنے اور اس پر مناسب طریقے سے عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ پارٹی کی جانب سے کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ خالصتاً تنظیمی نظم و ضبط، ذمہ داریوں کی وضاحت اور اقلیتی شعبہ کے مؤثر انتظام و کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔

پہاڑی ٹیلہ سانحہ: جائیں تو جائیں کہاں!

حادثہ میں ہلاکتوں کی تعداد 8 ہو گئی، رہائشی انخلا کے بارے میں تذبذب کا شکار

ممبئی: کرلا کے قریب چراغ نگر علاقے میں بدھ، 12 اگست 2026 کی علی الصبح شدید بارش کے بعد غوثیہ چال اور غریب نواز چال پر مٹی کا تودہ گرنے سے ہلاکتوں کی تعداد 8 ہو گئی ہے۔ آخری لاپتہ شخص کی لاش ملنے کے بعد جائے وقوعہ پر سرچ اور ریسکیو آپریشن ختم کر دیا گیا ہے۔ گھاٹ کوپر پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر وشال لکشمن اردیکر کے مطابق، 31 سالہ صدام واجد علی خان کی لاش جمعرات، 13 اگست کو تقریباً دوپہر 12:30 بجے برآمد ہوئی۔ این ڈی آر ایف، بی ایم سی اور فائر بریگیڈ کی ٹیموں کا مشترکہ آپریشن بی ایم سی سے مشاورت کے بعد تقریباً دوپہر ختم کر دیا گیا۔ حادثے میں کئی دیگر افراد زخمی ہوئے جبکہ چار افراد کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا۔ ملبے کو ہٹانے کا کام اب بھی جاری ہے، جس کی نگرانی بی ایم سی کر رہی ہے۔ لینڈ سلائڈ کے قریب رہنے والے کچھ رہائشی اپنے گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں، جبکہ کئی افراد اب بھی وہیں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ ان کے پاس جانے کے لیے کوئی دوسرا مقام نہیں، جبکہ کچھ لوگوں کو متبادل رہائش فراہم کی گئی ہے۔ اسلم ہاشمی نے بتایا کہ وہ اپنی اہلیہ، ساس اور تین بیٹیوں کے ساتھ علاقہ چھوڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان کے مطابق واقعے سے پہلے بی ایم سی کی جانب سے انہیں کوئی نوٹس نہیں ملا تھا۔ اب وہ قریبی اشوک نگر میں اپنے بھائی کے گھر منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ دوبارہ ایسے حادثے کا خطرہ نہ رہے۔ قریبی چال میں رہنے والے امجد علی نے غریب نواز چال کے خاندانوں کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا۔ ان کے مطابق میئر نے گزشتہ روز علاقے کا دورہ کر کے لوگوں سے وہاں سے منتقل ہونے کو کہا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 90 فٹ کے علاقے میں چٹان اور مٹی توڑنے اور ہٹانے کا کام کرنا ہوگا، جس میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ فی الحال لوگوں کو اپنے گھروں سے سامان نکالنے کی اجازت نہیں ہے، جس کی وجہ سے خصوصاً خواتین کو مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک اور رہائشی نے علاقے میں مزید مکانات کو نقصان پہنچنے کے خدشے کا اظہار کیا۔ ان کے مطابق ابھی تک درخت نہیں کاٹا گیا، مزید مٹی ایک مکان پر آ گری ہے اور اس کی دیوار بھی ٹوٹ چکی ہے۔ انہیں خدشہ ہے کہ مٹی کی وجہ سے مزید گھر بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ غریب نواز چال کی رہائشی شیخ نے کہا کہ ان کے خاندان کے پاس کہیں اور جانے کی جگہ نہیں ہے۔ ان کے مطابق وہ گزشتہ 40 سال سے اسی چال میں رہ رہے ہیں اور اس سے پہلے کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ جو لوگ علاقہ چھوڑ رہے ہیں، ان کے رشتہ دار آس پاس موجود ہیں، لیکن ان کے خاندان کے پاس کہیں اور جانے کا انتظام نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بی ایم سی نے ان کے گھروں کو لاک کر دیا ہے جبکہ ان کا تمام سامان اندر موجود ہے۔

ریاست بھر میں واٹر کنزرویشن ڈے منایا جائے گا

مٹی اور پانی کے تحفظ کے وزیر سنجے راٹھوڑ

ممبئی: مٹی اور پانی کے تحفظ کے محکمے کی جانب سے 21 اگست کو ریاست بھر میں واٹر کنزرویشن ڈے منایا جائے گا۔

اس موقع کی مناسبت سے، مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا ہے، جس میں ریاست بھر میں مہا واکتھون - واک فار واٹر، پانی کے تحفظ کا عہد، نوجوانوں کے لیے ایک مختصر فلم مقابلہ، اور اسکولوں اور کالجوں میں مختلف مقابلے شامل ہیں۔ مٹی اور پانی کے تحفظ کے وزیر سنجے راٹھوڑ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مہا واکتھون - واک فار واٹر کے لیے بنائے گئے کیو آر کوڈ کو اسکین کر کے اپنی شرکت کو رجسٹر کریں۔

وزیر سنجے راٹھوڑ نے کہا کہ مہا واکتھون میں شرکت کے لیے QR پر مبنی آن لائن رجسٹریشن لازمی ہے۔ مزید برآں، 21 اگست کو ہونے والے ایونٹ میں ہر شریک کو ایک ای سرٹیفکیٹ ملے گا۔ 15 اگست سے 21 اگست تک پانی کے تحفظ کا ہفتہ منایا جائے گا، اس کے بعد 15 اگست 2026 سے 26 جنوری 2027 تک واٹر کنزرویشن مہم چلائی جائے گی۔

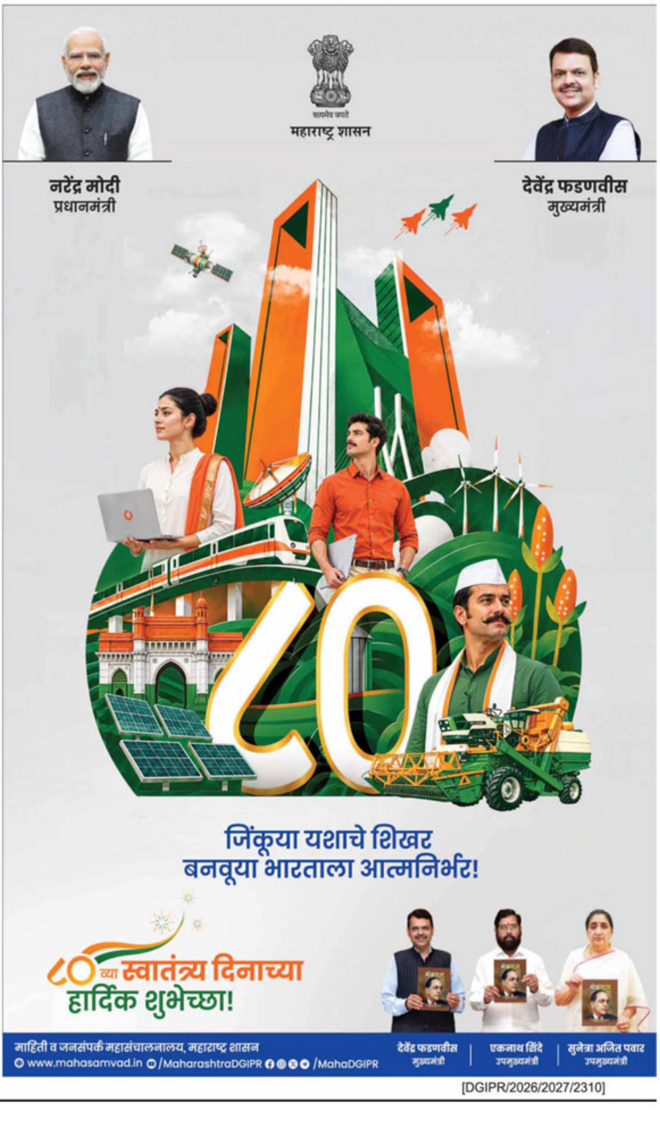

[DGIPR/2026/2027/2310]

آزادی کے حوالے سے اردو میں خوب کام ہو رہا ہے: پروفیسر صغیر افراہیم

ہندوستان کی آزادی میں زبان و ادب کا بڑا اہم کردار رہا ہے: پروفیسر آمنہ تحسین، جنگ آزادی میں ہمارے بہت سے علما، ادبا اور شعرا نے اپنی جان کی قربانیاں پیش کیں: ڈاکٹر مشتاق احمد وانی، شعبۂ اردو میں سی سی ایس یونیورسٹی میں "جنگ آزادی اور ہندوستانی ادب" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ: ہندوستان کی آزادی میں زبان و ادب کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ اردو زبان و ادب کا اگر کردار نہ ہوتا تو ملک کی آزادی ممکن نہیں تھی۔ 1857ء سے قبل جب ہم دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ تقریباً دو سو برسوں میں لکھا گیا ادب ہمارے شعور کو بیدار اور آزادی کو پیش کرتا ہے۔ ذہن سازی اور مزاحمت پر بھی بہت کچھ لکھا گیا۔ 1857ء کے بعد جب عملی طور پر عملی میدان میں آتے ہیں تو بہت سی تحریکوں کو فروغ دیا گیا۔ انگریزوں کے خلاف عوامی تحریک نے بہت کام کیا۔ میڈیا نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ قلم کاروں نے میڈیا کا سہارا لے کر جنگ آزادی کی بات کی۔ یہ الفاظ تھے پروفیسر آمنہ تحسین کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد "جنگ آزادی اور ہندوستانی ادب" موضوع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر کے دوران ادا کر رہی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور حسرت موہانی کے اخبارات کو بند کر دیا گیا۔ بہت سے مجاہدین آزادی نے صحافت کے ذریعے بڑا کام کیا۔ تمل اور تیلگو میں بھی ایسا ادب ملتا ہے جو آزادی کی بات کرتا ہے۔ مختلف زبانوں میں خواتین نے بھی خوب لکھا۔ ملک کی آزادی کے لیے اور قومی جذبوں کے لیے خوب لکھا۔ رقیہ سخاوت حسین نے بنگالی میں سبھدرا کماری چوہان نے ہندی میں، رما بائی نے مراٹھی میں سبا لکشمی نے تمل کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی ناولوں، افسانوں، قطعات وغیرہ میں جنگ آزادی سے متعلق خوب لکھا ہے۔

اس سے قبل پروگرام کا آغاز محمد ندیم نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ ہدیۂ نعت فرحت اختر نے پیش کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور پروفیسر آمنہ تحسین]شعبۂ مطالعات نسواں، مانو، حیدر آباد[نے شرکت فرمائی۔ مہمان ذی وقار کے بطور ڈاکٹر کہکشاں لطیف]مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر[نے شرکت کی۔ مقررین کے بطور پروفیسر محمد احمد خان]مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر[، ڈاکٹر مشتاق احمد وانی]سابق صدر شعبۂ اردو بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی، راجوری[پروگرام میں شریک رہے۔ اس دوران لکھنؤ سے ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی جڑی رہیں۔ استقبالیہ اور تعارفی کلمات ڈاکٹر ارشاد سیانوی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر شاداب علیم نے انجام دیے اور شکریے کی رسم نے ادا کی۔

موضوع کا تعارف پیش کرتے ہوئے پروفیسر اسلم جمشید پوری نے کہا کہ اگست کا پورا مہینہ ہی آزادی سے تعلق رکھتا ہے۔ سبھی زبانوں نے آزادی میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔ داستانوں، ناولوں اور ہمارے ادب نے آزادی کے لیے کس طرح راہ ہموار کی آج کے پروگرام میں ہم دیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ ہمارے ادب نے جنگ آزادی میں کس طرح اپنا کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر مشتاق احمد وانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جنگ آزادی سے متعلق ہمارے بہت سے علما، ادبا اور شعرا نے اپنی قربانیاں پیش کیں۔ خطوط، اخبارات اور رسائل وغیرہ کے ساتھ ساتھ بہت سے مضامین بھی جنگ آزادی سے متعلق لکھے گئے۔ 1857ء کی جنگ آزادی سے قبل کے شعرا کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ ادیبوں اور شاعروں نے اخبارات و رسائل کے ذریعے ایک منظر نامہ پیش کیا ہے۔ ترقی پسند تحریک کے ذریعے پریم چند، جوش، فیض وغیرہ نے لوگوں کے مسائل کو پیش کیا۔

ڈاکٹر کہکشاں لطیف نے کہا کہ دنیا بھر میں چلنے والی تحریک آزادی کی لہر کو تراجم کے ذریعے اردو میں پیش کیا گیا اور غیر ملکی تسلط کے خلاف بہت سے کام کیے گئے۔ عالمی خبروں کے تراجم بھی اردو میں پیش کیے گئے۔ پریم چند کے ناول کا ترجمہ "انکار" کے نام سے کیا گیا۔ ترجمہ کے کردار کو بھی ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ اقبال نے بھی ترجمے کے ذریعے اپنے خیالات کو پیش کیا۔

پروفیسر ریشما پروین نے کہا کہ ہماری خواتین نے جنگ آزادی سے متعلق جو خدمات انجام دی ہیں ان کو دیکھنا چاہئے، جنگ آزادی سے متعلق جس طرح اردو نے اپنا اہم کردار ادا کیا ہے ان کو آج فراموش کیا جا رہا ہے مگر جنگ آزادی سے متعلق اردو کی جو ادبی خدمات ہیں ان کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اس موقع پر معروف عالم دین اور شاعر مولانا سید نایاب الدین نایاب نے بھی پروگرام میں شرکت فرمائی اور نظمیہ تاثر پیش کیے۔

آخر میں اپنی صدارتی تقریر میں پروفیسر صغیر افراہیم نے کہا کہ آزادی کے حوالے سے اردو میں خوب کام ہو رہا ہے۔ مغل سلطنت کے بعد ہماری تہذیب پر حملہ کیا گیا تب راجہ رام موہن رائے، ہمارے علمائے دین کے ساتھ ساتھ بہت سی خواتین سامنے آئیں۔ 1857ء میں سب ایک ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اقبال، ٹیگور، بسمل کے بارے میں پڑھنا ہوگا، نذر سجاد حیدر، قرۃ العین حیدر وغیرہ نے آزادی کے جذبات کو اجاگر کیا۔ تجارت کے لیے انگریز ہندوستان آئے اور پورے ہندوستان میں پھیل گئے جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے پورے ہندوستان کو اپنے اندر سمیٹ لیا تو اب یہاں کے رہنے والوں میں بے چینی پیدا ہوئی۔ پیغام آفاقی، جوگندر پال، سجاد حیدر یلدرم وغیرہ نے جنگ آزادی کو پیش کیا۔ کئی چاند تھے سر آسماں]شمس الرحمن فاروقی[ ]ایک قطرۂ خون[عصمت چغتائی[، پردیپ کا انٹرویو، لتا منگیشکر کے گیت چاروں بندرگاہوں پر انگریزوں کا آنا جنگ آزادی کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔

پروگرام سے ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر الکا وشِشٹھ، محمد عیسیٰ رانا، سعید احمد سہارنپوری، محمد شمشاد اور طلبہ و طالبات جڑے رہے۔

ہائی کورٹ کے حکمِ امتناع کے باوجود۔۔۔

کارپوریشن نے وائے ایم سی اے جمنازیم سیل کردیا

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ کی جانب سے بے دخلی کی کارروائی پر روک لگائے جانے کے باوجود، بی ایم سی ای کے وارڈ نے مبینہ طور پر آگری پاڑہ میں واقع عبدالرحمن صوفی میدان، سابقہ ولنگڈن گراؤنڈ میں موجود وائے ایم سی اے کے جمنازیم اور بال واڑی کو سیل کر دیا۔ بدھ کے روز جم کا سامان بھی احاطے سے باہر رکھ دیا گیا۔ یہ کارروائی اس وقت ہوئی جب جسٹس اے ایس گڈکری اور جسٹس کمال کھاتا والا پر مشتمل ڈویژن بینچ نے وائے ایم سی اے کے جمنازیم، کشتی کے اکھاڑے، کوارٹرز اور بال واڑی پر بی ایم سی کے مجوزہ قبضے کی کارروائی روک دی تھی۔ عدالت نے تقریباً دوپہر 1:30 بجے مداخلت کی، جب 100 سے زائد پولیس اہلکار اور تقریباً بی ایم سی 50 افسران مذکورہ مقام پر پہنچ چکے تھے وائے ایم سی اے کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل سائرل ڈارا کے مطابق، ہائی کورٹ کے حکم کے باوجود شہری انتظامیہ کے اہلکاروں نے سیل کرنے کی کارروائی جاری رکھی اور جم کا سامان باہر نکال کر سیل شدہ احاطے کے باہر رکھ دیا۔ ڈارا نے اس کارروائی کو غیر مجاز قرار دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ جب عدالت نے بے دخلی پر روک لگا دی تھی تو بی ایم سی اس کے باوجود کارروائی کیسے جاری رکھ سکتی ہے معاملہ اس وقت مزید پیچیدہ ہو گیا جب مقامی پولیس اسٹیشن نے وائے ایم سی اے کو ایک خط جاری کرتے ہوئے کہا کہ باہر رکھے گئے سامان کے کسی نقصان یا گم ہونے کی صورت میں پولیس ذمہ دار نہیں ہوگی۔ کئی برسوں سے جاری تنازع وائے ایم سی اے نے بی ایم سی کے قبضے کی کارروائی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس کی درخواست کے مطابق تنظیم 1928 سے اس کھیل کے میدان پر قابض ہے اور بی ایم سی کو کرایہ بھی ادا کرتی رہی ہے۔ وائے ایم سی اے کے مطابق جمنازیم 1964 میں ضروری منظوریاں حاصل کرنے کے بعد تعمیر کیا گیا تھا۔

تنظیم کا کہنا ہے کہ بی ایم سی نے مختلف مواقع پر مرمت، سکیورٹی، رسائی، بجلی کے کنکشن اور میونسپل اسکولوں کے ذریعے میدان کے استعمال سے متعلق خط و کتابت میں وائے ایم سی اے کے قبضے کو تسلیم کیا ہے۔ درخواست کے مطابق، 2021 کی بی ایم سی کی ایک دستاویز میں بھی درج تھا کہ کھیل کا میدان وائے ایم سی اے کو لیز پر دیا گیا تھا۔ تنازع اس وقت مزید بڑھا جب بی ایم سی نے 12 مارچ کو نوٹس جاری کر کے وائے ایم سی اے سے جمنازیم اور کشتی کے اکھاڑے پر اس کے قبضے سے متعلق دستاویزات طلب کیں۔ وائے ایم سی اے نے مطلوبہ دستاویزات جمع کرا دیں۔ اس کے بعد 21 جولائی کو بی ایم سی نے مبینہ طور پر وائے ایم سی اے کو ہدایت دی کہ وہ سات دن کے اندر جمنازیم اور اکھاڑا حوالے کر دے، بصورت دیگر بی ایم سی خود قبضہ لے لے گی۔ وائے ایم سی اے نے اس کا جواب دیا۔ تنظیم کا الزام ہے کہ اس کے بعد بی ایم سی نے پولیس کی مدد سے قبضہ لینے کی تیاری شروع کر دی۔ بدھ کی صبح بے دخلی کی کارروائی شروع ہوئی تو وائے ایم سی اے کے نمائندوں نے حکام سے کارروائی روکنے کی درخواست کی۔ تاہم ابتدائی طور پر کارروائی جاری رہی اور جم کا سامان باہر منتقل کرنے کے لیے گاڑیوں میں لوڈ کیا گیا۔ بعد ازاں ہائی کورٹ نے مداخلت کرتے ہوئے بے دخلی کی کارروائی پر روک لگا دی۔ اس کے بعد قبضے کی کارروائی روک دی گئی اور جم کا سامان دوبارہ اتار دیا گیا۔ تاہم وائے ایم سی اے کا الزام ہے کہ اس کے بعد شہری انتظامیہ نے جمنازیم اور بال واڑی کو سیل کر دیا اور سامان باہر چھوڑ دیا۔ وائے ایم سی اے نے موقف اختیار کیا ہے کہ بی ایم سی مناسب قانونی طریقۂ کار اختیار کیے بغیر اسے یکطرفہ طور پر بے دخل نہیں کر سکتی۔ تنظیم کا یہ بھی الزام ہے کہ اسے مناسب سماعت کا موقع نہیں دیا گیا اور مجوزہ کارروائی فطری انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے۔

ڈومینوز کے بعد فروٹی نشانے پر

تُکارام مُنڈھے قیادت میں 11 گھنٹے تک چھاپہ مار کارروائی، ختم شدہ میعاد کے سامان ضبط

ممبئی: مہاراشٹر کے سینئر آئی اے ایس افسر تکارام مُنڈھے کی قیادت میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (FDA) نے کھانے پینے کی اشیا میں ملاوٹ اور فوڈ سیفٹی کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے بڑے برانڈز کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ حال ہی میں ڈومینوز پیزا کے متعدد آؤٹ لیٹس کے لائسنس معطل کیے جانے کے بعد اب FDA نے مشہور مشروبات بنانے والی کمپنی پارلے ایگرو (Parle Agro) کے خلاف کارروائی کی ہے۔ ایف ڈی اے کمشنر تکارام مُنڈھے کی ہدایات پر 8 افسران پر مشتمل خصوصی ٹیم نے 13 اگست 2026 کو شام تقریباً 6 بجے چیمبور میں پارلے ایگرو کے ایک گودام پر اچانک چھاپہ مارا، تلاشی کا عمل پوری رات جاری رہا اور 14 اگست کی صبح 5 بجے، یعنی تقریباً 11 گھنٹے بعد مکمل ہوا۔

کارروائی کے دوران ٹیم کو گودام میں میعاد ختم ہو چکی فروٹی، ایپی فز (Appy Fizz) مختلف کولڈ ڈرنکس، کینڈی جوس کا بڑی مقدار میں اسٹاک ملا۔ اس اسٹاک کی اندازاً مالیت ایک لاکھ روپے سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ ایف ڈی اے نے مبینہ طور پر میعاد ختم ہونے والی اشیاء اسٹاک ضبط کر کے گودام سیل کر دیا۔ سامان کی نقل و حمل کے لیے استعمال ہونے والی دو گاڑیوں کو بھی قبضے میں لے لیا گیا۔ اس سے قبل بدھ کے روز FDA نے ممبئی کے ولے پارلے ویسٹ، بوریولی ویسٹ اور گھاٹ کوپر ویسٹ میں واقع ڈومینوز پیزا کے آؤٹ لیٹس کے خلاف کارروائی کی تھی۔ اس کے علاوہ ستارا اور ملکاپور اضلاع میں Jubilant FoodWorks کے ذریعے چلائے جانے والے ڈومینوز آؤٹ لیٹس کے لائسنس بھی معطل کیے گئے تھے۔

جانچ کے دوران مبینہ طور پر پایا گیا کہ ان آؤٹ لیٹس میں سبزی خور اور گوشت والے کھانے تیار کرنے کے لیے ایک ہی پلیٹ فارم استعمال کیا جا رہا تھا۔ ولے پارلے کے آؤٹ لیٹ میں پینے کے پانی کا ناقص انتظام، غیر محفوظ طریقے سے کھانے کی اشیا کا ذخیرہ اور کیڑوں سے بچاؤ کے لیے غیر صحت بخش انتظامات بھی پائے گئے تھے۔ فوڈ سیفٹی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے معروف برانڈز اور کھانے پینے کے مراکز کے خلاف تکارام مُنڈھے کی زیرو ٹالرنس مہم کو عوام اور صارفین کے حقوق کی تنظیموں کی جانب سے حمایت مل رہی ہے۔ ایف ڈی اے حکام کا کہنا ہے کہ جب تک تمام فوڈ بزنس مقررہ حفاظتی اور حفظانِ صحت کے معیار پر مکمل عمل نہیں کرتے، ریاست بھر میں یہ جانچ مہم جاری رہے گی۔

شیئر بازاروں میں گراوٹ

سینسیکس 71 پوائنٹس ٹوٹا

ممبئی (یو این آئی) گھریلو شیئر بازاروں میں جمعہ کے روز ہر طرف فروخت کا دباؤ رہا، جس کے نتیجے میں بی ایس ای کا سینسیکس 71 پوائنٹس گر گیا۔ سینسیکس 177 پوائنٹس کی گراوٹ کے ساتھ 77,903.43 پوائنٹس پر کھلا اور پورے دن سرخ نشان میں رہا۔ دورانِ کاروبار یہ زیادہ سے زیادہ 78,049 پوائنٹس اور کم سے کم 77,684.37 پوائنٹس تک گیا۔ آخر میں گزشتہ کاروباری دن کے مقابلے میں 70.71 پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 78,009.25 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نفٹی-50 انڈیکس بھی 29.85 پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 24,366 پوائنٹس پر بند ہوا۔ یہ 30 جولائی کے بعد نفٹی کی سب سے نچلی اختتامی سطح ہے۔ وسیع بازار میں فروخت کا دباؤ زیادہ رہا۔ نفٹی مڈکیپ-50 انڈیکس 0.74 فیصد اور اسمال کیپ-100 انڈیکس 0.69 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ بند ہوئے۔

BRIHANMUMBAI MUNICIPAL CORPORATION

نمبر چیف انجینئر/2106/ایس ڈبلیو ایم/ پروجیکٹ مورخہ 2026.08.14

آفس آف

چیف انجینئر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) پروجیکٹ
پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی منزل، بائی پدما بائی ٹھکر مارگ، کوٹواڑی،
ماہم (شیواجی پارک)، ممبئی-400016

یہ ای ٹینڈر کا نوٹس ہے۔

برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے میونسپل کمشنر مطلوبہ تجربہ اور مالی اور تکنیکی اہلیت رکھنے والی انفرادی جماعتوں سے آئٹم ریٹ کی بنیاد پر دو کور سسٹم میں درج ذیل کاموں کے لیے آن لائن مہا ٹینڈر کو مدعو کرتے ہیں۔
مہا ٹینڈر کی کاپی حکومت مہاراشٹر کے ای پروکیورمنٹ سسٹم (مہا ٹنڈرز (http://mahatenders.gov.in) سے ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔

سیریل نمبر	کام کی تفصیل	ارنسٹ منی ڈپازٹ	معاہدہ کی مدت	ٹینڈر اسکروٹنی فیس
1	مہا ٹینڈر آئی ڈی نمبر: 2026_MCGM_1328070_1 مہالکشمی، کرلا، گورائی اور وروسوا الگون ریفیوز ٹرانسفر اسٹیشن پر ایک سال کی مدت کے لیے وزنی برجوں کے آپریشن اور وزنی برج چوکیوں کی افادیت کی دیکھ بھال کا کام	روپے 50,000/-	ایک سال	روپے 986.7 +9% سی جی ایس ٹی +9% ایس جی ایس ٹی

مہا ٹینڈر کو اپ لوڈ کرنے اور مہا ٹنڈروں کے کھولنے کی تاریخیں اور وقت درج ذیل ہیں: اگر تاریخوں میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے تو وہ مہاراشٹر حکومت کے ای پروکیورمنٹ سسٹم (مہا ٹنڈرز) (http://mahatenders.gov.in) پر ظاہر ہوں گی یا چیف انجینئر (ایس ڈبلیو ایم) پروجیکٹ کے دفتر میں نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوں گی۔

مہا ٹینڈر کے اجرا اور فروخت کی تاریخ	15.08.2026 صبح 11:00 بجے سے
مہا ٹینڈر کی فروخت کی آخری تاریخ اور وقت	07.09.2026 شام 04:00 بجے تک۔
دو کور جمع کروانا (آن لائن) اور بڈ سکیورٹی ڈپازٹ کی رسید/ای ایم ڈی	07.09.2026 شام 04:00 بجے تک۔
کور-اے کا آغاز (تکنیکی اہلیت/اہلیت کا معیار)	08.09.2026 شام 04:00 بجے کے بعد۔
مالیاتی کور کا افتتاح	10.09.2024 شام 04.00 بجے کے بعد

دو کور کے دستاویزات جمع کرانے کی آخری تاریخ اور وقت سے پہلے آن لائن اپ لوڈ کیے جائیں گے۔
میونسپل کمشنر ٹینڈررز کو کوئی وجہ بتائے بغیر کسی یا تمام ای ٹینڈر کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔
تفصیلات حکومت مہاراشٹر کے ای پروکیورمنٹ سسٹم (مہا ٹنڈرز) (http://mahatenders.gov.in) پر دستیاب ہیں۔

دستخط
ایگزیکٹو انجینئر
(سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) پروجیکٹ-آر ٹی ایس
PRO/1108/ADV/2026-27

پوروتر ریلوے

ای۔ ورک ٹینڈر نوٹس نمبر:-11-TMC-OS-MP-2026-27 مورخہ: 13.08.2026

ڈپٹی چیف انجینئر/ ٹی ایم سی، پوروتر ریلوے، گورکھپور، صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے درج ذیل ٹریک مشینوں میں کام کے لیے ای۔ ورک ٹینڈر طلب کرتے ہیں:

ٹریک مشینوں کی دیکھ بھال کے لیے آر ڈی ایس او/ آئی آر ٹی ایم ایم/ او ای ایم کے معیار کے مطابق آپریٹر (سی ایس ای/ جے ای ٹی ایم)/ سپروائزر/ اسسٹنٹ مشین آپریٹر/ ٹریک مشین آپریٹر (ٹیکنیکل) اور مشین اسسٹنٹ/ نیم ہنرمند کارکنوں کی خدمات حاصل کرنا، جو مشینوں کی دیکھ بھال، ٹوٹ پھوٹ کی مرمت وغیرہ کا کام مشین انچارج کی ہدایات کے مطابق مقررہ شیڈول کے تحت 2 سال کی مدت کے لیے انجام دیں گے۔

سیریل نمبر: 1- اوپن ٹینڈر نمبر: 11-TMC-OS-MP-2026-27 ٹینڈر کھولنے کی تاریخ: 04.09.2026 مختصر تفصیل: آر ڈی ایس او/ آئی آر ٹی ایم ایم/ او ای ایم کے معیار کے مطابق ٹریک مشینوں کی دیکھ بھال کے لیے آپریٹر (سی ایس ای/ جے ای/ ٹی ایم) سپروائزر/ اسسٹنٹ مشین آپریٹر/ ٹریک مشین آپریٹر (ٹیکنیکل) اور مشین اسسٹنٹ/ نیم ہنرمند کارکنوں کی خدمات 2 سال کی مدت کے لیے آؤٹ سورس بنیاد پر حاصل کرنا، جو مشینوں کی دیکھ بھال، ٹوٹ پھوٹ کی مرمت وغیرہ کا کام مشین انچارج کی ہدایات کے مطابق مقررہ شیڈول کے تحت انجام دیں گے۔ یہ کام این آئی ٹی کے شیڈول-اے، شیڈول-بی اور شیڈول-سی کے مطابق ہوگا۔ مطلوبہ مقدار: ایم آر ٹریک مشینوں پر کام کرنا۔ کام کی جگہ: ایم آر ٹریک مشینوں پر کام کرنا۔ کام کی تکمیل کی مدت: 24 ماہ تخمینی ٹینڈر مالیت: روپے 31,57,19,419.92 بیعانہ رقم: روپے 63,14,400/-

نوٹ: (1) مذکورہ ای۔ اوپن سروس ٹینڈر سے متعلق مکمل معلومات اور ٹینڈر دستاویزات ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ کو 15:00 بجے تک ویب سائٹ https://ireps.gov.in پر دستیاب رہیں گی۔ 2) مذکورہ تمام ٹینڈروں میں ای۔ بڈ کے علاوہ کسی اور شکل میں بڈ قبول نہیں کی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے وینڈرز کو چاہیے کہ وہ IT Act-2000 کے تحت CCA کی جانب سے جاری Class-III ڈیجیٹل دستخطی سرٹیفکیٹ کے ساتھ IREPS کی ویب سائٹ پر اپنا رجسٹریشن کرائیں۔ 3) صرف فائنل ریٹ کے صفحے پر ڈیجیٹل دستخط کے ساتھ درج کی گئی شرح پر ہی غور کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ وینڈرز کی جانب سے کسی بھی دوسری شکل یا لیٹر ہیڈ پر منسلک کی گئی مالیاتی تفصیل پر غور نہیں کیا جائے گا۔ (4) منسلک کیے جانے والے دستاویزات پر ٹینڈر دہندہ کے دستخط ضروری ہیں۔ 5) بیعانہ رقم آن لائن جمع کرائی جائے گی۔ (6) اگر کوئی ٹینڈر دہندہ اپنی ایپلیکیشن دیتے وقت ایسی شرائط پیش کرنا چاہے جو ٹینڈر دستاویز میں درج شرائط سے مختلف ہوں اور جن کے مالیاتی اثرات مرتب ہوتے ہوں، تو ان شرائط کے مالیاتی اثرات کی تفصیل دینا ضروری ہوگا۔ اس مقصد کے لیے مستند دستاویزات کے ساتھ حسابی شیٹ بھی اپنی ایپلیکیشن کے ساتھ منسلک کرنا ہوگی، تاکہ ایسی صورت میں مالیاتی شرائط کے اثرات کو نکال کر ٹینڈروں کی باہمی پوزیشن معلوم کی جا سکے۔ اگر کوئی ٹینڈر دہندہ مالیاتی اثرات کی حسابی شیٹ فراہم کیے بغیر ایسی شرائط پیش کرتا ہے تو اس کی ایپلیکیشن/ ٹینڈر کو مسترد کر دیا جائے گا اور اس سلسلے میں ریلوے انتظامیہ کسی خط و کتابت کو قبول نہیں کرے گی۔ (7) ٹینڈر دہندگان سے درخواست ہے کہ وہ مکمل ٹینڈر دستاویز کو احتیاط سے پڑھیں۔ (8) کسی بھی دشواری کی صورت میں IREPS کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیلپ ڈیسک سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

1) ایگزیکٹو انجینئر/ ٹی ایم سی: 9794840222
2) سی ایس ای (ٹی ایم سی): 9794840293
ایگزیکٹو انجینئر/ ٹی ایم سی
گورکھپور
سی پی آر او/ ڈبلیو-283

گاڑیوں کی چھتوں اور پائیدان پر سفر نہ کریں۔

ملزم کو پھانسی دی جائے، مقتول کے والد کی دہائی

لوکل ٹرین قتل کیس میں ریلوے پولیس کی 1100 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل

ممبئی: بوریولی ریلوے پولیس نے ممبئی لوکل ٹرین میں 22 سالہ مایانک لوہار کے مبینہ قتل کے معاملے میں بوریولی میٹروپولیٹن مجسٹریٹ عدالت میں 1100 صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کر دی ہے۔ چارج شیٹ میں 68 گواہوں کے بیانات شامل کیے گئے ہیں۔ پولیس نے عدالت سے کیس کی سماعت فاسٹ ٹریک بنیادوں پر کرنے اور ایڈووکیٹ اجے میسر کو اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ پولیس کے مطابق مایانک لوہار کو 23 جون کو شدید بارش کے دوران چلتی لوکل ٹرین کا دروازہ کھلا رکھنے کے معاملے پر ہونے والی بحث کے بعد مبینہ طور پر چاقو مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ واقعے کے بعد بوریولی ریلوے پولیس نے 30 سالہ روشن سوارنا کو گرفتار کیا، جو فی الحال عدالتی حراست میں ہے۔ 24 جون کو گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 103(1) کے تحت قتل کا مقدمہ درج کیا تھا۔ ویسٹرن ریلوے پولیس کی ڈپٹی کمشنر آف پولیس سیتا سالو نکے ٹھاکرے نے بتایا کہ پولیس نے عدالت میں کیس کی فاسٹ ٹریک سماعت کے لیے درخواست دی ہے۔ اس کے علاوہ ایڈووکیٹ اجے میسر کو اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مقرر کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ بوریولی ریلوے پولیس کے سینئر انسپکٹر پندھری کانڈے نے کہا کہ تفتیش کے دوران کافی شواہد اکٹھے کیے گئے ہیں اور پولیس کو یقین ہے کہ ملزم کو عدالت سے سزا ملے گی۔ مایانک کے والد رمیش لوہار نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ عدالت ملزم کو سخت سزا دے گی۔ انہوں نے فاسٹ ٹریک سماعت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ملزم کو پھانسی دی جانی چاہیے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسے زندگی بھر جیل میں رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کا خوف مجرموں کے ذہنوں میں ہونا چاہیے تاکہ مستقبل میں کسی والدین کو اپنے بچے کو اس طرح کھونے کا صدمہ برداشت نہ کرنا پڑے۔ ایک جی آر پی افسر کے مطابق فاسٹ ٹریک ٹرائل عام طور پر انتہائی سنگین یا گھناؤنے جرائم کے معاملات میں کیا جاتا ہے، یا پھر اس وقت بھی اس پر غور کیا جاتا ہے جب متاثرہ خاندان فوری سماعت کی خصوصی درخواست کرے۔

विकसित भारत अभियान
1947-2047

80واں یوم آزادی مبارک

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، حکومت ہند کی سرگرمیاں اور حصولیابیاں (2025-26)

- عالمی کانفرنس/قومی سیمینار و کانفرنس
01 عالمی کانفرنس اور 16 قومی سیمینار/کانفرنس کا انعقاد
- CABA-MDTP میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
28 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 528 مراکز، 30568 تربیت یافتہ طلبا
- اردو خطاطی، گرافی اور گرافک ڈیزائن میں دو سالہ ڈپلوما کورس
18 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 70 مراکز، 3500 تربیت یافتہ طلبا
- اردو زبان میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
26 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 870 مراکز 59300 تربیت یافتہ طلبا
- فنکشنل عربک میں دو سالہ ڈپلوما کورس
25 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 466 مراکز 33235 تربیت یافتہ طلبا
- 59 کتابوں اور رسائل کی اشاعت
- اردو پریس پروموشن کے تحت 906 اخبارات/رسائل کو مالی تعاون
- ڈیجیٹل انڈیا کے تحت اردو کا فروغ
ای کتاب نامی ایپ پر 307 کونسل کی کتابیں یونیکوڈ میں دستیاب۔
اردو ای لائبریری پر تقریباً 745 اردو کتابیں 630 اردو رسائل پی ڈی ایف میں دستیاب
کونسل کے بلاگ پر تقریباً 1600 سے زائد مضامین یونیکوڈ میں دستیاب
اردو آن لائن تعلیم: ہندوستان اور بیرون ملک کے 33784 طلبہ و طالبات آن لائن اردو تعلیمی پروگرام سے منسلک ہیں۔
- بک پروموشن/ایگزیبیشن
بیرون ممالک 02 بین الاقوامی کتاب میلوں میں شرکت
02 قومی کتاب میلوں کا انعقاد اور 21 کتاب میلوں میں شرکت
- عربی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
25 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 451 مراکز 28603 تربیت یافتہ طلبا
- فارسی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
21 ریاستوں/یونین ٹیریٹریز میں 109 مراکز 6946 تربیت یافتہ طلبا

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद | قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
National Council for Promotion of Urdu Language
Department of Higher Education, M/o Education, Govt. of India.
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025
011-35151992, 35152081 www.urducouncil.nic.in director@ncpul.in @nationalcouncilforpromotionofurdulanguage @ncpuldelhi

غزہ میں بیس لاکھ فلسطینیوں کو غیر معمولی انسانی مصائب کا سامنا: وزارتِ اجتماعی ترقی

غزہ میں وزارتِ ترقیِ اجتماعی نے خبردار کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں دو لاکھ فلسطینیوں کو، جن میں نصف تعداد بچوں کی ہے، غیر معمولی انسانی مشکلات کا سامنا ہے، اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ان میں سے نوے فیصد سے زیادہ افراد بوسیدہ خیموں اور تباہ شدہ ملبے کے ڈھیروں کے نیچے بے گھر ہو کر رہ گئے ہیں۔

وزارت سماجی ترقی کی طرف سے جاری کردہ بیان کے اعداد و شمار سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس پٹی میں کمزور طبقات کی ایک بڑی تعداد آباد ہے، جن میں ایک لاکھ آٹھ ہزار سے زائد بزرگ، تقریباً سینتالیس ہزار بیوائیں اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ معذور افراد شامل ہیں۔

وزارت نے اس بات پر زور دیا کہ دسیوں ہزار زخمیوں، کینسر اور گردے کے عارضے میں مبتلا مریضوں اور شدید غذائی قلت کا شکار بچوں کی موجودگی کے ساتھ ساتھ خوراک اور طبی سامان کی شدید قلت کے باعث انسانی نظام کو انتہائی کٹھن دباؤ کا سامنا ہے۔

اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور 'اوچا' اور فلسطینی مرکزی بیورو برائے شماریات کی رپورٹوں سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ لگ بھگ انیس لاکھ افراد، یعنی غزہ کی آبادی کا تقریباً نوے فیصد حصہ بار بار کی جانے والی جبری نقل مکانی کا نشانہ بن چکا ہے، جبکہ پٹی میں پینسٹھ فیصد سے زائد عمارات اور رہائشی اکائیاں جزوی یا کلی طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔

اقوام متحدہ کے بچوں کے ادارے 'یونیسف' نے اس سے قبل اس امر کی توثیق کی تھی کہ کم از کم سترہ سے انیس ہزار ایسے بچے موجود ہیں جو اپنے سرپرستوں سے محروم یا اپنے خاندانوں سے بچھڑ چکے ہیں، جبکہ غزہ میں ایک ملین سے زائد بچوں کو جنگ اور محاصرے کے شدید صدمات کی وجہ سے فوری نفسیاتی اور سماجی مدد کی ضرورت ہے۔

فلسطین میں اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور 'اوچا' نے گذشتہ ماہ جولائی کے دوران بتایا کہ غزہ کی پٹی کی ستاسی فیصد آبادی غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے، جبکہ دس فیصد آبادی قحط کے دہانے پر پہنچ چکی ہے۔

قابض فوج نے مصر کے شہر شرم الشیخ میں عرب اور امریکی ثالثی کے تحت دس اکتوبر سنہ 2025ء کو طے پانے والے جنگ بندی اور مسلط کردہ جارحیت و نسل قطع کرنے کے معاہدے کی خلاف ورزی کا سلسلہ مسلسل تین سو نویں دن بھی جاری رکھا ہے۔

غزہ کی پٹی میں اسرائیلی خلاف ورزیاں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی گذشتہ جمعہ اکتیس جولائی سنہ 2026ء کو 'روڈ میپ' کے دوسرے مرحلے کا آغاز کرنے کے لیے ایک 'نئے معاہدے' تک پہنچنے کے اعلان کے برعکس جاری ہیں۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں صیہونی آبادکاروں کے حملے، فائرنگ اور جھڑپیں، متعدد فلسطینی زخمی

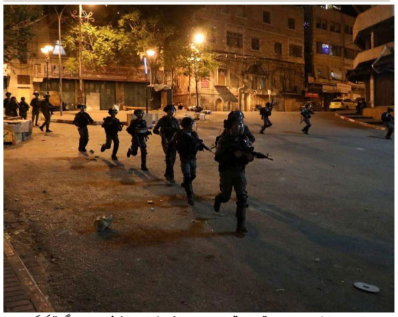

مقبوضہ مغربی کنارے میں مختلف علاقوں میں یہودی آبادکاروں اور قابض فوج کے شہریوں پر حملوں کے نتیجے میں فائرنگ سے زخمی ہونے والوں سمیت متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ فلسطینی ہلال احمر نے اطلاع دی ہے کہ الخلیل کے قریب بنی نعیم کے علاقے العدیس※ پر حملے کے دوران یہودی آبادکاروں کی فائرنگ سے دو شہری زخمی ہو گئے ہیں۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ آبادکاروں کے ایک گروہ نے اس علاقے میں شہریوں کے گھروں پر دھاوا بولا اور لوگوں پر اندھا دھند گولیاں برسائیں۔ اسی طرح الخلیل کے شمال میں واقع بیت اُمر کے قریب جب حمادہ واملہ نامی نوجوان اپنے بچوں کے ہمراہ اپنی زمین پر کاشتکاری کر رہا تھا تو یہودی آبادکاروں نے اس پر حملہ کر کے اسے موٹر سائیکل سے کچل دیا، جس کے بعد قابض فوج نے اسے گرفتار بھی کر لیا۔

یہ تمام واقعات رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع قصبے المغیر کے اطراف میں آبادکاروں کے حملے کے خلاف فلسطینی نوجوانوں کی طرف سے کی جانے والی جوابی کارروائی اور جھڑپوں کے ساتھ رونما ہوئے۔

مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مشرق میں واقع قصبے حزما میں قابض فوج نے دھاوا بول کر تمام راستے بند کر دیے، زہریلی گیس اور ساؤنڈ بم برسائے، اور ایک نوجوان کی گاڑی روک کر اسے حراست میں لینے کے بعد شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ اسی طرح قابض فوج نے بیت لحم کے جنوب میں واقع قصبے بیت فجار پر یلغار کی، جہاں شدید جھڑپیں ہوئیں اور قابض فوجیوں نے شہریوں پر گولیاں، ساؤنڈ بم اور آنسو گیس کے گولے فائر کیے۔

رام اللہ: یہودی آبادکاروں کا سلواد اور دیر جریر کی زمینوں پر نئی نوآبادیاتی چوکی کا قیام

غزہ: رام اللہ کے مشرق میں واقع قصبوں سلواد اور دیر جریر کی زمینوں پر جمعہ کے روز یہودی آبادکاروں نے نئی نوآبادیاتی چوکی قائم کر دی ہے، جو بستیوں کو پھیلانے اور مزید فلسطینی زمینوں پر قبضہ کرنے کی ایک اور مذموم کوشش ہے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے قابض اسرائیلی فوج کی براہ راست حفاظت میں دیر جریر گاؤں کے دروازے کے قریب ایک خیمہ نصب کیا اور نئی چوکی قائم کرنے کا آغاز کیا، جبکہ قابض فوج نے اس علاقے میں ان کی سرگرمیوں کے دوران مکمل تحفظ فراہم کیا۔

ذرائع نے اشارہ کیا کہ یہ نئی چوکی دیر جریر کے داخلی دروازے کے قریب واقع ہے، جس سے مقامی باشندوں میں یہ خدشات بڑھ گئے ہیں کہ آنے والے دنوں میں یہ چوکی پھیل کر شہریوں کی مزید زمینوں پر قابض ہو جائے گی۔ دوسری طرف بلدیہ سلواد نے کہا ہے کہ یہ نئی چوکی پانچویں ایسی نوآبادیاتی چوکی ہے جسے یہودی آبادکاروں نے قصبے کی زمینوں پر قائم کیا ہے، جو اس علاقے میں نوآبادیاتی سرگرمیوں میں خطرناک اضافے اور اس کے نتیجے میں زرعی زمینوں اور شہریوں کی نقل و حرکت کی آزادی پر آنے والے خطرات کی غمازی کرتی ہے۔ رام اللہ کا مشرقی علاقہ نوآبادیاتی چوکیوں کا قیام اور یہودی آبادکاروں کی جارحیت میں مسلسل اضافے کی لپیٹ میں ہے، یہ سب کچھ قابض فوج کے تحفظ میں ہو رہا ہے، جبکہ فلسطینیوں میں یہ شدید خوف پایا جاتا ہے کہ ان چوکیوں کو مستقل نوآبادیاتی مراکز میں تبدیل کر کے اراضی کے وسیع رقبوں پر تسلط جما لیا جائے گا۔

قابض اسرائیلی جارحیت میں اضافہ، مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں دھاوے، یہودی آبادکاروں کے حملے

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے متعدد علاقوں میں قابض صہیونی فوج کے دھاووں اور یہودی آبادکاروں کی جارحیت کی ایک نئی لہر دیکھی گئی ہے، جس کے دوران گھروں پر چھاپے مارے گئے، نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا اور فلسطینی شہریوں اور ان کی گاڑیوں کو حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ جنین میں قابض فوج کے آپریشنز کے دوران الجدیدہ قصبے میں ایک گھر پر چھاپہ مارا گیا، جبکہ یہ کارروائیاں ضلع کے جنوب میں واقع قصبے عجہ تک پھیل گئیں۔

جنین کے جنوب میں واقع عرابہ اور یعبد کے درمیان یہودی آبادکاروں نے ایک بچی اور دو نوجوانوں پر مرچوں والی گیس کا استعمال کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ نابلس کے جنوب مشرق میں واقع قریہ اوصرین میں قابض فوج کے دھاوے کے بعد شدید جھڑپیں ہوئیں، جس کے دوران قابض فوج نے نوجوانوں پر گیس کے گولے برسائے۔ نابلس کے جنوب میں واقع قصبے بیتا میں ایک گھر پر چھاپے کے بعد قابض فوج نے نوجوان علاء یحییٰ عدیلی کو گرفتار کر لیا۔ طولکرم کے مشرق میں واقع مضافاتی علاقے اکتابا میں بھی قابض فوج کا دھاوا ریکارڈ کیا گیا، جو کہ نوجوان محمود ابو الخیر کے گھر پر چھاپے اور اس کی گرفتاری پر اختتام پذیر ہوا۔ بیت لحم کے جنوب میں واقع قصبے بیت فجار میں نوجوانوں اور قابض فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ الخلیل کے مشرق میں واقع علاقے البویرہ کو یہودی آبادکاروں نے حملے کا نشانہ بنایا، جبکہ قلقیلیہ※ کے مشرق میں واقع قصبے کفر لاقف کے قریب فلسطینی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ قابض فوج کے دھاوے رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع المغربی فارم تک پھیل گئے، جبکہ شمالی وادی اردن میں واقع خربہ سمرہ میں یہودی آبادکاروں نے اشتعال انگیز گشت کیا۔

مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی جارحیت ناقابل برداشت، فوری ختم کی جائے: اقوام متحدہ

مقبوضہ فلسطینی سرزمین میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر نے خبردار کیا ہے کہ فلسطینیوں کے گھروں پر یہودی آبادکاروں کی جارحیت اور تجاوزات ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکی ہیں۔ انہوں نے قابض اسرائیلی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان یہودی آبادکاروں کو فوری طور پر نکال باہر کریں جو ہزاروں فلسطینیوں کے خلاف تشدد میں ملوث ہیں، غیر قانونی طور پر فلسطینی زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں اور غیر قانونی بستیوں کو وسعت دے رہے ہیں۔ دفتر نے ایک بیان میں واضح کیا کہ نومبر سنہ 2025ء میں نابلس کے جنوب میں واقع قصبے قصرہ کے قریب ایک اسرائیلی نوآبادیاتی چوکی کے قیام کے بعد رپورٹوں کے مطابق یہودی آبادکاروں نے قصبے کے مغرب میں واقع ایریا 'بی' کے علاقے پر قبضہ کر لیا، جبکہ فلسطینیوں پر ان کے مظالم میں شدید اضافہ ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر کے مطابق، ان پرتشدد حملوں میں گھروں پر چھاپے، جسمانی تشدد، توڑ پھوڑ، ڈکیتی، اور آگ لگانے کے واقعات شامل ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ایک مقامی مسجد کو بھی ہدف بنایا گیا ہے۔ یہودی آبادکاروں کے تشدد کی ایک انتہائی خطرناک مثال گذشتہ جولائی کے مہینے میں سامنے آئی، جب قصرہ کے علاقے رأس العین میں ایک نوآبادیاتی چوکی کے یہودی آبادکاروں نے قریب واقع تین فلسطینی گھروں کے پانی اور بجلی کی فراہمی منقطع کر دی۔ رواں ماہ نو اگست سنہ 2026ء کو یہودی آبادکاروں نے تینوں گھروں کی طرف جانے والے تمام راستے اور دروازے بند کر دیے، ان کے درمیان ایک خیمہ گاڑ دیا اور رہائشیوں کو علاقے میں داخل ہونے یا باہر نکلنے سے روک دیا، جس کے نتیجے میں تین فلسطینی خاندان، جن میں کم از کم دو بچوں سمیت تقریباً ۱۵ افراد شامل ہیں، اپنے ہی گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔ اقوام متحدہ کے دفتر کے مطابق، ان تینوں خاندانوں کے افراد شدید خوف و ہراس کی فضا میں زندگی گزار رہے ہیں اور اپنی بنیادی ضروریات بشمول پانی اور بجلی تک رسائی سے یکسر محروم ہیں۔

یہودی آبادکاروں کا قصرہ میں محصور گھروں کے سامنے دوبارہ خیمہ نصب کرنے کا مذموم اقدام

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے شمال میں واقع قصبے قصرہ کے علاقے رأس العین میں اسرائیلی یہودی آبادکاروں نے جمعہ کے روز تین فلسطینی خاندانوں کے گھروں کے سامنے دوبارہ خیمہ نصب کر دیا، جنہیں وہ مسلسل پانچویں دن سے محاصرے میں رکھے ہوئے ہیں۔

چشم دید گواہوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوج کے دستوں کے جائے وقوعہ پر پہنچ کر اسے گرانے سے پہلے یہودی آبادکاروں نے فلسطینی گھروں کے سامنے دوبارہ خیمہ لگا دیا تھا۔

یہ دوسرا موقع ہے کہ یہودی آبادکاروں نے انہی گھروں کے سامنے خیمہ نصب کیا ہے، کیونکہ فوج نے جمعرات کے روز اسے گرا دیا تھا، جس کے بعد جمعہ کے روز آبادکاروں نے اسے پھر سے لگا دیا اور فوج نے اسے دوبارہ مسمار کر دیا۔

گواہوں نے ذکر کیا کہ یہودی آبادکار اب بھی ان گھروں کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں اور ان کے مالکان کی نقل و حرکت میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ قابض فوج کے دستے اب بھی اس علاقے کے اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں، جبکہ قصرہ قصبے میں فوجی گاڑیوں اور سپاہیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے۔

یہ کارروائی قصبے پر سینکڑوں اسرائیلی فوجیوں کے دھاوے کے اگلے روز سامنے آئی ہے، جہاں قابض فوج نے کونسل کو مطلع کیا تھا کہ قصرہ میں اس کا فوجی حملہ اتوار کی صبح تک جاری رہے گا، جس کی آڑ میں یہودی آبادکاروں کی قائم کردہ ایک نوآبادیاتی چوکی کو ختم کرنے کا بہانہ بنایا گیا ہے۔

جمعرات کے روز قابض فوج نے سولہ فلسطینی گھروں پر قبضہ کر کے انہیں فوجی چھاؤنیوں میں تبدیل کر دیا تھا۔

گواہوں کے مطابق، قابض فوج جمعہ کی صبح قصرہ قصبے کے ان فلسطینی گھروں سے واپس چلی گئی جن پر اس نے جمعرات کو قبضہ کیا تھا۔

رأس العین کے علاقے میں تین فلسطینی خاندان اتوار کے روز سے درجنوں یہودی آبادکاروں کے مسلط کردہ محاصرے کا شکار ہیں، جنہوں نے ایک خیمہ اور عارضی تنصیبات نصب کر رکھی ہیں، گھروں کو جانے والے راستے بند کر رکھے ہیں، خوراک، پانی اور ادویات کی رسائی میں رکاوٹ ڈالی ہے، اور پانی و بجلی کی لائنیں کاٹ دی ہیں۔

غزہ کے پولیس ڈائریکٹر کا قتل معاہدے کے ضامنوں کے لیے آگ و خون کا پیغام ہے: باسم نعیم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی دفتر کے رکن اور عرب و اسلامی تعلقات کے دفتر کے سربراہ باسم نعیم نے کہا ہے کہ آج قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں جو ٹارگٹ کلنگ کی ہے، خاص طور پر شہر کے پولیس ڈائریکٹر کا قتل، معاہدے کے ضامنوں کے لیے آگ اور خون کا پیغام ہے۔ باسم نعیم نے مزید کہا کہ یہ قتل و غارت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس روڈ میپ کو مسترد کر دیا ہے جس پر امن کونسل کے نمائندوں نے فلسطینی دھڑوں کے ساتھ مذاکرات کیے تھے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ فلسطینی دھڑوں نے روڈ میپ کی سختی کے باوجود اسے قبول کر لیا تھا، اور اس مساوات کے جاری رہنے کا مطلب یہ ہے کہ نیتن یاہو کے انتخابی ایجنڈے کے سامنے ہتھیار ڈال دیے گئے ہیں۔ 'حماس' نے ایک پریس بیان میں کہا تھا کہ جمعرات کے روز قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ گورنری کے سول پولیس ڈائریکٹر کرنل جمال اُبو کمیل کا قتل، قابض دشمن کی جانب سے فلسطینی عوام کے خلاف کیے جانے والے سفاکانہ جرائم میں ایک اور گھناؤنا اضافہ ہے اور غزہ کی پٹی میں افراتفری اور انارکی پھیلانے کی اس کی مسلسل کوششوں کا تسلسل ہے۔ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ وحشیانہ اور بزدلانہ جرم اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ قابض دشمن کی پالیسیوں کا مقصد نسل کشی کی جنگ کو جاری رکھنا، غزہ کی پٹی میں انسانی تباہی کو مزید گہرا کرنا اور اسے افراتفری کی حالت میں دھکیلنا ہے، اور اسے ایک مکمل جنگی جرم قرار دیا ہے۔ غزہ گورنری کے پولیس ڈائریکٹر کرنل جمال محمود اُبو کمیل گذشتہ روز جمعرات کی شام غزہ شہر کے جنوب مغرب میں شارع الرشید پر ان کی گاڑی کو ہدف بنانے والے اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔ وزارت داخلہ اور قومی سلامتی نے اطلاع دی ہے کہ قابض فوج نے تینتالیس سالہ کرنل جمال اُبو کمیل کو لڑاکا طیاروں کے ذریعے غزہ شہر کے جنوب مغرب میں واقع علاقے میں ان کی گاڑی پر بمباری کر کے شہید کیا۔

قابض اسرائیل کی پابندیاں غزہ میں ہسپتالوں اور پانی کے نظام کو معطل کرنے کے لیے خطرہ بن چکی ہیں: ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز

انسانی حقوق کی تنظیم 'ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز' نے انتباہ دیا ہے کہ قابض اسرائیلی حکام کی جانب سے غزہ کی پٹی میں انجن آئل اور پرزہ جات کی آمد پر عائد کردہ پابندیوں نے توانائی کے بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے، جس سے ہسپتالوں، ایمبولینسوں، پانی کے نیٹ ورکس، امدادی گاڑیوں کی نقل و حمل اور خوراک کی پیداوار کے معطل ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

تنظیم نے جمعہ کی شام جاری کردہ اپنے ایک بیان میں کہا کہ جنریٹرز اور بنیادی گاڑیوں کو چلانے کے لیے استعمال ہونے والے انجن آئل کی شدید قلت کی وجہ سے اس کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے، اور گذشتہ چھ مہینوں کے دوران فی لیٹر کی قیمت میں تقریباً بیس گنا اضافہ ہوا ہے، یہاں تک کہ جولائی کے اختتام پر یہ تیرہ سو امریکی ڈالر تک پہنچ گئی۔

تنظیم نے واضح کیا کہ غزہ کی پٹی میں اکثریت پر مشتمل طبی مراکز توانائی کی فراہمی میں تعطل اور بجلی کے نیٹ ورکس کے بڑے حصوں کے تباہ ہونے کی وجہ سے بجلی کی فراہمی کے لیے جنریٹرز پر انحصار کرتے ہیں، اور اس نے انتباہ کیا کہ جنریٹرز کے بند ہونے سے انتہائی اہم طبی خدمات معطل ہو سکتی ہیں، خاص طور پر ان مریضوں کے لیے جو لائف سپورٹ کے آلات پر انحصار کرتے ہیں۔ ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے تنظیم کی کوآرڈینیٹر کی نائب علا بردویل کے حوالے سے بتایا کہ جنریٹرز کے بند ہونے سے ہسپتال بجلی سے محروم ہو جاتے ہیں، جس سے انکیوبیٹرز میں موجود نوزائیدہ بچوں، آکسیجن کی ضرورت والے مریضوں اور فوری سرجری کے محتاج افراد کو براہ راست خطرے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ دیر البلح شہر میں تنظیم کے فیلڈ ہسپتال کا ایک بنیادی جنریٹر پانچ اگست کو بند ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے طبی عملہ بجلی کا استعمال کم کرنے اور ایک چھوٹے ریزرو جنریٹر پر انحصار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ اس صورتحال کے نتیجے میں سرجری کے عمل کو صرف انتہائی ناگزیر کیسوں تک محدود کر دیا گیا ہے، ایکسرے کی خدمات اور آلات کو جراثیم سے پاک کرنے کا کام معطل کر دیا گیا ہے، شدید گرمی کے عالم میں اے سی نہ ہونے کے باعث جلنے کے مریضوں کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

فلسطین میں ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز کے مشن کے سربراہ فلیپے ریبیرو کا کہنا ہے کہ غزہ میں آپریشنل اشیاء کا بحران کسی ایک کمی کے مسئلے سے بالاتر ہے، انہوں نے واضح کیا کہ رسد کی آمد پر عائد پابندیاں ان بنیادی نظاموں کو متاثر کرتی ہیں جن پر آبادی اپنی روزمرہ کی زندگی میں انحصار کرتی ہے۔

تنظیم کے مطابق ایندھن اور آئل کی کمی کے اثرات صرف صحت کے شعبے تک محدود نہیں ہیں، بلکہ یہ پانی کی خدمات، نقل و حمل اور خوراک کی فراہمی تک پھیل چکے ہیں۔ بیان میں بتایا گیا کہ پانی اور نکاسی آب کے امور کی نگرانی کرنے والے اداروں کے جائزوں کی بنیاد پر گذشتہ جولائی کے دوران غزہ کے لگ بھگ نوے فیصد خاندان پانی تک رسائی نہ ہونے کی اوسط سے شدید سطح تک کی مشکلات کا شکار تھے، جبکہ اس وقت آبادی کی بڑی تعداد پانی پہنچانے والے ٹرکوں پر انحصار کر رہی ہے۔

تنظیم نے انتباہ کیا کہ انجن آئل کی قلت کے جاری رہنے سے پانی کے ٹرکوں، ایمبولینسوں، طبی عملے کو لے جانے والی بسوں اور امداد تقسیم کرنے والی گاڑیوں کی آمد و رفت رک سکتی ہے، اس کے علاوہ ان بیکریوں اور آٹے کی چکیوں کا کام بھی خطرے میں پڑ سکتا ہے جو جنریٹرز پر انحصار کرتی ہیں۔ ڈاکٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے قابض اسرائیلی حکام پر الزام عائد کیا کہ وہ غزہ کی پٹی میں بنیادی مواد کی آمد پر وسیع پابندیاں عائد کر رہے ہیں، جن میں آپریشنل آلات، پرزہ جات اور طبی سامان شامل ہے، اس نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ان پابندیوں کا تسلسل بنیادی خدمات پر دباؤ کو مزید بڑھا رہا ہے اور اہم سہولیات کی اپنے کام کو جاری رکھنے کی صلاحیت کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔ میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔